

2807
SIR

کتابخانه آصفیہ کراچی ۶۹۵۴

نمبر داخلہ

۸۱۱۲

آخر آبان ۱۳۳۵

تاریخ داخلہ

نام کتاب

تاریخ اسلام

بروین

نوع کتاب

تاریخ

نمبر کتاب

۷۵۳

وَيَعْلَمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

الحمد لله الذي أرسلنا من قبلنا الرسل بالبينات والبرهان على كل أمة من الأمم والبرهان على كل أمة من الأمم والبرهان على كل أمة من الأمم

تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

ألف

رُفُوضُ الْأَحَادِيثِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَصِيرُ

مُطْبَعٌ فِي مَدْرَسَةِ دَرْجَةِ دَهْلِي
دَرْجَةِ أَحْمَدِ مُتَعَلِّقِ غَزِيَّةِ دَهْلِي

۲۹۵۱۳
شعبہ ۵

<p>۱۸۵۱۳</p> <p>۶۱۶</p>	<p>۱۸۵۱۳</p> <p>۶۱۶</p>
<p>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ</p>	<p>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ</p>
<p>الحمد لله الذي بعث الانبياء بصدقه وامرهم ورشادهم وادع صديقهم كثر العلم من معارف ذاته واسمائه واسرارها ولفظ الاستمهم بما يتهد به من سلم نظم فطرته من اقواله وسناده ويقوم به الرحمة على من يحج بالنكاح والحق ويحج ولا عناد ثم صافحوا العلم في اغوار القرب والاعتقاد واطهر عليهم نواد الوقائع بما قد اده واعداده فكم من بركة سرت لما غشيتهم رحمة واملهم بالاداء وكلم من لغناه غفلة عليهم ليربط على قلوبهم في انزاله وابرا لو كم من عجزه ظهرت لملك من هلاك عن بينة بالاشفاقه ويحلي من حي عن بينة بالاسعاد وكلم من كيد الاعداء ردة في خورهم عند قمع لظهور وحداده وكلم من عاقبة قصته دعوه قسم المستحي بالاسعاد وسد في جبر - النجاة ورسالة في المنزلة والاسرار والبرية - الحشر و - البرية والاسرار في قوله وادعهم وافقه في نجات الخير احرار الملوك والنجباء فاطلعوا صديقا على مجلد لكل واقعة من ذكركم السلام</p>	<p>سب قرينا اورنا اللہ جل شانہ کی شایان ہر شے انبیاء کو ہدایت دینا ہی کیا ہے یہاں تک کہ سینہ میں ہم کے خزانہ کے کائنات کی معرفت کے اور انہوں کی پہچان کی اور کمال کا اسرار کے اور ان کی باتوں کو گویا کیا ان لوگوں سے جس سے تہذیب پائی - وہ فقہ کی سرشت میں حل ہوئے بہت انہی ہزاروں سے ان کی کہ جو کلمہ والوں پر جنت قائم ہو ان انبیاء و کلمات تہذیب میں مصروف کیا ہر ان پر کلمہ و انصاف کو کہ بہت سی کہیں ہیں جو انہیں داخل ہو گئے ہیں رحمت سے کہے ہو کہ لکھا اور بہت سے بیچ ہیں جو ان پر آسان ہو گئے اور بہت سے سحر سے کہے ہیں جو ان پر ہلک ہو گئے اور بہت سخت ان کی زندہ ہو گئے اور بہت سے کلام کے کہ ان کی جان کے وال ہو گئے جب انہیں نے کفر کی جڑ کو کٹی اور جہاد کے اور بہت سے ان کو انبیاء کی دعائے قبول نے شکست دلی ہی میں سے وہ ان میں ہر اصل ہو گئے اور بہت سے مشکل ہوئی ہیں خواب انہیں کیا کہ بہت سے جسے معلوم ہوئے اسرار اسرار کے اور جہاد کے اور ان باتوں کے - اسرار پر وادہ ہوئے وہ اپنے لیے قیامت کے دن اور بہت سے یہ وہ انہی دیکھتے جسے معلوم ہو گئے اسرار ملک و جہاد کے اور ان کی اسرار معلوم کر لی اور بہت سے انہیں نے اسرار</p>

تبعیدینہ الامن اصطفاۃ اللہ من عبادہ ممن
 علمہم تاویل الاحادیث وشرہم حدیثہم
 بطا دوالعلم وتلاذہ فہجہ من یحب ما
 لہا علن یشاء من علمہ وعتادہ واشہد
 ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ
 توذی حق اللہ علی عبادہ واشہد ان سیدنا
 محمدا عبدہ ورسولہ الذی آدم ومن قبلہ
 یخت لوایہ عند تفاقم الخطب واشتدادہ اما
 بکل فقولہ العبد الضعیف المتخرج الی رحمة
 ربہ اکرم احمد المدعی بولی اللہ بن
 عبد الرحیم کان اللہ تعالیٰ فی الاولی و
 الاخری ہذا عینی نبعت من علم تاویل
 الاحادیث وعضنی نبعت من دوحۃ سور
 الموادیث یفتنہا من یفرہا ویستفیع بہا من یحل
 ہونہا ویكشفہا سبتہا بتاویل الاحادیث
 لیکن العلوان مکشفاً فالنوع ذلک العطاء الا ثبت
 والحمد للہ حمداً کثیراً طیباً لا یحصہ حد کوعبیر
 عد مقلد مقلد علم ان اللہ تعالیٰ اذا تولى
 علماً علی البشر بلسان البشر متن کما فی الصفة
 الاولی تدلیا الیہم فلیس سبیل ذلک العجاز
 والکنایۃ کما اطمین بہ علوم العامة وکن
 سبیل ذلک المتعز الطبع لیس ان الانسان
 اذا فیض علیہ فی حاسہ علم حالۃ مستکون
 لہ تنقل لہ رؤیا منتظہ من افعال ارادیہ و
 غیر ارادیہ واجسام رعیانۃ تھکی بوجہ

حکومہ ہی شخص بیان کرے جو اسکے بندہ بن کر بندہ و
 مقبول ہوں ان بندوں میں سے جنکا اللہ تعالیٰ نے تاویل احادیث
 اپنے تعبیر و تفسیر فرمائی ہے اور کئے میوزنین ہر طرح حکم اسلام ہے
 پس پاک ہو وہ ذات کفہیں کرتا ہے جو چاہتا ہے اور جسے چاہتا
 ہے اور میں کو اپنی دیتا ہوں کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور کما
 کوئی شریک نہیں الہی گواہی میں سے اور اہم جہاں ہے اور کما کوئی
 اس کو بندوں پر اور میں کو اپنی دیتا ہوں کہ کب تک سبنا محمد
 علی اللہ علیہ وسلم آئے تھے بندہ اور اسکے رسول پر ایک کفایت
 کے دن حضرت آدم اور آدم کے سوا میں سب آپ کے
 جہنم سے تلے ہو گئے بعد اسکے کہنا ہے یہ بندہ ضعیف و
 کریم کی رحمت کا محتاج احمد معروف ولی الشہر بن عبد الرحیم
 اللہ تعالیٰ اس پر اس کے والد پر رحمت کرے کہ یہ رسالہ الیک
 ایسی ترین میں کتاب تاویل الاحادیث کے چند سے جہاں
 ہر جہاں میں اور ایسی شانین میں کہ سرور ایش کے وقت سے
 سوڑ میں جہاں میں ہر جہاں بہت منیت جانیگا اور ہر جہاں
 ریزین جہاں میں گی اسکو بہت نفع ہوگا میں نے اس سے
 کا نام تاویل الاحادیث رکھا اسلئے کہ اس پر جہاں
 کہ سکتی ہے حال کسما سے اور اللہ جل شانہ ہی کی خواہش
 ہر سب سہنا بہت اور پاکیزہ جہاں کہ جہاں ہی مقصد صہ
 جانا چاہئے کہ نہ اندیشہ جب کسی شہر پر ہم تامل کیا ہی مرافقت لی
 ہی انا کر تفسیر جہاں کہ کوئی قورہ علم بطور جان و کما ہے کہ میں
 ہوتا ہوا اکثر طرہ میں جو کلمہ و طرہ جہاں کہ ہوتا ہی دلیس سے جہاں
 مارو یہ جو کہ انسان کے حواس میں جہاں کہی حالت جو ہوا کی کا علم
 دیا جاتا ہے قورہ بطور خواب کی صورت کے ہوتا ہی ایسا کہ لکھا
 ارادی اور جہاں سے اور جہاں تات اور جہاں تات علم میں جہاں کہی جہاں

ما تترك له الخالة الا لاجل ان الفاضلة قرب انسانا فيض
عليه الله سيكون ملكا فيتمثل الملك في منامه
بالسراج والباليل فيرى ان اياتاؤه فاعطاء السراج
واركبه البليل فبما هذه **صاحب التعبير**
يقول معنى هذه الآية يا صاحب الملك والسراج والباليل
عبدان عن الملك وايتان الا اتي ومباشرة لا بأس
السراج واركان البليل تقرب للامروء ذلك ان من علوم
الانسان للجهول علمه ان كل حدث سببا فلا جرم
تمثل السبب عندنا في هذه الرؤيا المنتقلة ما يتاؤه
ومباشرة وكذلك الله تعالى اذا اراد ان يبعثه على
حقيقة اجمالية يجعل طوره عن طوره كمن فانه
يليه عليها بقصة او كلام يكون مجموعا عما كيا
لما اراده عما كانت للنام تلك الواقعة للطلوب
فمن ذلك التعبير عن علو الله وعظمته برضة
السلوك ونقد ادمهم في الدينونة ومن ذلك قوله
تعالى بل لا اله الا الله وحده لا شريك له
وغيره فلما اراد الله تعالى ان يعلمنا كونه تعالى
جواد انظر الى صوته الجوهري في الرؤيا وهي بسط
اليدين فكلمنا به ولما اراد ان يعلمنا كونه مذكر
الصوت والارض انظر الى صوته التدبير في المثال
وهي برضة السلوك في جعل سلطانهم فكلمنا به و
ليس بنا كلامه على العلاقات المذكورة في علم
البيان وان تحققت في بعض الصلوك والله اعلم فاعني
بالجهر الطبع عما كانت حادثة واقعة منطقية
او كلام فيه كناية سر اجمالي معنوي بالعلاقات

طريقه كذا
ملاحظه كن
ملاحظه كن
ملاحظه كن

ہو نیوالی حالت بطور احوال کے معلوم ہو جائے مثلاً ایک
شخص کو بادشاہت ہو نیوالی ہو تو اسے خواب میں اس بادشاہ
کو کھجک یا باغی کی شکل میں دیکھا اس طرح کہ کسی نے ان کو اس کے
قلعہ رکھ دیا یا اس کو باغی پر سوار کر دیا اس خواب کی تعبیر
ولے نے کہ کھجک کہ چمکے بادشاہت ہوگی اور قلعہ اور باغی
میں بادشاہی ہوگی اور سراج پہنائے والا اور باغی پر سوار
کرنے والا یہ تقریباً سلطنت کی اور بادشاہت کی کسان
کی جن علوم پر پرورش و پیداوار ہے ان علوم کی ایک
بھی ہو کہ ہر چیز پیدا ہونے والی کیو اسے سبب ہو تب
تو اس سبب کی صورت انسان کو خواب میں نظر آئے
اور سراج سر رکھنے والا اور باغی پر سوار کر نیوالا دکھائی دیا
اور اس طرح جیسے کھجک یا باغی کی صورت دکھائی دے کہ اسے کھجک
طرح کے طور پر کھجک کر تب تو اس حقیقت کا علم ہو کہ کھجک
سے اس طرح آکا کرنا ہو کہ کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح اور
جیسے کسی اقمہ کا خواب میں دیکھا جائے کہ کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح
کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک
بل یا کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو
کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو
تو وہ کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو
زیر کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو
وہ وقت بادشاہ ہو کہ اس کے کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو
کے کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو
وہ کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو
مراد ہو کہ کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو
کنا یہ ہو سراجی معنوی کا ساتھ ایسے علاقہ کی جن کی

اطلاع ہوا کہ ایک مسئلہ اور حرف کی اسفرض سے مراد ہو کہ کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو
یا جس کے کہ طبع فطری میں کھجک کھجک کرادہ کو اس طرح کی فرست دے کہ کھجک کھجک کرادہ کو

تو علیہ السلام طبعاً فی المنام اذا تلقت العلم الا جمالی
 ہم ہی کہ بھوتہ **واعلم** ان الاحوال البطاریق
 علی نفوس الکمل والواقعات للنظمة فی المثال
 تکمیل الہم فان حکمہم لحکم المنام وکذا رک
 السوالات الواقعة فی العالم کلہا منامات واما
 الاصل واشباہ اما الاصلی فتنبہا اذادہ اللہ فی
 عبادۃ تدبیرا بالالہامات والاحالات التقویۃ
 فیستوجب الوجودات الی اللتظام الخیر بالذات والی
 ووجہ حادثہ بالطبع فیبعث لها الہامات واما حالۃ
 او تقریباً فی عبادۃ فیصطفی من عباد العادۃ ما
 هو اقرب الالہام ہی مثلاً قطعوہ واقعة خارجیۃ
 من ظہور صیغۃ التقرب والالہام تدبیراً وقبول
 الطبیاع والنفوس لها علی ما یلیق باستعدادها
 وذلك الواقعة شہم منام وذلك التدبیر اصل و
 تعبیر مثالیہ اراد اللہ تعالیٰ ان یجعل فی الارض
 خلیفۃ لخلق آدم وقد اسماط بہ حقیقۃ مثالیۃ
 یمبرعنا بلجنۃ فصول بہ معاملة اهل الجنة
 وانما باب کو نہ خلیفۃ فی الارض فظہرت
 التقریبات بتنبیہ آدم علیہ السلام بحسب صفات
 الروح نفسه ان اكلہ الشجرة حرام علیہ لانہ نوحۃ
 الی الخیر ویر من الجنة فانعد علیہ هذا التنبیہ
 وحیا موجبا وكان الشیطان بحقیقۃ الشریۃ
 مستعد الالقاء الواسواس فی قلبہ لادم علیہ
 السلام وطبیعة ادم علیہ السلام صادقة الخیر
 الی اکلہا فاکل فوعتہ واخرج وهذا حکم منام

طبیعت رعایت کرتی ہے خوب میں جب علم جمالی مقابہ اور
 اور کسی کوئی صورت بنائیتی ہو اور جانتا پاتا ہو کہ کمال کو
 پر جو حالات اور واقعات منتظرہ وارد ہوتی ہیں ان کی تکمیل
 کیلئے اور جو حکم خواب کا حکم ہے اور یہ صریح عالم میں جتنے حادثے
 واقع ہوتے ہیں سب اب میں اور ان کے لئے قابلہ اصول
 ہیں سو اصول میں سے ایک مد تعالیٰ کا ارادہ ہے اپنے
 بندوں میں از روئے تدبیر کے ساتھ الہامات کے اور حالات کے
 اور تقریباً تو مستوجب ہوتی ہے جو صورت نظام خیر کی طرف اشارت
 اور جو حادثہ کی طرف بالطبع کو پید کرتی ہے واسطے اور کے
 العالم حالہ یا تقریباً ہے بندوں میں پس بگردیدہ کرتا ہے
 جاری عبادت میں اس کے کو جو اس وقت اقر الہامات ہے تو
 ظاہر توجہ واقعہ خارجہ ظہور صورت تقریباً الہامات ہے کہ تہ
 اور قبول طالع و نفوس سے بقدر استعداد کے اور واقع قابل
 اور خواہ ہے اور تدبیر اصل اور تعبیر ہے اور اس مثال میں کہ اگر
 نے ارادہ کیا کہ زمین میں خلیفہ کرے تو آدم علیہ السلام کو پیل
 کیا اور ایک حقیقت مثالیہ نے اس کو گہر لیا جو حقیقت کہتے
 میں تو اسے معاملہ اہل جنت کا کیا اور خلیفہ ہونا زمین کا
 رک گیا اب ظاہر ہوتا ہے تقریباً آدم علیہ السلام کی کہ ہے
 کو اس کے روح طفس کی صفاتی کے موافق کر اور جو کوئی
 کہا تا سرام ہے کہ اگر کہا بیگے تو جنت سے نکلے جائیگا
 یہ بات اس کے نہیں میں بسبتہ گئی اور شیطان کی حقیقت
 سفریت آدم علیہ السلام کے دل میں وسوسہ ڈالنے
 کی مستعد تھی اور آدم علیہ السلام کی طبیعت گہر
 کہا نے کو سچے ہو کر رکھتے تھے تو اونہوں نے
 کہا اور ان پر عا سبہ اور جنت سے نکلے یہ سب خواہ ہے

اصل یہ کہ اگر اصل اور تدبیر کے خلاف نہ ہو تو اگر کسی کوئی صاحب جانت نہ ہو اس کو سب سے بڑا اس کو مشور
 و محسوس کہ کتب تقریر میں نہ سب تا فہم کو نہ سب مواظفہ ہوگا

وَقِيلَ لَهَا لَنْ أُغْنِيَنَّكَ اللَّهُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ فَتَنِ الدُّنْيَا وَأَنْتِ أَعْيُنُ النَّاسِ عَلَىكَ وَتُنْظَرِينَ
 الْأَرْضُ يَبْلُغُ إِلَى كَمَالِهَا لَنُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْثُ الشَّيْطَانِ ثُمَّ مَعَانِيَتُهُ لِحَرْبِهِ
 الْقَتْلُ وَالْإِسْوَاسُ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ مَعَانِيَتُهُ لِحَرْبِهِ
 كَمَالُهَا صِلَةُ التَّقَرُّبِ بِحَسَبِ خُرُوجِهِ مِنْ عَالَمِ
 الْمَثَالِ إِلَى النَّاسُوتِ تَدْرِيحًا وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ
 النَّفْسُ مُسْتَعْدَّةً فِي أَصْلِ خُطْرَتِهَا كَمَالُ كُنْهِيَّةِهَا
 النَّفْسُ وَأَنْتِ عَالِمَةٌ بِأَلَمِهَا بِالْمَلَأَةِ عَالِمَةٌ وَأَنْتِ عَالِمَةٌ
 النَّفْسُ وَتَكُنْ لَهَا حَسْبُهَا بِهِيَ عَالِمَةٌ وَأَنْتِ عَالِمَةٌ
 كَمَالُهَا عَالِمَةٌ مَعْلُومٌ فَلَنَاتِ مِنَ الطَّبِيعَةِ وَالْإِسْمِ
 مُتَطَهَّرَةٌ بِغَضَائِي الْمَهْدِ وَتَكُونُ لَهَا فَلَائِتُ مِنْ
 هَذِهِ الْغَضَائِي فِي هَذَا لَهَذَا الْإِتِّصَالِ وَالطَّبِيعَةِ أَوَّلًا
 وَبَعْضُ الْإِيمَانِ وَاقِعَةٌ مُنْقَلَبَةٌ فِي حَوَاشِيهِ أَوْ فِي
 الْمَثَالِ عَالِمَةٌ تَلَاكِ الْأَمْرِ مُتَكَالِفَةٌ وَجَدِ الْفِتْنَةِ
 صِلَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَمَعْلُومٌ فِي ابْتِدَاءِ فَطْرَتِهِ مُتَصِلًا
 بِالْمَكُونِ شَبِيهًا بِالْمَلَأَةِ الْأَعْلَى طَاهِرٌ بِغَضَائِي الْأَوَّلِ
 بِفِعْلِ الْكَمَالِ فَطْرَتُهُ حِينَئِذِينَ فَطْرَتُهُ وَتَارَةً فِي صَوْرَتِهِ
 شَقِ الصَّلَاةِ وَتَارَةً فِي صِلَةِ كَلَامِ جِبْرِيلَ هُوَ
 عَالِمُ السَّمْعِ وَالْإِسْمَاءِ وَالْأَرْضِ تِلَاكِ الْإِيمَانِ هُوَ مَوْجِعُ
 سَائِرِ الْأَنْوَاعِ فِي حَقِّهِ وَتَارَةً بِالْمَكُونِ وَتِلَاكِ الْإِيمَانِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوِي النَّفْسِ فِي جَانِبِ الْفَطْرَةِ
 فَلَهَا تَكَاوُلُ فَطْرَتُهُ ظُهُرُ الْفَقْرِ فِي صِلَةِ حَادِثَةٍ
 أَوْ فِي فُطْرَتِهِ فِي الْفَقْرِ وَالْمَكُونِ الشَّقِيقِ سَلَامُهُ
 بِالْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَتْ بِالَّذِي فَطَرَهُ السَّمْعُ
 تَرَى الْفُتُورَ تَقْطُرُ غَيْرَتُهُ فِي حَقِّهِ حَادِثَةٍ كَمَالِ
 أَصْلِهَا وَتِلَاكِ دَانَةِ شَبِيهِ وَمِنْهَا تِلَاكِ السَّنَةِ

ع

ع

ع

جسکی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ امر اور کیا کہ وہ غافل
 ہوں زمین میں اور اپنے کمال کوئی کہ پوچھیں اور فکرو و غرت کی
 گہمیں کے شمع کرنا اور شیطان کا وسوسہ ڈالنا بہر تقدیر
 ہونا اور جو بیک گناہیہ سب صورت تقریب کی ہر عالم مثال
 سے نکلنے کی آئینہ آئینہ عالم ناسوت میں اور بعض زمین کی
 یہ ہے کہ ایک نفس اپنی اصل فطرت میں ایک کمال استعداد کا
 ہے مثلاً اسرار الہی سے آگاہی یا پیشہ سارے سے عقل
 پہنچا یا عدل کے رنگ میں رہنا جانا تو اس نفس کو اسے پہنچا ہی
 موافق اس کے طبع کے قوت کا کمال کمال کا ایک نظام معلوم
 اور صفت وارحم سے ہے سوچو خود بخود باتیں ہوتیں یا ایک
 نفس کچھ آلودہ ہوئی کی تاریخوں سے اور اس کے قوی پہنچا
 پہنچا ہوں اس کے واسطے وہ اتصال اور گناہی بارہ باتیں جو
 وقت کے ساتھ شکم سے اس کے طبع میں شش میں ہر عالم مثال
 میں مثال کی تعبیر زمین میں اور اس کے کمال کے کمال مثال
 کہ پانی میں علی السبیل سے کہ اس کے تبدیل فطرت ہوتی کی مثال
 اور اس کے شام پاک سب کو کہ اس کے کمال میں ہی کی ایک فطرت
 وقت تو تھا کہ ہی آپ کا سینہ ہر وقت میں ہوا کی ہر جبریں
 علی السبیل کو کہ وہ آسمان زمین کے وسیع پہنچا میں ہر ایک پہنچا
 ہوتیں اور کبریٰ تو لگے تمام اس کے ساتھ اس کے ترجمہ ہی
 کہی میں ہر عالم مثال سے اس کے کمال میں ہی کی ایک فطرت
 ہر جبریں کی فطرت کمال ہوتی کی ایک فطرت صورت ہر جبریں
 ہر جبریں میں نے شمار اور جاندار اور جو کچھ دیکھا اور کچھ نہ
 ہر جبریں سے ہر جبریں اور ہر جبریں وہ ہر جبریں ہر جبریں
 کہ ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں
 میں ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں

اظهار ہے اس کتاب کی اصل ترجمہ کے حرف حق کے استحقاق کی شہادت ہے کہ اس کتاب کی اصل ترجمہ
 شکر مرثیہ - اعظم کے ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں ہر جبریں

فانه انما يظهر في ضمن عاقبة ولو ضيفة كالرجل
من مرضا ضيفا انما اذارة الحكيم للطبيع لم يترك
به ولم يخلق الله يموت ولكن يظهر قضاء الله في ضمن
ذلك للمرض يموت فالخوارق اسبابا ضيفة كذا
وجدت مشايعة لنفاذ قضاء الله تعالى وعنايته
بالاسباب الراضية فلا يخرق العادة من كل جهة
وفي القرآن والسنة اشارات تدل عليها وفي القصة
ايام ونحو مما يعرفنا العارف بل كل لبيب متصف
قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا قضى الله تعالى لعبدا
ان يموت ارض جعل له اليها حاجة فابدا الحاجة
له رهاية تنظم الاضال الارادية لئلا يضره من
تشير انشاء الله تعالى في كل حادثا الى تدميرها ووجه
ضمومية شيئا وفي كل خارق الى ذلك الاسباب
الضيفة فانتظر اشاراتنا وتوجد لها في ضمن هذا
القصة تاويل احاديث اد مرو
ادريس عليهما السلام اجتمعت
ارواح السائيات في ناحية من الارض وطلب
اسام نوع الانسان من الله تعالى ان يظهر للناس
واعتدل الضاهر وتفتت تعقنا طيبا فقضى الله
تعالى بحسب هذه الامور ان يخلق في الارض
خليقة له اي نوعا يكون فيه ارتفاعا وتوسعا
واغلاقا كاملة لجميع فيه قوة ملكية وقوية
فيتسلا منها حالات الحية كالاحسان واللجة
وسيتحقق ان يضرب عليه الشرع من فوقه حتى
يكون علما برأيه لئلا من الرحمت محيطا

[illegible][illegible]

اطلاع اس کتاب کے اصل ترجمہ کے خوفِ حق کی منہوشی سے جیڑی لائی ہے کہ کئی صاحبِ کلمہ تجارتِ نبیہ اسکا دوسرا ترجمہ کیا ہوگا

جفتا في العالم يا سها لجمالها وكان هناك لآلة
 يستحقون الحرام بما سيقع وعده العنصر يرون
 والعسل للذين يسلمون في السأصر الحرام لله
 فتلحق الحما ما ان الله سيجعل في خليفة يكون
 شأنك اذ كان الله سها لجمالها كان
 في الأرض فيلص فيجاري في الدنيا والآخرة
 فاشتبهت عليه الحكمة في خلقه فافهم
 لا يسلمون الا ما لم يوافق الحكمة الله و
 عنايته بحسب اولئك الاشخاص ان يملكو
 ما جهلوا ما الا فبالحرام اجالي ان لله حكما لا
 يسلمون ما انما فينا قضية تفصيلية تكون
 شراها وسانا الحكمة فاجتمع باذن الله و
 هو دقة مادة معتدلة كانهما جميع الامور
 على اختلاف طبقاتها فان المعتدل اذا صار
 مصنف ما صار حاراً او مبرد ما صار يابس
 فهو بالقوة القريبة جميع الطبقات واعين
 صاوم مثله حينئذ مثل الشئ بعض يحدث
 منه الديلان غير ان تفهنة كان روحانيا
 لانها بسبب مصداقة مرة قريفة من اوتيا
 كتنف الخ في بطن المرأة فنفخ الله فيه الرحم
 ضارحاً وجملة افعاله فيه انه لما كان القصد
 في اعيانه الى النساء فوجع الوؤى في شخصيته سكر
 النوع كانه من النوع والشئ في حداثته لهذا
 السر في اصلها وانما كان من اجتماع
 ههنا حانبات التري في روحه حكم

اور وہ ان ایسے ملائکہ بھی تھے جو الہام کے مستحق تھے جو
ہونیوالا امر انکو معلوم ہو جائے اور وہ ملائکہ عصر کو تھے
اور عہد تھے کہ حاضرینِ اہم کے اہم سے عمل کرنے ہیں
اور انھوں نے یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک غلیضہ پیدا کر گا کہ جسکے
شان سے ایسے ایسے کام کرنے ہیں اور وہ خورزنگی کے
اور زمین میں فساد کرو پہر رحمت سے دور ہو کر جہنم پہنچ
دینا اور جتنے میں تو ان ملائکہ پر اللہ تعالیٰ کا شکیہ ہوئی
کہ ان کے پیدا کرنا میں کیا حکمت ہو کیونکہ وہ اتنا ہی جانتے
تھے جتنا الہام ہو اور اللہ تعالیٰ کی حکمت اور غنائت کے
چاہا کہ ان اشخاص کو سکھائے جو وہ زمین سے کچھ سوال
تو الہام آجائی یہ امر کہ اللہ تعالیٰ حکمتوں کو نہیں جانتے اور
دوسروں کو تفصیلیت کے جو اس اجمال کے کھوشیج دیان ہو
تو ہم یہ سوچتے تھے کہ ان اور ان کے ایک اور مقدمہ کو کیا
کہ وہ سب زمین میں رہا اپنی اختلاف طہو کے اسلئے کہ
مستقل کو جب ہم کر فوجی تھے پہنچے کہ ہم یہاں ہی اور یہی
کر رہی تھے پہنچے سر ہو یا ہاں تو وہ قوتِ قریب کے ساتھ
سب طبقات میں اور انکے خیر ہو گیا اور اب اسے ہو گیا
کوئی تھے متوجہ ہو گیا اور زمین کیسے پیدا ہو گیا لیکن
وہ روحانی تھا اور ان کے گنہ تھا اسلئے کہ ان میں زمین میں
روحانیت کی زمین میں غلطی تھی جو ان کے شک میں رہتا
پر اللہ نے ان میں غمزدگی کیا وہ غمزدہ ہو گیا غمزدگی
تھی کہ اللہ کا شہرت آدم کے پیدا کرنا میں ہو گیا کہ فوج
ان کو پیدا کر تو شہرت آدم کی شخصیت میں حکم فوج کو ملتی کیا
گو ماخراست آدم فوج میں اللہ تعالیٰ آدم کی شخصیت میں حکم فوج
کا کہ اصل جو زمین میں ہو کر نہ تھا کیا بہتر نہ تھا اصل جو

اس طرح کے اصل اور جبکہ حرف تفسیر سے چھٹی کرائی ہی کہ کوئی صاحب یا امانت بندہ اسکو یا اسکا دوسرا ترجمہ یا معنی کرکے
چھپانے والے کو جہاد میں شریک کرنا یا اسکو شریک کرنا جائز نہیں ہے۔

روحانیات کا اور جیکسا بھی انہیں عناصر اور اخلاط کا نظام قوی
 نہوا تھا اس لئے معاملہ کیا گیا اگرچہ اس کا سا اس صورت کے
 واسطے ایک زمانہ تک پہنچا اسباب کی وجہ سے وہ دنیا
 اس کے بجائے واسطے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی سرشت کے لحاظ
 ان پر ظاہر ہوں اور انہیں صاف بھی مرکب کی گئی تھی جو ملائکہ
 مناسب تھی جس سے اللہ کے مستحق ہوں اور روحانیت
 بہیمیت بھی جس سے سرکشی کے مستحق ہوں جو حالت
 ان کو ملے پیدا ہوتی ہیں کثرت نفس سے جبے فون فون
 کی روحانیت ان میں جمع ہوں تو انہیں اب عقل سب
 ذی روح سے کامل ہو گئی ہر عقل غیور میں پڑ گئی اور غیب
 میں رہا جو نہیں اور اللہ کی گئی بھی عقل کے اور اللہ کے
 گئے صنعت کو کمال کمال کے اور عقل حالت تک میں پڑی تو اللہ
 کے گئے عباد تو کچھ اور پائے گئی کھوار و نون پر ظہر میں ایک
 راہ جمعی کالی تو موافق ان میں اصول کے ہنگ و حق ہوئے
 انہیں ایک یہ کہ ملائکہ ضرور ہوں و ملائکہ کو کم ہوا حضرت آدم
 علیہ السلام کو مجبور کر کے اپنے نفسوں سے اور ملائکہ ملائے
 کو اور ہوا کہ ان کو مجبور کر کے اپنے قابض سے وہ سب
 متحمل ہو گئے سمجھ کر نہوا ان کی صورت سے جیسا کہ جبریل
 متحمل ہو گئے تھے ایک امرانی سائل کی صورت میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان اور اسلام اور ایمان پوچھا تھا
 اور وہ سوال اپنے معلوم کرنے کو نہ تھا اور اس پر فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جبریل تکویناً اور
 سکھانے آیا تھا تو حضرت آدم کو نبی کے سجدہ کیا اس قبیل
 سے اور حال کلام یہ کہ سجدہ کیا اور خود نے ایک سر
 و پیش گئے اور وہ یہ کہ وہ سب عابد ہیں و

ان حایات فلما کان حدیث محمد یوحہ
 ولم یقربہ نظام للعاصم و الاخلاط عمل
 معہ معاملة اهل الجنة فلهذا الضرورة
 حیث ان الدھر ثم یثت تقریب یجوز بہ لما
 خلق له و یظهر علیہ احکام جلیة و انہ
 رکت فیہ روحانیہ مناسبتہ بالملائکہ
 یستحق بها الالہام و روحانیہ بحیمة یستحق
 بها التقی بالمعالم الالہیة و المعاد فہ من عزلة
 الغلام فلما اجتمعنا کان له عقل الفصح سائر
 عقول الحیوان فخاص العقل فی الشہوة و الغضب
 و النجا و الطم و الخمر و التناقضات عجیبة و الطم
 استنباط الصنائع و خاص فی المعالاة للملکة
 فاحتمل انواع العبادات و التطهر فتن لبینہ
 فی کل ذلک سننا عجیبة فکان بحسب ہذا
 الاصول الثلاثة له و یتم متہان للملائکہ
 العنصرین و العملہ امر و بان یجد و اکام
 بافسر و امر الملائکہ الملاہ الاعلی بان
 یجد و الہ باشباہہم فیتمشوا بصورتہ
 الساجدہ بن کما تمثل جبریل فی نصیۃ
 سوالہ عن الایمان و الاسلام و الاحسان
 اعلم یا سائلا و ما کان السؤال الاستکشاف
 و لذلک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اتاکم جبریل لعلکم تعلمکم ویکون سجدا
 للملائکہ کلہم اجمعون لہذا التفصیل و الجملہ
 و کام یجوز ہم شجاعتہ فیرق و هو فم عابدین

اصل آیت سے اس اور جملہ حرف کشش سے جبریل کوئی کہ کوئی صاحب نبی ہوا نہ اس کا دوسرا ترجمہ یا اس کو طبع
 یا جس کی کوئی فرقانوں کو نہ ہوا خود ہوگا

لله تعالى فيما يصلون بلفظ ادم ویدعون لم
ويختصمون بهم فادم وبنو قلمة لعبادتهم
فقتل هذا الشرافة وانفقد عليهم ما موحيا
للبهيوم وكان في اظهر هم ابلين كاج الاصل
من جبل على العسل المشاحة والكمبر
لكن لم يتفق له واقعة تظهر فيها ذلك الزمان
وكان له في اصل جبلته خلوص الى الحقيقة
الشريفة وخرانة الشر ولكن غلب عليه اثر اللذائ
ودخل في تضاعفهم فلما اربا البهيوم
الله فلعنه الله لعنا عظيها واحاطت به
خطيئة وصار كانه مسوم وفتد الى الشرور
منها ان ادم عليه السلام احاطت به قسوى
الارواح وفتيلات الملاذ الا على وقو جرد ليه
تغيب العرش فصار في الجنة وهو في مكان من
الارض فانضمت عليه احكام الجنة وكانت
فيه طبيعة شهيوة فاشتاقت الى انفى من جنسه
شقا قويا فتفصيل صفة الانثى فاختلنا
فوجدت من تغلبه شريعت الله تقر يا يقير
به المخلق فقال للطبيعة الشهيوية المحرومة
ان عظمتا تلهمك خزانة الشر فططت قتلت
منها اشتباها والقبائل العلم الحق بالباطل
وقسوة تمنع عن ادراك الحق على ما هو عليه
فالحق انه امر بمان العناية المختصة بالوقت
من قبل كونى في الجنة ان اكل الشجرة حرم فيض
به الى الخوض من الجنة ويوصله الى العلم

ادم طلع کے ہو کام کرتے ہیں بنی آدم کے واسطے اور
دعا مانگتے ہیں لے لے اور حسین جگرتے ہیں شہین حضرت
آدم اور انکی اولاد انکی عبادت کا قیام میں تو یہ انکو واقعہ
ہو گیا اور انکی صحتی ہو جب جو کے منفرد ہو گئی اور ان میں ایک
ابلیس بھی تھا جسکے حسد اور لذت اور تجرہ جلت میں تھا
لیکن انکو واقعہ نہوا کہ اوپر جو برائیاں کلین اور انکی جلیت
میں حسرت شربت کی تھی اور شر کا زہر تھا اور اسے ملا کر
ہو گیا تھا اور انہیں میں داخل ہو گیا تھا جب حواء کا حکم ہو
انے نافرمانی کی ادم نے اسے ملعون کیا اور اسکو
اد کے خلک گھر لیا اور ہو گیا ایسے مرغ اور مادہ ہو گیا
شر کا اور بعض ادمن سے یہ ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام
کو قواس ارول ح نے گھر لیا اور ملا اعلی کے تحلیات
اور عرش کا خیال لے متوجہ ہوا تو وہ جنت میں ہو گئے
اور حالانکہ وہ زمین پر پہنچے مگر میں بھی اور جاری ہوئے
اپنے احکام جنت کے اور ان میں طبیعت شریعت بھی تھی تو
شتاق ہوئے عورت کے کمال شوق سے تو انکے خیال میں
آئی عورت تو انکے خیال سے پیدا ہو گئے پر اسے تعالی نے
ایک سبب پیدا کیا جس سے وہ مادہ ہو گئے اس امر کے
جسکے واسطے پیدا کئے گئے تھے تو کم ہا طبیعت شہید ہو
کہ کو جاری کری اہام خزانہ فرستے تو انے اس سے کیا
اشباہ اور التباس علم حق کا باطل سے اور ایسے تخیل میں سے
حق نہ معلوم ہو تو قوی یہ تھا کہ وہ امر کے گئے تھے ان
جو عنایت خاص کے تھے وقت پر اونکے
جنت میں رہنے پہلے کہ یہ ان کا کہا نا علم ہو کہ انکے
کہا نیسے جنت کے نکال دیا ہوا درگزر قرار ہونا ہے مرغ

اطلاع حاصل نہ ہو کہ حرف حق کا انھیں سے پیش کرانی ہو کہ ان کو صاحب یقین بافت تہہ اسکا در ستر تہہ یا اسکو مشرق
پاؤں کی جگہ فرما دیں وہ سب کا خون کوڑنے کو موقوف ہوگا۔

والجموع والظماء وآیہا المہر علیہا حقاً الخ و
 ان کلمہ سبب الخلد ای بقاء النوع وظہورہ للہ
 تعالیٰ وادارتہ فخر الاعدان علی الطبیعة واشتیر
 الہر علیہ وصہا خصیرا مترددا لیدی علما
 یفضل فکتی اللہ تعالیٰ عن التحیق الردہ بالنسیان
 نہ حاجت فی صدرہ داعیۃ فہی وہ فاکل
 فہذا علم حق اختلط بباطل ہوا الصق وعلہ
 ظہور الاحسام علی وجہ فظن ان معنی الخلیج
 البقاء فکان هذا العلم الاختلاط بالباطل و
 شیطانیا وکن تقریر اللہ تعالیٰ فی الذل فظہر
 فیہ احکام الطبیعة وغلب علیہ نظام الفاضل
 والاختلاط ودل منہ الجنان وکنت العناية
 الملكية وبرزت النایة الطبیعة ثقیلا
 اذاعتی الطبیعة بینک ولریب یطوئ الاحسام ثم
 وجہ جود اللہ وحکمتہ ان بیعت فیہ مرہلا
 منہ فمن اتبع الہد فلاح وف حلیم وکلم
 یخزون ومن یخرفا نہ یدخل النار وعتب جہ
 ذلک عتابا یغذیہا سرع مختلف الروح الملکی
 والطبیعة کاذہ قضیہا حکم الطبیعة فلا روح
 جہا ومثل یحیث مثلاً مثل السالک یقرہ الی اللہ
 ویجہا من عید الی السیر فی الخلق بالحق وکلم
 ومما انہ افیض علیہ فی وقت من اوقات مجز
 الروح من غواشی الطبیعة علی الارواقات و
 الخلیج الی تقم لیسنہ النوع والکالات الخ یقول
 لہا وعلہ تعظیم الاوصیاء وکیف یلفظ لہا کل

اور یہ کلام پر اس میں قدیم اور جدید کے کلمات
 پیش کیے ہیں بقاء نوع اس کا اظہار ہونا اور
 ارادہ ظاہر ہونا تو طبیعت پر وہ علم نازل ہو گیا ہے
 مشق یہ ہو گیا اور وہ تعمیر اور مرد ہو گئے کہ کون
 اللہ تعالیٰ نے کس دو تعمیر سے کیا یہ کیا ہی سادہ نسیان کے
 پر اسے سینہ میں پیش کرنا خواہش شہوتیہ نہاد و
 گہوین کھالیا تو یہ علم حق کا غلط ہو گیا بل سے اپنے
 قسوت اور نظام ہونا الہام کا اسکی جبر کر سنے غلہ
 بقا سبب تو یہ علم باطل سے غلہ و سواش میں تھا اور
 تھا اسے ظاہر ہونے اللہ کے ارادہ نزل کے کلام ہر ہو گیا
 احکام طبیعت کے اور پھر غالب ہو گئے نظام غما اور
 اختلاط اور نزل ہو گیا ہے جنت اور چپ گئی اسے جنت
 کلیہ اور علم ہونی خلیات طبع پر ان سے کہا گیا جب
 تمہاری اولاد کو طبیعت پڑ گئی اور قابل الہام حق کے
 نہ گئے تو اللہ تعالیٰ کے جو دو حکمت میں کیا وغیرہ سے
 اور میں سول بھیجے ہر جو ہر ایت پائین انکو کچھ خوف
 نہیں اور نہ وہ ممکن ہو گئے اور جو انہیں سے کھر گئے
 وہ دو زمین جائیگے اور بہت سخت اپنے خائب غصہ ہو گا
 اللہ کا اسکا تہر روح ملکی اور طبیعت کا خلاف کر حکم
 دیا مختلف طبیعت اور روح دو دو کا اور اب حضرت آدم
 کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سالک اللہ کی طرف توجہ ہو اور
 رقی ہوئی ہر شکوہ ہدایت ہوئی کہ خلقت میں جا کر ہدایت کر
 اور وہ نہیں تبہ ہے نیچے اور اوپر سے ایک تہہ ہے کہ انکو
 اناضہ ہو ایک خد جہاں ملکی روح کو طبیعت سے پاک تھی علم
 اتفاقات کا اور جو فی نوع کو عاقبتیں پڑیں تو ایسے اور وہ

سائنسہ انسانی کو یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کا وجود

اطلاق اس کلمہ کے ارادہ ہے کہ خوف کی غرض سے وحشی کرانی ہے کوئی صاحب بابا بارت بندہ ہو یا اسکا دوسرا ترجمہ واقعی کہ
 طبع کوئے سے ورنہ جب کائنات سرکاری ہو جائے ہوگا

شئ فوجدا حقیقہ قد التفت علی کل شیء مطہر
 اللہ مالک الاشیاء فی عالم المثال حسب ما علہ
 آدم علیہ السلام فی الخصال مثال الملائکۃ عنہا
 وعن اسماء وکلیفۃ الارقان بما فطرہ علی کثر
 المیجیل فیم میزان استنباطها من العقل
 الخافض فی الشہوق والغضب والنجاسة فظاہر
 الحکمة وقت النعمة علی الملائکۃ فی تعلیم باجل
 ومنتہا انه کان یوحی من اللہ فترجم الی علمہ
 منشاء افراد الانسان صاحبها وطاعها علی حسب
 اختلاف الاستعدادات فافیض صوہم
 فی عالم المثال تکمیل الادم علیہ السلام تہیئاً
 مقتضاً وجوہم فی المثال وساطم البت بر حکم
 قال ایلہا جانی بلسان الفطرۃ قبل ان یلکن
 بمخالطة الطبیعة فاخذوا بک الوافعة
 حوت کانت تہیئاً لافصل فطرہم فکانت الوافعة
 صوہم الفطرۃ کما یکن شئ شہوق فی اللسان
 ففسدت الماخلة الیہا فی العلم فمأولة فی اللہ
 للملاک علی شئ فی مدارک نبی آدم ومنتہا لعم
 یعلی فی من الارقان الاول فاضد فی الذوق والخصا
 ولان یاسر لتخیر الیہا یمر وطبع لاطمعة والکلام و
 فکانت واهم بکمر اللسان مسر للصدوات سیفنا
 مستبطل اللغات واهل الی اسالیب **وکان**
ادرس علیہ السلام فابتداء امرہ
 من شیعۃ آدم علیہ السلام بقول الخیر فی العلم
 کما فی انیة الوجهۃ لیسلمۃ کلک کمال الخیر الی

قوانی حقیقت کو پایا کہ ہر شے کی طرف التفات ہو تو اس
 نے عالم مثال میں وہب شیا علی ہر کس میں جیسے حضرت آدم
 علیہ السلام کے خیال میں ان تین پر ملائکہ سے ان خبر دے
 نام پوچھو اور ان کے اتفاق کی کیفیت تو ملائکہ نے تباہی کے اسوا
 کہ ان کی سرشت میں تمہارا فکرت کرنا یہی عقل سے جو مشہور
 وغضب و حاجت میں غرض کرے تو حکمت ظاہر ہوگی
 اور فکرت پوری ہوگی ملائکہ پر کئے جانے سے اور انہیں سے
 ایک ساتھ پر ہے کہ ایک ان افکے علم میں ظاہر ہو جائے
 کہ وہ سب انسانوں کی شاہین کوئی نیک اور کوئی بد ہوگا
 اپنی اپنی استعداد کی طرف تو عالم مثال میں ان کی صورتیں
 ہوئیں سر سے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جمیل ہو گیا اور ظاہر
 ہو جائے کہ وہ وجود عالم مثال میں پرستار کے سوال کیا افس
 پر کمر تو انہیں جواب یا قائل ہوئے انہی زبان فطرت سے
 پہلے جس کے طبیعت کی مخالفت کے سبب کثرت ہو رہا فطر
 کیا گیا اسوقت سے بیان کی اصل فطر کا تو یہ واقعہ صورت
 فطرت کی جو جیسے خواہیں صورت شے کی ایک شے ہوئی جو سب
 کیا گیا اسوقت سے ملائکہ کے مدارک کے علموں میں پر نہیں
 کے مدارکوں میں اور انہیں سے ایک یہ واقعہ یہ کہ وہ ایک
 شے کے کرنے کے لئے الہام کئے گئے ارتقا فکات اول
 سے تشریح کیا کہ نبی کریم کا نبی و پیغمبر اور ہر ایک مطیع
 کر نہیں اور کما پکا جنوں کا کلام کر نہیں جو فکد اور ہمتا
 نکل کر نہیں اور طریقے کا نبی فکرت کر اور متنبہات کیا اور
 ہر شے کی راہ و روش کی اور دریں علیہ السلام تھا اپنی ابتدا
 اور میں حضرت آدم علیہ السلام کے وہ بین پر دی کرتے تھے
 انسانہ و پر علیہ میں اور انکمال الحکم صوہ انسانہ میں

عقل و تدبیر
 کی صورت میں
 انہوں نے کہا کہ انہی

انہی نے عقل
 کے طور پر
 انہی نے ان کی

انہی نے ان کی
 صورت میں
 انہی نے ان کی

اطلاع اس کے ہر جز کے طرف ہر طرف کی طرف سے ہر شے کی طرف ہر کس کو کہ وہ صاحب با اجازت بندہ اس کو بلا سزا و سزا و دھمکی کے
 میں مجھ سے درجہ صاحب فاویں سزا کی خواہد ہوگا۔

احکام الصلوة الاثنیة عشر فی هذه
الاجمة الحکمة الانلخوة فخر الی احکام الحج
المبسط علی کمال الوجوات ذلی اقله الاقل
شر نزل الی علوی طبعیة والطیة وحی مية و
طبعیة وارتقایة وذلک لانه کان صنایع الی صنایع
الوجوه والعیال فظهرت من معلوم کثیرة و فذت
من صنع الی طبعیة ففطت من اختلاف القمرین و تبد
الکون طبعاً انذ سر قمرین قام بها قوم اخر و کما
صند الی انتظاف الی اخر و کما فی ذلک العلوی
فقد شاعت ملة الحسن الملة الخفیة و انتظم علی
الطب الدیة و النجوم و کانت هذه العلوم حقة
یومئذ فیما تلقى المشوب بالباطل الثابت الشی
بالحق شر فی رقیما اخری فیخرج الی هیئة صلیکة
یکم الطبعیة و مسلمة معتقدا ما فاعا طبعه
الجنة و فم کما علیا تاویل احادیث
نوح علیه السلام و شیخه
الجملة فی امره انه کان قوی القوة لجمالیة هیث
یکون کما علیا بالجملة الی عن بلوغ الی کمالها
و کذلک اکثر من بعث الیهم فافقدت علیهم
شرعهم من ذام القیام و الصیام و الطاعات
القاهرة علی القوة الخویة للنبیة للاثنیة
و لعل ینو استلیموا دقایق الحکمة المغزیة و
الاکناسیة کثیرا استنباط لکونهم الامانیة
الجمعیة فلم ینزل علیهم علوم تعقیه فی هذا
الامور و کان النفس عن صنع الیة العوم

یومئذ

و کما فی ذلک العلوی

پہر از حق اس سے ترقی کی حکمت الاسلامین تو اس
صہر میں جو پہلا چو موجوات کے صورتوں پر چر
کیا پہر اس سے ترقی کی قطعاً موت میں پہر و ان سے
نزل کیا علوم طبعیہ الیہ و نجومیہ طبعیہ و ارتقایہ کی
طرف اور یہ سلسلے کہ وہ مائے کے ضلع اور وہم کے ضلع
اور خیال کے ضلع تو اس سے ہر علم کا ہر سیکہ اور ان کون
میں خدا تعالیٰ کی عنایت نافذ ہوئی تو وہ بہت قرون اور
بہت رنگ بدلنوں تک جب کہی کئی قرون پہر پہر
کو رہتا تو ایک سری قوم او سکونہ گروہی تھی اور جب
کسی کوئی رنگ فاسد ہوا تا ہمارا رنگ تکمیل ہوا تا
تہا پہر ان کون میں برکت ہوئی تو ملت مجوسیہ و ملت
حقیقیہ پیدا ہوئی و تکمیل ہوئی علم طبعی و علویات و نجوم
اور اس وقت یہ سب علم حق ہو کر چاہن میں حق کے ساتھ
بل گیا تا ہمارا و نعرف غیر نعرف آئینہ ہوئی تو پہر ان کون
ترقی کیلئے طبعیہ طبعیہ کے مقتضائی شکل کے
تو ان کو نبی نے گیدر لیا اور ان کون میں پہر تاویل احادیث
نوح و شیخ علیہ السلام و کما مل یہ ہو لائیں قوت
جیو نہ قوی تھی کہ وہ گوارویں کے منور پر پہر تھی کما
کے نیچے کو اور کئی طرف پہر گئی تھی وہ لوگ ہی اس لیے تھے
تو ان کے واسطے شریعت منعقد ہوئی کہ ہمیشہ نازل و سرور ہوا
اسی عبادت جو قوت جیو نہ پر غلبہ ہو کیا کریں جسے سب
انسانیت سے آگاہی ہوا و ان کو قدرت ہتھ لائے تھی انکے
منزلہ اور انکے حقیتہ جانیل سلسلے کو جو امر چاہیے کہ اب
و نہ انکے طرف اعلیٰ تھو حضرت نوح علیہ السلام قوت
ان امور میں اور ان کے نفس میں صنایعہ العوم

اطلاع اس کے کمال اس قدر کہ حرف کلام سے و جہر کران ہو کہ کہہ صاحب مقرر بازت ہوا سا و سرور ہوا اسکو شہ
یامش کہ کہہ یمن فرما و چون کو کونست مرقفہ ہوگا۔

والسنة الستة عوة مجمعا جميعا فكان جميع علومه
 نفع عليه السلام معلوما من هذه الغنائم المذكورة
 فعمل الله الأدم الثاني وهو اول المرسلين الذين
 بعثوا خداما للصيانة العلمية بحسب الأنداز
 والامور المشايخ وعلمهم الكبار والاحتيالات
 تقتضيه العناية واليه تنتمي طريقة الانبياء
 عليهم السلام في هذه الامور وامته اولية
 لمخرجت للناس وما تفتت في روعة شئ من الدنيا
 لبقاء ادم القوي فيه شئ من علوم الارهاق
 فوشى بها بينه وشئ من علمه فتن حذر قوم
 من الاجال شئ من علومه لتعجيل العبادات
 وتمر الطبيعة البهية تحت الملكية هود
 وصالح عليهما السلام
 انقسموا وامر قوما في الكفر والنسب والموالاة
 الاعلى في الغضب عليهم والفتنة بآلامهم وادعنا
 الحق بلا شأن الا انهم ان بنذرهم وجمال الغاية
 للمؤمنين شبيهة بقصده نفع عليه السلام فكانا
 منذ ان والمخافي قلوبهم محاولة للفتنة للمؤمنين
 وادبنا مسان العباد الكاسرة للطبيعة وما كان
 مسكن عايد الاخفاف والموال كان هو ديام
 سائلة الى البين مخوفة كل ضرب جو عذاب
 في حتمه المطرفان الموقفي فاحبس عنهم المطر
 دهرًا وهلك من شئهم تضرعوا الى الحق وتبخت
 قوة الملكية فأخذوا باعمالهم ولو انهم صاروا
 كالحياء لم يعدوا على الحق لانظروا الغاية

اور معرفت پوری پوری انکے سب صحیح کرتے ہیں بہا تمام
 علوم نوم علیہ السلام اور انکا احوال بن غنائم مذکور سے تو
 امد تعالیٰ نے انکو آدم ثانی کیا اور وہ سب سونے کی اول
 میں جو بھی گئی ہیں خام و خام غایت الیکہ بریج اور انکے
 اور امر کر کے شریعت کا دکانوں سے خدمت کر کے اور انکے
 حیلہ کا جس نے کا اور کی غایت انقدر کر کے اور انہیں کی طریقت
 ہو جسے طریقہ انبیاء علیہم السلام کہ سب انہیں اور انکی امت
 اور ان کی سب ہی جو کمال گئی ہو دے لے کر انکے اور انکے دین کا
 حیلہ باقی رہے اور ادا آدم کا تو نقص کیا اور میں علم تھا
 سے کچھ اور انی اور انکو جو کمال اور کچھ تو سنی قوم کو دجال سے
 ڈرایا اور انکے علم تو محدود و جرات اور نہ طریقت ہیچہ کا تحت
 ملک کے تاویل احادیث ہود و صالح
 علیہما السلام ان دونوں نبیوں کی کمال اور انکی قوم کا حال
 فتن و کفر میں اور انہیں طراز انکے غضب کا حال اور انکے
 ہلاک کرنے کا اور انکی غایت کام ہوا انسان الہی کو کہ
 انکو ڈرے حضرت نوح علیہ السلام کے حال سے شاہد ہے
 پھر دونوں نبی امد تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والے تھے
 اور انکے دین اسلام کی گلیا تھا مسلمانوں کی نہایت کا حیلہ اور
 انکو اپنے طریقے جماعت کے ملے تھے جو طبیعت کے کاشی
 اور جو کچھ کر کے ہلاک کر کے تھا اور ان کی ہوا انکی
 مال اور گرم تھی انکے حق میں طوفان ہوائی بہت خراب
 و جہ خدا کے تھا ایک زمانہ تک غیر تہہ برسا اور انکے
 چار پائے ہلاک ہو گئے تباہ و تاراج امد تعالیٰ کی دعا
 میں عاجزی کی اور اگر گرا گئے اور ہوا شیا کچھ تو نہ کہیں
 پہرے کر کے گئی تھی انکو کسے سبب جوہ ہوا کچھ جلا پڑا تو

تاویل احادیث ہدی و صالح

یہودیہ کے احادیث کے ترجمہ

الحق ع۔ ہر کتاب کے اصل اور جو کہ حرف حق کی پہنچ ہے جیسی کہ ان کی ہر کوئی صاحب جہا جہا تہہ ہمسکا سا دوسرا ترجمہ یا معنی کے
 میں نے مجھے وہ نہ معلوم کون سا کلام ہوا فہم ہوا۔

الملکۃ فلعنوا لا تنقضهم احکام قلک
العنا یر قلہا راود السحاب ای اللہ العزیز
فی السماء یرحمہم صحابا مطر وکان ما استعمل
من عذاب اللہ یقول یرحمہم صرا واما کان
مکس من اللیال للغازات کان فرب العزیز
فی حقہم لذل لازل والصحیۃ تدرن صلحہ علیہ
السلام وعاہلہم ولما یان وقت ہلاکہم
فاکتسبت نفسہ ہیئۃ الهلاک وعاہلہ
اللہ بہ متلبسا بما اکتسبہ فاعتریہ حالۃ بین
الموت والنعۃ کالذی اعتری اصحاب الکعب
شرب وکل شہر فی الملکوت فانہ یقتل بصرہ
حیان بحسب عنا سبۃ جلیلیۃ للشر و
بالکیر لئلا توافر الشر فیقتل بصرہ لئلا
یفترق الملک العام فظہر شرہم بدعوی
صلحہ علیہ السلام بصیرۃ فاقول فلما اقلعوا
تروح الشر وجاء الطوفان فکان لک اذا قتل
الہجاء تروح الشر وجاءت القیمۃ الکبیرۃ
والطوفان هو ہلاک قوم ولقیۃ ہی ہلاک
العام تاویل الاحادیث ابراہیم علیہ
السلام والہ جملۃ الامر فی قصۃ انہ
کان خارجا الی جانب الفطر فخر وجا شرا
وفلک لان افراد الانسان یختلفون فی ظہور
الخلق فممن من یمکن الشیاعۃ فیہ منقوۃ
وممن من یمکن ضعیفۃ لا ینظر بالراحۃ
الباعۃ الاقلیل لا یقدر بہ وممن من یمکن

سودہ ملعون ہو گئے بسبب نقصان اوس غلیت کے پس
جس وقت انہوں نے دیکھا ابراہیم نے ایک بچہ کو سات
دہائے منہر بسنے والہ دیکھا اور وہ عذابا سے بچ کر
کرتے تھے وہاں ایک ہوا نیز قند ہو گیا اور شو کے فنا
رہنے کا پھار تھے اور یہاں تو ان کے حق میں بہت حق
وہ عذاب کی نذر اور عیشہ بہا بہر حضرت صالح علیہ السلام
نے ان کے ہلاک کی مالک اور جو کچھ اسی ان کے ہلاک کا وقت
نہ آیا تھا اور صلحہ ان کے نفس کی بہت ہلاک کی اور
اعدائے کی نظر تھی اوس بہت ہلاک پر تو ان کو اگر دیکھ
ایسی حالت کے جو دیان موت اور سوچے ہر جیلے
کہتے کمال ہر لہر بعد تعالیٰ نے دکھا دیکھ کر ملکوت میں
مبعوث کیا تو ایک صورت عین کی سپاہیوں کی جلیت
موانی کہ سب صورت عین کی ہیں اور انہوں نے صورت
انسان کے مثل ہے ہر فرقہ ہلاک عام اور انہوں نے
شر حضرت صالح علیہ السلام کے عذاب کی حالت کی شکل
جب انہوں نے اوس کو قتل کر ڈالا تو کوفان آیا اور
اسی طرح جے مل قتل کیا جا گیا کاسو رہکا شرو قیامت
آجائگی تو کوفان تو ایک قوم کا ہلاک کرنا ہو اور عین
سب ہلاک کرنا تاویل الاحادیث حضرت ابراہیم
علیہ السلام انکا حال اس طرح ہے کہ یہ فطر کی جانب
نہایت ہی گئے ہو گئے اسنے کافر لہذا انہوں نے
میں مختلف ہیں جسے ایسے پھیرنا نہیں ہر شجاعت
نہیں ہوتی اصیضہ سے ہوتے ہیں کاموں میں
ضعیف شجاعت ہوتی ہے کہ بری ریاضت سی
کچھ یوں میں سی ظاہر ہوتی ہے اور بعضوں کو اسطرح

میں

تاویل احادیث ابراہیم علیہ السلام

اطلاع اس کتاب کے اہل تہذیب و تمدن کی انھیں دینی و دنیوی برکات کی برکات حاصل ہوں گے اور ان کے دل میں نور ہوگا اور ان کے دل میں نور ہوگا اور ان کے دل میں نور ہوگا

فرد مترسطة لا يظفر الا بدعوة اليها ولا تقوى
الا بجمعها رسة افعال واقوال مناسبة لها والوقوف
في مظان تلك الاحوال منهم من يكون فيه قوّة
فاذا احس نفسه عن مقتضيات الشجاعة
الاقدام في الممالك والافندية في مظانها تغلب
الا بهد ولا تكن العيس شد بلا عليها ومع ذلك
لا يخلو عن فلتات الشجاعة واذا اقعها في مظان
ادعى اليها داعي مرسم كان كالكره يتصل به
النار فلا تفرأخى احواقه ومنهم من يكون دغلي
في غاية الشدة بحيث لا يمكن له مجلس نفسه
عن تلك المقتضيات بل يكون كالمدفع بالظفر
عليها وان دعى الى الفها داعي مرهم لم يسمع قوله
ولم يخطر في قلبه قط حديث يناسب الجبن و
هذا الاخير هو الامام في الشجاعة لا يحتاج الي
امام بل يجب على الناس الذين هم ادنى درجة
منه ان يمسكوا بسنقه ويضربوا جرحهم عورته
ويتدنكروا وقاية حرمته يكون طرد دستوراً
في الشجاعة فان لم يقيدوا برباطها واسبيل
الشجاعة وانتقصت فهم على حسب استعدادها
وللمسكون على اقل تلك كثيرة منهم السابق الذي
يقم قوله الامام في قلبه بموضع ويكون ادعى اليه
سارديه ومنهم المقتصد وامم الظالم لنفسه
وبالجملة فاناس مختلفون في الخطر باختلافهم
في الشجاعة فتم من هو الامام في الخطر وهو
المدفع بالظفر الى افعال العبادات بحيث

کی ہوتی ہے وہ اس طرف بائیں کرٹیکے ہوتی ہے اور
کہنے سے ہے اور موقع موقعاً یہی ہوتی ہے اور بعض
ایسے ہوتے ہیں اور جن قوی ہوتی ہے کہ اگر وہ اپنے
فرض کو مقتضیات شجاعت سے روکین تو نہیں کرنا
مگر بڑی کوشش سے اور وہ رکنا اپنے نہایت سخت
ہوتا ہے اور ہر بھی اس کے خیالات سے خالی نہیں
اور جو وقت موقع پائے یا اس طرف بلا یا جاکو جیسے
بارود میں تلک پہنچے کہ ہر کوئی یہی نہیں اور بعض ایسے
ہوتے ہیں کہ انہیں نہایت ہی شدت سے شجاعت
ہوتی ہے کہ وہ کسی طرح نفس کو روک ہی نہیں سکتے
اور کسی کی نہیں سکتے اور کبھی ان کے دل میں نامری
کی بات گذرتی ہی نہیں تو ایسا شخص خود پیشوا ہے
شجاعوں کا اسے کسی پیشوا کی حاجت نہیں بلکہ وہ
چاہتا ہے کہ جو اسے اونے درجہ کے ہیں وہ بھی اسکا
طریق اختیار کریں اور اسکی پیروی کو کھلو ترک
ہی کریں اور جو واقعہ گذریں اور کو یاد رکھیں اور
ذکر کریں جو اسکی پیروی کرے وہ شجاعت کا بہتر
ہو لا اور اپنی اپنی استعداد کے موافق وہ لوگ ناقص
رہے اور جو اس کے پیرو اس کے طریقہ کے اختیار کرنے
ماتے ہیں ان کے بہت کردہ ہیں ایک اور جس کا سابق
اور سابق وہ ہی کاش پیشوا کا قول ان کے دل میں ٹھہر
جائے اور وہ اس کو طرف بجائے اس کے فرات کر کے لے
اور ایک قسم مقتصد یعنی درمیان اور ایک قسم ظالم لنفسہ کہ
اسنے اپنی جان پر ظلم کیا اور جو شجاعت میں افراد انسان مختلف
ہیں اس طرح خط میں مختلف ہیں تو بعض ایسا شخص ہو کہ

امام ہے اور شجاعت میں وہ افضل ہے اسکا دستور اسکا مہم ہے

اطلاع اس کتاب کے لئے ہر عمر کے افراد کو اس شخص سے رجوع کرنا چاہئے کہ اس کو صحت بخیر عافیت اسکا دستور اسکا مہم ہے

مفعول عز الناسوت فاعتدوا حال عظیم
 وتبلم علیہ الحق وكان ذلغیر تشدیدا علی ما
 بعد من ذوالله فکسر الاصنام فالقہ فی النار
 وكان عبادا مرمیبا یرید الله بقاءه فی الخلق
 فاغاض الله علی مادة النار هیلہ بآردہ دفعہ
 واحدة فی صحن جہنم علی ما من الطبقہ الارضیہ
 حملت برودة شدیدا فغیرت النار فصل من
 انما دھما هو علی شمس انه ضا وصدرا عیالہ
 البخار لیلادین فی دین الله وھا جبر الی ربہ عن
 الارض ممکن له فیما عبادہ ربہ فاعترضہ
 جبار علیہ یرید ان یظلمہ علی امراته فاعل الله
 قد علیہم حسنة فاوحى الله الی السلاک ان یذلا
 فی جبل الجبار من قبل الیوم اللیلۃ البدن
 ففتشت یکا فلما رآه ذلک ترک المرأة وعلما
 هاجر ثم ان ابراهیم علیہ السلام وامرأة کبر
 مسنما ولم یزنا ولا فرحہ الله ودرقہ ولان
 من محض عنایة الله بابر اھلیم علیہ السلام من
 حیث انه عبد محبوب فالقوی فیہ کمال اللہ
 وكان الناصر یحاجلین الخلفاء امام الفطرت
 واقرب الناس الی الامامة من القوی فی جبلتہ
 ستر الجبل بطلما اجل فودیت ہما الذنوبہ والکفا
 وجعلت الدعوة الی التوحید کلمة باقیة فی
 عقبہما اما اسدھما فكان علی الحق فیما یجملہ
 ساد زوجہ ولہ فی علی یل الالحق والظاہر
 شعرا یتقر بوزیہ الحلالہ ویجعل لہ ذریہ

یہ جو رب

جہنم کی آگ

اور بندہ بنو ناسوت سے تو اپنے رب کی طرح حال عظیم اور بڑا
 اور اپنے حق روشن ہو گیا اور نبی صاحب بیت کہ سواہر
 کے کسی کی عبادت کیجئے اس کی بری ذریعت توبہ
 نور والا تو آگ میں لگے اور اللہ کے جو برگہ بیکہ
 حق اس کی تعابض تھا کہ غفلت میں بہن اللہ نکلتے
 ایک ایک آگ کو بندہ کی ایک ہوا سے کہ طبقہ زمیں سے
 آگ اس آگ اور ہوا کے ملنے سے ایک بہت اچھی ہوا پیدا
 ہو گئی ہوا کے ایسے لوگ تھے جو فوج تھے اور اللہ کے دین میں کامل
 کہتے تھے کائنات تو اپنے رب کی طرف ہجرت کی بھی اسی
 سرزمین میں گویا ان کے آسم سے عبادت کر سکین راہ
 میں ایک جبار سرکش تعرض ہوا کہ ان کی بی بی پر ظلم کرے
 آپ بہت کوشش بہت سے اس کی جانب میں دعا کی اللہ
 نے بھی ظلم کو کواں جبار کے جسم میں نکل پڑا اور اس کے
 جہان ہلے زمین پہلے ہی ہے اس جبار کے کلمہ کو شیخ
 ہو گیا جب اس جبار نے اپنا یہ حال دیکھا ان کی بی بی کو بچھڑ
 دیا اور حضرت ابوہریرہ کی خدمت کیلئے دیا پھر حضرت
 ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بی بی کو رہے ہو گئے تھے اولاد
 ہوئی تھی اللہ نے ہجرت کی اور فرزند ضایہ کی بھی
 رحمت کہ اللہ کے محبوب تھے تو ملتوی ہائے دین میں شریک
 اٹھ کر لگ کر تھے اللہ کے فضل سے جو بہت قریب
 ہوں کہ اللہ کی عبادت میں توجہ پائی پشام ہوا جو تو
 اسے اللہ نے ان کی ذریعت میں نہت علی اور تاب دی
 اور تو حید کی راہ اپنی کچھ بھی کلمہ فیر لکھا سونے جھون پڑا
 میں ایک اللہ کا یہ لراہہ تھا کہ اس کو نہ ترک کا خادم کرے
 اللہ کے دیکھ غفلت پر محنت نازل کر دیا ایک فقر

یہ اس وقت ہوا کہ اللہ نے اس کو شریعت عطا فرمائی

اطلاع - اس کتاب کے اصل تصنیف محو عرف کی شخص سے جڑی کی کوئی صاحب فیلو زنت چندہ اسکا دوسرا ترجمہ یا اسکو مشرقی
 کر کے طبع فرمایا وہ ترجمہ جہان سرکار کا ترجمہ ہے۔

فمنها امۃ مسلمة فكان اقرب الوجہ الی
وجہہ ان تھب سائرۃ ہاجرا براہیم علیہ
السلام فالولہا اسمعیل علیہ السلام
وکان اقرب الوجہ وصولہ الی ارض الشام
ان حاجت غلۃ سائرۃ فخرجت عربیتہا
ہاجرا وینما فاسکنہا فی ارض فقر فابنغ
اممہنک عینا والحمر فاقوب اقوام ان
یسکنو فانظروا انک امر المحرم ثم لھم
فی قلب ابراہیم علیہ السلام ان نبی بیت
اللہ ویدلہ مکان البیت بان انشاء قلبہ
فراستہ تشریادک فیما وصلہ المناسک
وکیفیۃ عبادتہ بالبیت بان بارک وخلق
دیانتہ فانقلا فی صدمۃ وحمایا وجبا
وترآہ فی مرآۃ نفسه فنظما اللہ امر اسمعیل
علیہ السلام وجعلہ سادن بیتہ واطعام
اکماد الناس الی الحج واجز الیہ فضل الخیرات
امر بالمعرف لقومہ واما الاخر فیشاہد بہ
ابراہیم علیہ السلام بواسطۃ الملائکۃ والھم
بسییم فی سائرۃ شباہا واعاد الیہا حیضہا
فولدت یساق علیہ السلام واصلہا زینب
علیہ السلام لما ہجرہ الی اللہ بظفرہ وجعلتہ
علیہ الملائکۃ المقربین ولودی من حقہ
الا انسان اللہ بواسطۃ الملاء الاعلیٰ لیسا
الارادۃ والاختیار فلذلک ما یطال الفجائیر
والجوسیۃ والشراک وکان اللہ ارادۃ العظیم

ایسی امت کرو جسکی شان میں ہوا امت مسلمہ تو اس کے
جو ملاکی بہت قریب جبرہ تھی کہ بی بی سارہ ہمہ کرد و اپنی
خادمہ ماجرا کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور جرم تک پہنچے
کی بہت قریب جبرہ تھی کہ بی بی سارہ کو رشک سے اور وہ بی
ماجرا کو اور ان کے فرزند کو اپنے گھر سے نکال دین اور ایسے ایک
نجل میں کہیں جہاں پانی ہو وہ گامس اور مان لستہ ایک
چشمہ پانی کا کھلے اور وہ کوئی دلو نہیں بلکہ کہ نہ ان کو
اقتیا کریں انھیں سے قطع ہو گیا حرم شریف کا امر براہیم
ہوا حضرت ابراہیم کو کہ بیت اللہ بنائیں اور کہا اور کچھ
وہاں کہ اللہ نے اور خود لیں فرست پیدائی اور زمین
برکت سی اور کہا یو کما احکام حج کے اور کیفیت پائی
کی اس گھر میں کہ برکت کے خلق و حیات میں بہت شہد
کی جسے سینے میں ایک سی موجب اور بچھا انہوں نے اپنے
آئینہ میں تو تنظیم کر دیا اللہ نے کام حضرت اسمعیل علیہ
السلام کا اور انکو اللہ نے اپنے گھر کا خادم مقرر کیا یعنی
بیت اللہ اور لوگوں کے دلوں میں شوق الدیان بچھا اور انکو
حق کی نیک مٹکی اور اپنی قوم کو معرفت کبریٰ اور حق
فرزند کا یہ حال ہی کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
بشارت دی ہو بسطہ لاکھ کی اور انکے سبب بی بی سارہ کے
جوانی نے خوش را اور پیر انکو ایام مجربہ کو حضرت اسحاق
پیدا ہو اور جاتا چاہیے کہ جب حضرت ابراہیم اپنی فطرت
جہت کے سبب تعالیٰ کی طرف ہجو ہو تو ملائکہ مقربین
میں شمار ہو اور آردی گئی انسان الہی کے روشن ان
سے ملائے کہ یہ ستر لیلان ارادہ اور اختیار سے توسی
وہے انہوں نے نبوت اور جوسیت اور فکر کو بلل کیا

الطالع اس کے بعد اسل اور ترجمہ عرفی و فنی اس شخص سے و شری کوئی پر کوئی صاحب بیولا نعت ہند اسکا دوسرا ترجمہ یا اسکو شعر یا معنی
کے طبع لغز میں دوزخ حسب قانون سرکاری موافقہ ہوگا۔

اور اس کا تعالیٰ تبارک و تعالیٰ

ان یقوم بالانذار اولو برجل من شیعته فاسل
 لوطا علیه السلام فی عظم و ذکره و اندر
 فلم یفزع فیه شیئا فانظرت الحکمة لاسباب
 مصا ویر و ارضیتہ تعد یضمان واقف حوثر
 یعد یونجا فلما جاء امر الله ثلثت اللذات
 وجاؤا الی ابراهیم علیه السلام لانه هو اصل
 فی الانذار و هو الذی وضع فی یکا ناصیم
 فی صوۃ اضمیاف فتریب الیهم ما یلیق
 بالاضیاف فلما لری ایدیم لاقصیل الیه
 زکرم و توہش منہم حتی دغخ لعمولانک
 غزلت الوحۃ من ظاہر ابراهیم علیہ السلام
 و اهل بیتہ و جاءهم الفرح و الضیفت انفسہم
 بصیغ للکوت فلن لک کان من دعاہم
 رحمة الله و برکاتہ علیکم اهل البیت
 لللائکة من رنج الله تعالی و الروم
 علی کل شیء الا عاد الیہ حیا تہ و شباب غطا
 دعوا بالبرکۃ و حقوا لجمہد ہم ان یعم
 حال مارتہ و کانت الرحمة تنظر فی استجابة
 دعاء ابراهیم علیہ السلام مثل حدۃ العالۃ
 شبت فی فحن فہم و تعجب اصحابا ظاہر
 و باطنا و من قبل البشائر حین تخمیل جی
 الولد فامشحت روحا فی الجسد و بوجہ
 هذا الانشراح کما ان للارض للذلف و با
 شفاء الفجر بقضۃ و کما ان حکایات
 الاقویا من اهل الباکہ نقس ما ینا سئل الفوق

میں
 حضرت ابراہیم
 کے لئے

میں
 حضرت ابراہیم
 کے لئے

انکہ وہ ایک چلنے کے گروہ میں سے ایک ہی شخص کو پہچانتا تو
 انہی ہی حضرت لوط علیہ السلام کو بھی انہی ہی کچھ حکایا اور نصیحت
 کی اور بھی ایسا ہی اس کا کوئی اور نہ ہوتا تو نظر پر محنت کسی حساب
 سادی ادا دینی کے جو مایا میں آتے تھے کہ جسے عذاب کیا جاتا ہے
 جب اللہ کا حکم کیا نہیں ہوتا ہے لاکہ اور اسے حضرت ابراہیم
 السلام کے پاس لئے کہ اصل تو یہی تو درانیلے اور یہی تھے
 جن کے فتنے میں انکے ناصیبتے جہان کی مصیبت بیکر حضرت
 ابراہیم نے لئے تھے پیش کیا جوتا لک لایق ہوتا ہے جب حضرت
 ابراہیم نے دیکھا وہ اس میں نہ نہیں لئے تو کہہ کرے ان سے جب
 جان لیا کہ لاکہ میں تو وحشت ظاہری لکے اور لکے اور لکے
 جاتی رہی اور خوشی حاصل ہو گئی اور لکے نفس تک لکوت میں
 لئے گئے تو سید اسے ان لکے نے دلائی کہ رحمتہ اللہ
 صبر کرتا علیکم اهل البیت اصلا لکے اس کے روح
 ہوتے ہیں اور روح جس شے پر گذرتی ہے اسکی زندگی ہو
 جاتی ہے اور جو انی آجاتی ہے تو جب ان لکے نے دعا
 دی برکت کی اور ارادہ کیا اپنی کوشش ہمت سے کہ
 بی بی سادہ کا مال اچھا ہو جائے اور رحمت منتظر تھی
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دعا قبول کر لیا ایسی حالت میں
 وہ جوان ہو گئیں اس خوشی میں اور تعجب میں کہ انکے
 ظاہر و باطن میں حاصل ہوا اور بشارت کی وجہ سے جو
 فرزند کا خیالی کیا تھا کہ ہم میں روح پھیل گئی اور اس
 پسینے میں برکت ہوئی جیسے کوئی بیمار ہمیشہ کا بعضہ اجات
 چکا ایک خوشی سے اچھا ہو جا تا ہے اور جیسے اہل
 باہ سے تو یوں کی حکایتیں قوی کر دیتی ہیں اوس
 قوت کو جس کے مناسب ہوتے ہیں شہر پکچا

اطلاع۔ ایک کچھ اصل اور تہیکہ حرف عرف کی سنی سے دیکھی لائی ہو کر کہ صاحب با اجازت ہندہ اسکو اسکا دوسرا ترجمہ پیش کرنا چاہتا تھا
 میں تو یوں دیکھتا تھا کہ صاحب قانون سرکاری سوائفہ ہوگا

ثم قال عليه السلام عن عيسى بن مريم
 فاحمدوه ثم ذهبوا الى بيته لوط عليه السلام
 وشتموا عليه فجاءه جمع من يهود يريين انفسه
 فقام الله ابصارهم في ضميرهم ووجعته حصلت
 لهم في معاركة لوط عليه السلام لوطى لهم
 الارض بان بوسلت في مستيهم واهم وان لا يظروا
 الا ما خلفهم مثلاً يستكثروا ليس فزعست غريبتهم
 التي هي كالنجم لان في الانبياء شمر نزول الله في ذلك
 برجعة شديد فمن الارض وانقاذ مادة للطرف
 الارواح والابن حجارة من عجيب واعلم ان جميع
 التعذبات التي تجي من قبل كائنات الجن كيون
 الان في الضحكات معاشر من الكلي اكب وكليون
 الاجل احتباس المطر في السحاب واجتماع مواد
 كثير فيهما كماله طوليلة واحتباس مواد كثيرة
 في الارض فيضمهم مع ذلك غضيب اللذات الاطعم
 ولعنتم فبسط الله تعالى تلك الانبياء وجيل
 تلك الماد تارة وكذا في وجهه وتارة خسفاً
 وجماعة من عجيب وتارة صهراً وتارة كعقة
 وتارة مستطير وكان الله تعالى قد راعى
يوسف عليه السلام بلأه
 ومصيرته وجماعه من والده لولا ان اسباب
 سماوية على ذلك فاصابتهم واقعة عظيمة من
 قبل حديد اخبرته وايضا في الحبس مبهر
 ووصوله الى الزنجانا وبجده الى ان انقضى وقت
 بلأه فرجحه الله وفتح عليه شمله فجاء ظاهراً

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچہ کو کہا کہ اراہوی
 انہو کے بیان کیا اور گویا اوس قریہ میں جہاں حضرت لوط علیہ السلام
 تھے اور ان کے وطن جاکر کوئی قوم کے لوگوں کو دوسرے کو دیکھ کر
 فساد کریں اور کھانے کو ان کو نہ دیکھ کر ان کی جلدی اور دوزخ میں جو
 حضرت لوط علیہ السلام کو کر کے چلے گئے پھر ان کو اپنے زمین
 ہو گئی کہ ان کے چلنے میں برکت دی گئی اور ان کو گئے کہ جہاں
 نہ جہاں تاکہ بہت ناخوش تہوڑے کو پھر پر گندہ ویران
 ہو گئے ان کے ارادے کہ مانند کھیت سے روح الہی کے پھل
 پیدا عذاب سورہ ایتہ نہ سخت تہا زمین سے اور بیجا ویران
 اور زری کو شفعہ ہوئے جہاں سے منجیل بنی تہوڑے کی گ
 س کی گئے اور آیتا پھر گئے کہ مہذب جو ان میں کائنات
 جو کھڑے رہے تہا میں جب کو ان کا اتصال خوش تک ہوا
 ہوا اور جہاں آئی ہیں جب بندہ ہو تا جو آسمان سے اولی
 مدت تک بہت مادی آسمان میں اور بہت مادی زمین میں جمع
 ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ ملائے کا غضب مل جاتا ہے اور ملائے
 لغت کے ہیں تو اس کے ساتھ کہ تہا میں ان پہا کو اور کر کے
 ہے ان دونوں کو کہی ملائے اور سخت آواز اور کہی ہیں
 میں مانا اور کہی تہا میں کے اور کہی ہوا کا طوفان اور
 کہی جیسی اور گ تاول الاحادیث حضرت
یوسف علیہ السلام اور کھانے ان کی تقدیر میں
 مصیبت و بلا اور اللہ سے جدا کی گئی تھی اس لئے کہ پہا بہ
 ساوی ان کے موافق تھے سو ان پر واقعہ غلیظہ گندا پہا ہو
 سکتے کنوے میں ڈال گئے پھر فروخت ہو کر اور زینا
 پاس نیچے اور قید میں ہے جب زمانہ ملا مصیبت کا
 گندہ گیا تو اس کے ذرا پھر سختی اور اپنے کھانے کی پیر کا حشر

۲۴

تأویل الاحادیث یوسف علیہ السلام

اطلاع ہوا کہ اس دور کے مروجہ کراہی ہو گئی تھی صاحب بلا بارت بندہ اس کا دور سے ترجمہ یا اس کو ترجمہ ہوا
 کہ ایک طرح کے مذہب کا تو یہ ساری وہاں سے۔

و باطنہ و لان لہ فی حادثہ ثلاث عنایا من
سربہ فعنہا انہ کان یوسف علمہ السلام کما
فطر لہ فی رؤیا ما ینیر اللہ علیہ فی الخمر
من جعلہ مطاعا فی خلق اللہ یعظمہ ابولہ و
اخوہ عظیماً مثلاً یل فعلہا یعقوب علیہ
السلام و علمہا من ہما اللہ و علی من تہمہ
بأسر المراد علی وجہ منتظم انہ مستعمل لعل
تأویل الاحادیث فان الرؤیا والحادث لعل
تأویل یعرفہ صاحب التنبہ المنتظم و لعل
بالتنبہ المنتظم ان یكون تصویر الخصال للغة
المراد بصورتہ المناسبة للطبیعیۃ علی ما یقتضیہ
الطبیعیۃ الکلیۃ اذا افاضت حقیقۃ جمالیہ
فی الناسوت و منها ان اخوہ لما حسد علیہ
و تشدد و فی قتله لجرى علی لسان رجل منهم
ان لا تقتلوا یوسف والقوۃ فی غیابہ الحبس
جعل ما یترہم مطہین لقولہ فجعل قتلہ القلۃ
فی الحبس و سهل علیہ القضاء و منها انہما
القوۃ فی الحبس اوحی اللہ الیہ امرہ و امرہم من
انقیادہم لہ و اعترافہم بفضلہ و بظنا لہم
فی حقہ حیث قالوا القل اذک اللہ علینا اثبت
علیہ و یونسہ فی وحشتہ و منها انہ کان للقطر
الطبیعی ہذا لحدثہ ان یحلت یوسف علیہ
السلام لکن اللہ فکرت فیہما فلم یحلما
ہلاک حقیقۃ و لیکن ہلاک فی الظلم
و فی الحکماۃ و الظن و من حجتہ حزن یعقوب علیہ

اور باطن میں اور اس حادثہ میں اپنے اندیشہ کی بہت خفا میں
ادھن سے ایک یہ کہ یہ بہت زکریٰ کو خواب دکھایا
جو اپنے آقاؑ کے اندیشہ کا انعام ہو تا تھا کہ خلقت انکی ایک
جو اور اللہ میں اور یہاں کی انکی نہایت تعظیم کا لکھن اور
اسکی تہب حضرت یعقوب علیہ السلام نے دی اور جان
لیا ہوا اللہ کی مراد ہے اور جان لیا انکی اسرار
ایک ہم قلم سے کہ وہ مستعدین تہبہ فرما کر کہ نہ کہ جو
ادھوات کے واسطے تہبہ سے کہ اسکو صاحب انکی تہب
جان لیا ہے اور انکی تہب سے ہماری مراد ہے کہ وہ
تصویر خیال سے واسطے سے مراد ہے بیج صورت
مناسب طبیعت کے اوپر اقتضائے طبیعت کلید کے
جب افاضہ حقیقت جمالی ناسوت میں اور ایک
ادھن سے یہ ہے کہ جب انکی ہامیوں نے حد کیا
اور انکی مارنے کا مشورہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے
ایک کی زبان سے نکلا و یا کہ لا تقتلوا یوسف والقوۃ
فی غیابہ الحبس انکو قبل حکمہ کنوین میں لکھو کہ
اور اسطرح کر دیا اور انکی کہنے سے قتل کیا تو انکی قتل کو
کنوین و لعل سے ہل یا اور وہ قضاء آسان کر دی اور
ایک انین سے یہ کہ جب انکو کنوین میں لکھو کہ لاقتلوا یوسف والقوۃ
کی انکی اور انکی ہامیوں کے حل کی کہ وہ سب بعد از حج اور اقرار
کر گئے انکی فضل اور انکی خطا کا پانچ پر کا نقد انک اللہ علیہ
نکھو کہ لکھو کہ اور وحشت دفع ہو جاوے اور ایک انین سے
یہ کہ مقتضای طبیعت لکھو کہ کہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام
ہلاک ہوں گراں گراں لکھو کہ انکو حقیقت میں ہلاک بخیا لکھن
ہلاک کیا اور کھاتا اور کھاتا میں ہلاک کیا اور حضرت یعقوب علیہ

اطلاع اس کتاب کے اصل اور ترجمہ کے طرف سے ہر شخص سے جرحی کرانی ہو کہ کوئی صاحب اسکاد و سر اس ترجمہ یا پیش کر کے طبعی تحریر
درتہ حسب قانون سرکاری ممانعہ ہوگا۔

السلام ومنہما اذہ ارسل تقریبات الی جنات
یواسف علیہ السلام خالق فی قلوب الیاء
ان یصلوا الی تلك البهجة وان یوصلوا واردم الی
الحب یظنون ان هناك ما ضل علیہ سف علیہ
السلام من ذلک الی جبر و غلب فیہ حال علیہ
نظامہ انہ یرضی لکمة و لیس انہ مراد طول حیوۃ
و بلوغہ الی کمالہ ومنہما انہما اشترا العزیز
القی السفی قلبہ ان یوحی الیہ امر انہ یخیر فی
قلبہ ان تستقی صی خیر اعسی ان یخذہ ولدا
والحق امر اللہ الحق فیہ ان یبوءہ فی الارض یسیغ
علیہ ضمتہ قبل التعملة الکبریٰ منہا
انہ اظہر اللہ علیہ العلم والحکمة والعلم
من غیر تعلیمہ و اوضح علیہ اللہ العنقیۃ
وان کان فی قوم کفار و رسم فاسدا
منہما انہما عشقتم المرأة و داود تلہ عنفہ
وہو شاہد قوی للتراج ضمت بہ وہم بہا تظہر
اللہ برہا تلک عظیم ما فاج من قلبہ داعی عصمتہ
فلما بطل داعیۃ مزاجہ وان قویۃ فمشل لہ
فی حاکمہ اربع الذی کان یعتقد فیہ انہ من
شعائر اللہ وانہ داعی الحق فی الارض ناہیاً
عن ضلہ ومنہما انہما اتھموی سف علیہ
السلام و بطل لسان الصدق الذی کان لہ
فی الناس اطلق اللہ صبیحاً بحکمۃ یظمہ عجاویر
قمنہما ان امرأۃ العزیز یا زینتہ و اظہر تلہ علی
النسوة لتدفع عنہا عن حد عشقہ وسعیو

علیہ السلام کے رنج و غم میں اور ایک اور عین سے پتہ لگائی جنات
کی تقریب میں کہیں کہ قاف کے ولین فی الدیار کو وہ مسطر کاویا اور لوگ
پانی لینے کو پھینکے اس گمان سے کہ اس کو نہیں پانی ہو تو وہ اسکو
سے طلب کر دیوسف علیہ السلام اس لئے رحمت کی لائی اور رحمت
کی ایک حد نہ پونجی سمجھا کہ ابوصی یہ کہ انکی طول حیات مراد حق
اور انکا کمال کو پونجنا غرض تھا ان ایک انہیں سے یہ کہ یہ
حزب مصنف نے انکو ضریا تو اسد تلک نے لکے دینے کو لکھا کہ لیس
وہ انکو اپنا بیٹا بنائے اسحق یہ کہ مراد حق کے یہ بھی کہ وہ
زمین میں رہیں اور ان پر اسد تعالیٰ اپنی اور زمین پوری کرے
پچھلے ٹری ضمت سے اور ایک اور عین سے یہ کہ اسد تعالیٰ
ان پر علم اور حکمت ظاہر کرے اور علم پتہ تعلیم اور ان پر
ملت حنفیہ روشن کر دی اگرچہ وہ کافرون میں ہو
باشیں کہیں اور وہ ان بری زمین میں اور ایک ان
میں سے یہ کہ جب زلیخا عاشق ہوئیں اور انکو غلام
اور یہ جو ان قوی مزاج تھے اور مادہ ہوا تو اسد تعالیٰ
نے ایک بڑی دلیل ظاہر کی کہ انکے دل سے عصمت
جوش رہا اور محفوظ رکھا کہ انکو اپنے والد کی عورت
نظر آئی بخیر وہ چاہتے تھے کہ اسد تعالیٰ کے شاعر سے
میں اسد تعالیٰ کی طرف بلا نیواسے میں زمین میں دیکھا کہ
وہ منع کرتے ہیں اس فعل سے اور ایک اور عین سے یہ
کہ جب ان پر تہمت لگائی اور لوگوں میں کوئی پج بات
کہنے والا نہ ہوا تو ایک بچہ کو گو یا کر دیا ایسی حکمت کے
ساتھ کہ جس سے ان کی برکت ہو گئی اور ایک اور عین سے
یہ ہے کہ جب زلیخا نے انکو ناسوار کر عورتوں کو
دکھا یا کہ اپنے پرے وطنہ دفع کر دی تو وہ عورتی عاشق ہو گئیں اور

تاویل الاحادیث

اطلاع ہوا کہ ایک ہمارے تریب کوئی شری اخبر سے کہ لائی کہ کوئی صاحب بلا اجبت بندہ اسکا درو سوا ترجمہ یا محشی کے طبع نہ
تو چون حد سب کا فوج سکھای ہوا تھے ہو گا۔

الیہ یا تو صبر کان هنالك بقاء عصمتہ کاملہ
بقی الظاہ مدعی رہے ان غلطیہ ولو یا بعض اللہ
بلکہ رہے لسان زین العزیز یا یستمر وادھا فاجتہا
اللہ دعائہ واظہر لہما ان یجوز وان دلت
الآیات علی برائتہ ومنہا ان اللہ تعالیٰ بعث
تقریباً عجیباً لخصاصہ وقد کینہ فی ارض
ہما ینطق لسان العوام والخواص بدحدود
شأنہ فارسی الفتویٰ بن رؤیا ووفق یوسف علیہ
السلام تعبیر ما ضلہما ہوا المراد و امر الساقی
ان ینکر عندہ وبین ہما وہما
فندما احاط باہل مہر سنیۃ عظیمة وکاد ان
یحمل کوا اللہ حمیلة الضیاء فی قلب ملک
رحمة لہم ولا ینزل لہما ولا وجہ لیلہ
الابیوسف علیہ السلام ولا خلاص یوسف
علیہ السلام الا بالہام والاحتیاج الیہ فالج
للحاکم والمدینۃ حاجۃ الی یوسف علیہ
و یوسف علیہ السلام حاجۃ الیہ والیہم
لیقصی اللہ امر اکان مفعولاً وکن لک اکثر
المخدرات یجمع فیہا عنایات کثیرۃ فی حق
اشخاص کثیرۃ ومنہا ان وفق یوسف علیہ
السلام ان یکثرت فی جہنہ حتی تظہر ہراتہ و
یکم بہ لسان صدق فی الناس قبل ان تحرق
بہ فعد اللہ فیہ کون لسان صدقہ منسوباً
بالدنیا ولذلک شفی علیہ الشیخ علیہ السلام
وسلم واتفق من فضلہ جث قیل ولای بدت فی العین

انتہی نے بہت ہی بہرہ یا قرادہ تعالیٰ نے انکی عصمت کو
قائم رکھا۔ پرادہ تعالیٰ سے دعا انکی نسیجات کی لکھ
قید ہوئے ہی ہو کہ زمینا نے انکے ڈرائے کو کہا تھا کہ انکی
مراد برادہ تعالیٰ حضرت یوسف کو دعا قبول کی اور
ان کو انکے یہ خیال میں آیا کہ انکو قید کریں اگرچہ ان کی
برائت ہو گئی تھی اور ایک نہیں سے یہ کہ ادہ تعالیٰ نے
انکی رٹائی کے واسطے ایک بڑی عجیب تقریب کی اور انکی
امری کے لیے محمد بن سبب کیا اور ایسا مان کیا کہ سبب
و عام انکی تعریف کریں کہ وہ شخص کو خواب دکھا یا اور
انکی تعبیر کی حضرت یوسف کو توفیق دی اور انہوں نے
انکی مراد کو سمجھ لیا اور انہوں نے ساقی سے کہا کہ انکی
اسکا ذکر کرنا آدھائیک نہیں سے یہ کہ جب اہل عصر میں ایسا
خط ہو کہ وہ ہاک ہو جائیں تو انکے بادشاہ کو زمین انکی
نجات کی تدبیر و الذی انہر جت کر کے وادہ اور وہ تدبیر
نہ ان کی حضرت یوسف کے سبب اور حضرت موسیٰ کی
محکم تھی جب تک لوگوں کو انکی طرف حاجت نہ پڑی سر
بادشاہ اور شہر کو حاجت ہوئی انکی اور حضرت یوسف
کو حاجت پڑی انکی طرف تاکہ جو امرد تھا کا امر کیا ہو
وہ نابور میں آجائے اور اس طرح اکثر حادثے ہوئے ہیں
کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی بہت عنایتیں جمع ہوئی ہیں بہت لوگوں
کے حق میں اور ایک زمین سے یہ کہ حضرت یوسف کو توفیق
دی کہ وہ قید خانہ سے نہ آئیں جب تک انکی برائت نہ ہو
اور سب انکو سچا نہ جان لیں پہلے اس سے کہ انہر اللہ کے ہام
خود کریں تا کہ سچا انکا صدق اللہ دنیاسے اور اسکا
نہی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی شان کی ہوا انکے فضل کا اور انکی

اور اس طرح شہر میں کثیر کثیر لوگوں کی حاجت ہوئی

اطلاعات کے لیے یہ کہ اولیٰ الامر کے حوالے کی اس میں سے جو شہر کی کوئی صاحب یا اہل بیت نہ اسکا دور رس ہو یا اسکو ترجمہ یا
س کے حوالے کی اس میں سے جو شہر کی کوئی صاحب یا اہل بیت نہ اسکا دور رس ہو یا اسکو ترجمہ یا

ورفعلة وعبادة ونظافة فبعث نبيا الى قومه
 يامرهم بالعرف وبنهاهم عن النكوي و
 الى الملة الخفية ويسد خلة العقرا والسالكين
 منهم تعلقا طئت الاسباب السماوية علم صبية
 في ماله واهله وجسدا فكان له يوم ثلثا عايات
 من ربه من افاضة خير وطا نيرة ومن نصير
 حالته تلك من اصول ما يشرح افتقار الله
 في صحيفة عمله وشكره باريه عليها فلما سلمه
 انقضاء بلائير فخر الله عليه نعمة وبزوت الرحمة
 التي كانت كامنة وقيل ارض برجلك هذا
 بختسل بارد وشراب اما الرض فعايت بر الله
 بالاسباب الارضية لئلا تصير سد كهملا
 من كل وجه فابع عنا من خاصيتها ازالة
 الكد نام كما ان عزال كبريت لها خاصية في
 ازالة الجرب فاستعمله اغتسلا وشرابا فتنق
 ظاهرا وعلنه واضل مادة منبهة وعاد اليه
 والى امراته شيئا مما فولد لهما بعد دما كان هلك
 ومثله معه وجعل له لسان في اهل زمانه و
 من بعدهم وبادك في امواله كما كان بارك من
 قبل واكثر وكان ذات يوم ينقل فبكر
 الجراد رحمة من ربه فلما وقعت في بيت من تحت
 ذهبا ووقت واحد فخرج البيت فخرج عليها
 علما من اهل الرحمة اذا اتحت من جهة وجب
 التعرض لها بقدر الامكان وكان نذرا وضرب
 امر قوما تعرضية وكان الله نظر اليه نظر رحمة

اور درنگی اور عبادت اور پاکیزگی میں بھی اسد تعالیٰ نے انکو
 نبی کیا انکی قوم کا یہ برایت کرتے تھے اچھے کاموں کی اور
 کرتے تھے بُری باتوں سے اور مت غلبہ کی طرف جگاتھے
 اور فقر اور سائلین کی حاجت روائی کرتے تھے ہر ہوائی جو گئے
 اسباب سماوی انکی حصیت کو انکے مال اہل و عیال اور جسم
 پر حصیت آئی تو اسوقت بھی اسد تعالیٰ کی اپنے غنائت میں
 کہ افاضہ فیہ کا ہوتا تھا اور انکو طینان تھا اور کمال اہل
 برائے سے اسکو فرما ہوا کہ کیا بیان ہوئے صحیحہ
 میں کہ لکھا ہے یہ ہے ہاں منقض ہو گئی اسد تعالیٰ نے اپنے شہین
 ظاہر کرنا اور رحمت کے جو پوشیدہ مخی ظاہر ہو گئی اور اسے کہا
 گیا کہ انھوں نے جلاک ہل افسوس لی اے حوض اب سوزین
 پاؤں مارنا تو اسد تعالیٰ کی غنائت بھی اسباب ارضی میں کہ یومین
 نہ جاویں ہر وجہ و اہل ایک پانی کے چشمہ نے جوش مارا
 کہ انکی خاصیت سے تہا ہدم کو شفا ہو جانا جیسے گندک کہ کے
 چشم کی خاصیت جو جرب کی بیماری کو مٹائی یا اس دانی سے
 نہایت اعلیٰ سے ہوا سب بدن اچھا ہو گیا اسد مادہ مرفوع تھا
 رہا اسد اور انکی بی بی نے سر پہ جو ان ہو گئے اسد انکی
 اولاد پیدا ہوئی کہ غنی ہلاک ہوئی تھی وہ اور اسد جرب
 اہل زمانہ میں اور جو انکے بعد آئیں سب میں سے ہو گئے
 اور اہل میں ہی بہت برکت ہوئی پہلے سے اور ایک نے نہا
 رہے تھے کہ اسد تعالیٰ کی رحمت سے مٹی یا آئین اور انکے کہ میں
 گر پڑیں اور سب مرفوع ہو گئیں اور ان میں سے ایک مٹی کی کہ
 باہر گئی تھی یا اسکو بھی اٹھا لائے کیونکہ جانتے تھے کہ جب تک
 طرح سے رحمت آتی ہے تو بقدر امکان اور طرح سے بھی ہوتا ہے
 چاہے اور انہو نے غنت مٹی کی کپنی بی بی کو سوزن پرانے

وتمسك فاكفة من انباء نذرك على صور
 النذر دون الله فان ضرب ما يتر ضربة من
 الايام الشدايد صو له ما يتر ضلة وكذلك
 ضله تكتب بالمحبوبين من عبادك فيكفهم
 بالهي من الحدود الشرعية دون للضعاية
 منبرنا انما ليس للمتعلق في صله ولله الا
 وبكيري فيهم من الحج والاشلاء وكذلك ضله
 بكل نظام مرض اذا تطلعت الاسباب
 الازادية فاذ يقف بينما بالعدل ويكفهم
 بوجوه من وجه وكان شعيب عليه
 السلام من مناصا في القلب متقاد الرب
 فافند قوله في الارض وظلموا الناس فقم
 واجتمعوا على الرسوم الفاسدة وكان
 للظلم من ويستغيثون فلا يفتون رنوا
 الايمان بالله واليوم الآخر انما فكل من
 حكمة الله ان يوحى لشعيب عليه السلام
 ان يذبحهم ما الله فاعل بهم وخمرهم
 بلعنهم اياهم فكلهم يذبحهم انذاره شيئا انتظر
 ان يكمه اذ احتبس عنهم المودة طوبى له
 احتبس مواد الارض اشتد الحزن جلاءه انما
 عليهم المصونم يورث في تلك الايام فصادت غالا
 وصيرهم فاضل كواضد شعيب عليه
 السلام مؤمننا منقاد الرب كجما
 كان واضحهم اهل في صدره من الحكمة
 والا نذر الحكاية عن انقضاء اللعن في الملأ الاعلى

اور اسالی کی حق کو کفایت کی منت کی ظاہر صورت پر صورت
 حقیقت پر کیونکہ سوط پر بار کے منہ سمٹ لایم پر چٹانیک
 تھے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کی کفایت
 کی جن ظاہری صورت پر نہ حقیقت پر حدود و شریعت میں اپنی
 عنایت کی راہ سے احکام منعقد ہیں جو بلا واسطہ کے سینوں
 میں ہیں اور ان میں ہرچ اور ثمرات کی اور اس طرح کہ ہے
 ہر نعمت میں پند و ہدایت جو موافق ہو گئی ہیں بہا بہا اراد
 اللہ تعالیٰ وہ تو نہیں مگر کرتا ہے عدل سے ایک شے پر کفایت
 کرتا ہے ایک عرصے میں ایک جہ سے تاویل احادیث
 حضرت شعیب علیہ السلام حضرت شعیب
 علیہ السلام یہ مومن صاف قلب اپنے رب کی بہت قرب و نزدیکی
 تھے انکی قوم نے زمین میں فساد کیا اور لوگوں پر ظلم کو انکی
 حق قضایاں کیں اور بڑی بڑی زمین اختیار کیں علوم فساد
 کرتے تھے اور کئی نہ مناتھا ایمان قیامت کو باکل اوجھل
 گئے اور تعالیٰ کی حکمت میں تھا کہ حضرت شعیب علیہ السلام
 کو وحی کرے کہ اوتنے خدا تعالیٰ کیا کیا پہنچا ہوا ہے اور جس
 انکو خبر کرے جب ان لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السلام
 کی کچھ نہ سنی تکت لکھی منظر حق ایک مدت دراز تک میں ہم
 نہ برسا اور زمین سے کچھ پیدا نہوا سخت گرمی پڑی اور
 تعالیٰ کا حکم آیا کہ ہوائے گرم باہر سے اچھے اور ان میں برکت
 دی گئی وہاں ہو گئے اور غلاب آیا ہلک ہو گئے
 پھر پھر حضرت شعیب علیہ السلام مومن مطیع اپنے
 رب کے جیسے تھے اور جو انکے سینے میں اور محب اولم
 اور خوف دلائے سے ہوش مارا تھا وہ معضل
 ہو گیا ہمارا اسے میں لعنت منعقد ہوئیے باعث تھا

تأویل احادیث شعيب عليه السلام

اطلاع اس بات کے حاصل اور ترجمہ کے حرف حق کی اس مرض سے مرضی لائی جو کہ کوئی صاحب بلا اجازت جہدہ اسکا دوسرا ترجمہ
 پیش کرتے ہیں بحرحرہ نہ سب تا فری سسکری ہو اخذہ ہوگا۔

وینا فہ فرعون فترشح الالهام فی صور
حدیث النفس ثم بولت فیہ فغلب علیہا
الحدیث حتی لم تملک لنفسہا ففعلت قراہم
اللہ فی الیم امواجاً حتی القت التابوت الی ال
فرعون قال قطوع فرعون علیہ اللہ فیہ یظنون
انہم عی ان ینفخہم ویخذوہ ولذا والحق
الصریح ان اللہ تعالیٰ اراد ان یرفع موسیٰ علیہ
السلام الحسن تربیعہ ونومہ من خوف
فرعون وکذا لک امر اللہ اذا شاء ارتفاع
مسألة او دولة فرما رسول الرجل فاجبر
امر حسب ما یلین بذہنہ فیما شرع فیفعل
اللہ مرادک وھو لا یشرع ولذ لک قال سولہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید هذا
الادین بالرجل الفاجر ثم اخرجہ فوادام موسیٰ
فارخا و حیث لم تکن منسلک عن حکم
الطبیعة منقادۃ للالهام کما ینبغی فغلب
علیہا العلم الفکری ففعلت انہا
خطاوت التدبیر وان رجح علیہا تفصیر
عن التابوت قبل ان ینجیہ الامواج ولكن
اللہ سبط علیہا قبل ان تغرق لعل اللہ
یفعل ما کنت اتمنئہ وتارۃ تری ان
تبدی سرہا جزئاً ثم قالت لا ختہ قضیہ
فصرت بر عز حجب وھم لا یشرعون ثم اراد
اللہ ان تقر عینہا ولا تحزن وتکون علی الخ
عوض و ترضع من غیر خاف فرعون لیکون

اکوفت کہ جس نے خوف تو اٹکے دل میں الہام کیا حدیث نفس
صور تین اصاو میں برکت دی گئی تو دل میں یہ بات جم
گئی انکی والدہ نے دیا میں والد اللہ تعالیٰ نے دیا کو بیچ
زن کیا کہ مروج سے تابوت کو ال فرعون کے پاس بچا
دیا انہوں نے اس تابوت کو نکال لیا اللہ تعالیٰ نے ان کے
دل میں سخت ڈال دی کہ انہوں نے گمان کیا کہ شاید یہ میں نقد
اور اسکو مٹا بنالین حق پرچ یہ تہا کہ خدا تعالیٰ نے ہا کہ
صفت موسیٰ علیہ السلام پر کوش پا لینا اور فرعون کے خوف سے
امن میں بن اور بیچ ہر امر اسکا جب کسی ملت یا دولت
کی ترقی چاہتا ہی کثرافات ایک آدمی فاجر ایک بات چتا
ہے اپنے ذہن کے ذہنی تو اسے کتاسے اور اللہ تعالیٰ اپنا
الافظا ہر کرد تیا ہے اسطرح کہ اسکو فوجی نہیں اور اسکو
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یؤید
هذا الذین بالرجل الفاجر پس اللہ حضرت موسیٰ کی فارغ
دل ہو میں اور اسوجہ سے کہ طبیعت سے بالکل نڈا نہ تیرن
کہ الہام کی طبع ہوں جیسے چلتے ان پر علم کی غالب ہو
اور ہمیں کہیے تلہیر من فطاری اور تابوت کا حال دریا
کہا تھا اس سے پہلے کہ اسکو میں کہیں یحیٰ بن مکران (اگر
مضبوط کیا کہی کہی تہیں کہ امید ہی کہ اللہ تعالیٰ دسی پر کیا
جیری کی آرزو ہی اور کہی بقرار ہوتی تہیں کہ اسکا حال
معلوم ہوگا پہلے انکے ہن سے کہا کہ تھہر فالت لا ختہ
قضیہ ففعلت بدین حجب وھم لا یشرعون تہا انہ
کہ انکی تلہیں ٹہندی کرے اور تہا بدین بنون اور ذہن
پرورش کرے اور وہی دودہ ہا میں سے خوف
فہر میں کے تاکہ

ترجمہ اردو
حدیث النفس
حدیث النفس
حدیث النفس

ارفق موسیٰ واولو نسبه واقرب لکن همه
بالملۃ الخفیة وعنا یدہا لتعلم ان الحدیث
الذی ہذا فی صدرہا الحام من رہا فتنقلوہ
وتشکر اللہ لیكون النفع لها فی کل ما فاجابہ اللہ
تقریباً ثم علیہ المراضع فلم یکن یمس ثدیاً
لیست بشم کل لبن حتی انعیام امرہ ثم ہدوا
الیہا فاستطاب ثدیہا فعدیث مرضہ ثم لہ
یزل ید ید فی عقلہ وصلہ وینشر علیہ فطرہ
حتی اذا بلغ اشد اتاہ حکما وعلما فخمہ تاویل
النوامیس وقطی للانعیان من اللہ الاعلیٰ ثم
اراد اللہ ان یجلس موسیٰ من حضائہ فرعون
وخیلہ عنہ لیكون اتم علمہ ورشدہ فان مو
کان من الذین یتم انشراح فطرہم بصحبۃ
للمؤمنین ویمنعہ من علم الاذتفاق بموافق الغوا
وہبہم فاجابہ اللہ تقریباً الا یصاحم عصمہ
بان دخل فی اللان یقتتلان یرید الاصلاح
فاجہز الی تادیب الظالم فبادرت یدہ الی
القتل فاستخفر بہ بلسانہ الذی یعرفہ
یومئذ قتاب اللہ علیہ وکشف اللہ العین
الذی کان علی قلب موسیٰ علیہ السلام حین
فلن انہ اذنب والا فمیں خادم امر اللہ مطیع فی
قتلہ ولكن اقضی لسان وقتہ وحالہ ان لا
یتفطن لہذا السر ویلبس علی الحق کلمۃ اللہ
الذی قتلہ من الشریۃ فاجہز خایفہ ثم
اجری اللہ علی لسان من یغفر موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بیت اپنی طرح رکھیں اور انکی نسب
مضبوط ہو اور بت غنیہ درست اور محبت سے رکھیں اور بیان
لین کہ جو انکو الہام ہوا تھا درست تھا کہ اصل کی فرما بیاری
اور شکر کریں کہ اس کے حق میں بہتر ہوا انکے کمال کو تو
اللہ تعالیٰ نے ابن یاقون کی تقریب کی وہ یہ کہ حضرت موسیٰ
نے کہ یکا دوہ نہ پیا کسی دودھ پلانہ الی کی پہانی کو نہ نہ
لگایا یہ ان کہ کہ وہ عاجز ہو گئے بہر جب بنائی گئیں حضرت
موسیٰ کی والدہ تو دودھ دیا اور یہ مقرر ہو گئیں دودھ پلانیا
پہر حضرت موسیٰ کے عقل و علم بڑھتے گئے اور ان پر فطرت
کھلی گئی جو بالغ ہو گئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور سمجھ گئے
احکام الہی کے تاویل اور چنے گئے ملا علی کے رنگ میں پہر اللہ
نے ہا کہ فرعون کی تربیت سے بانی بنے اور اس کا کناہ کرنا
تاکہ ان کے علم و تدبیر میں کمال ہو دیکھو کہ حضرت موسیٰ ان کو ان
میں سے تہہ بہر مومن کی محبت میں فطرت کھلے اور ان کو
رکے ان یاقون سے جو فرعون کی رفاقت میں محال ہوئے
تو اللہ تعالیٰ نے ایسی تقریب کی کہ انکی عصمت کو نہ نہ پہنچے
اس طرح کہ وہ شخص لڑ رہے تھے ان کو گدڑ سے کہ ان کو چوڑا دیوین
جو ظالم تھا اور کو تاویب کریں انکے ہاتھ سے وہ قتل ہو گیا
اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی اس بولی میں جس مانعین تھی اللہ
نے توبہ قبول کی اور حضرت موسیٰ کے قلب پر چہرہ ہوا
وہ اٹھا دیا جو وقت انہوں نے گمان کیا تھا کہ ان کے گناہ کیا
دندہ وہ تو اللہ کے لڑکے کا دم تھے اور ان کے قتل میں
تو کیا بوسقت اور اس حال کا یہی قصہ تھا کہ اس کو نہ پہنچ
اور حکم شیخ کو پہنچ تو وہ گئے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے اسکی زبان میں
مدخل تھی کہ لو اویا کہ میں کہہ ملاک ڈر نہیں یہ اللہ کی طرف سے

اطلاع اس کے پہلے پہل از بچہ کہ عرفہ کی طرف سے چھوڑی گئی کہ کوئی صاحب باعزت نہ اس کا دور سر نہ سمجھا اسکو ترجمہ ہا بھی کر کے طبع کریں
اور نہ موقوفہ ہو گا

ومن عليه ما فيه خوف هلاكه كيداً من الله
 ليكن تقريباً لخروج موسى عليه السلام و
 من نعمه فرعون وذو البأس من قول موسى
 عليه السلام انك لغوى مبين انه يريد للبش
 به فتقوة بالمعبر وشام في المدينة و غضب
 فرعون ثم اجري على لسان محب ما يهيج الى
 الخروج ثم لما توجه لتقاء مدين بلال زاده
 رحالة ولا دليل و فوض امره الى الله و توكل
 عليه تعالى الله حفظه و هدايته و لما وصل الى
 مدين اهاجه الله تقريباً ليكنه في ارض مصر
 فالق في قلب هذا ان يتبر بسبق غنم شبيب
 عليه السلام و القى في قلب شبيب عليه السلام
 و انبته الرغبة فيه لانه قوي امين ففقدى
 بهذا و ذلك امر شام ثم هدى موسى عليه
 السلام ان يختار من العصى عصى قارئة الانبياء
 عليهم السلام و في البركة ثم خرج موسى عليه
 السلام الى مصر حياً لقومه في ظاهر الامر و يقضى
 الله امر الواسلة في الحقيقة و لما بلغ و ادى حلي
 وهو و ادى مباركة اجتمع فيه روحانيات ملائكة
 اهاجه تقريباً فاحتمل الى النار و الخبر و اخذ امر الله
 الطلق و جاءه البر و وصل الطريق فلما وصل الى سد
 في ذلك الوادي تدلى الله تبارك و تعالى الى
 موسى عليه السلام تدلياً عجيباً لم ين ثمر مثله
 عن غيره و هو ان الملا الا على العقدر فيم
 دعية محاسبة من موسى عليه السلام شفاها لانه

تدبر حتى كثر سبيل كد و ان كان على فرعون في وقت
 اميدته كلبين اذ يد بات سبج جاتی و حضرت موسی علیہ السلام
 کے اس قول سے کہ انک لغوی مبین کہ فرعون کو افادہ
 کیا جا رہا ہے اس خبر کا افادہ ہو گیا اور شہر میں ہیل گئی
 بات اور فرعون غصہ ہوا پھر احد تعالیٰ نے ایک جگر کی زبان سے
 کہلا دیا کہ وہ ان سے چلے جائیں پھر جب مین کہے تو شرا
 بے سہاری او بے رہنما و اندہ ہوئے اور احد تعالیٰ کو اپنا
 امر سونپا اور اس پر توکل کی اسد تعالیٰ نے انکی حفاظت کی
 اور رہنمائی کی اور جب مین کے پانی پر پہنچے تو احد تعالیٰ
 نے اس امر کی تقریب کی کہ مصر کی زمین کے ممکن ہونے
 دل میں ڈالا کہ حضرت شیب علیہ السلام کی بکریوں کو پانی
 پلائیں اور حضرت شیب علیہ السلام اور ان کے پیشے کے دل
 میں رغبت دی ان کی اسنے کہ وہ قوی امین تھو انہوں نے
 بکریوں پر مقرر کیا اور انہوں نے سبج جاتی اور حضرت
 علیہ السلام نے کہا کہ ایک نسا لیلوا و نبوس نے وہ عصا
 لیلوا جو انبیا کے قوت میں تھا اور موسیٰ بکرت تھی پر نیک
 حضرت موسیٰ نے مصر کی طرف اپنی قوم کی محبت کے سبب غلام بن
 اور حقیقت میں اسنے کہ امر رسالت کو ادا کرین اور زادی کو
 میں پہنچے اور وہ بیابان مبارک ہی اوسیر و حیاتیات ملائکہ
 میں تو تقریباً جوش ملا اگلی حاجت ہوئی اور مگر کی طرف
 کو در و زہ ہوتی اور سبج جاتی اور رست ہول کو جب پہنچے
 ایک بیری کے درخت کے پاس جو اس وادی میں تامل کی
 تبارک و تعالیٰ حضرت کو مکہ کی طرف ایک عجیب تدلی جو کسی کو
 طرف ایسی نہ تھی تھی اور وہ یہ کہ ملا اعلیٰ میں معتقد ہوا ایک
 واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مخاطب ہو کر و

موسیٰ

الحام اس میں ہے کہ اور تیری اس سفر سے جس جگہ کہ گئی صاحب جا اجات چند اسکا دور سارا تمہارا ہو سکتا ہے ہاشمی کے کتب خانہ میں ہے
 مواخذہ ہو گا۔

مرجل صلب الطبیقة شجاعها فصورته انا
فی تلك البقعة تصبى خشنا فاخض الله صورته
النار من قبل العناصر والطبایع بل من عض
عالم للنار فكلمه شفاها فی تلك النار علی لسان
الملاء الاعلى فخاف هو من علیه السلام فأنسه
الله وامر ان یذهب الی فرعون ویدعوه الی
الایمان واداره معجز العصب والمید البیضا و
تحقیق الامر فیما ان عالم للنار كما یظهر
بعیث لیكون موجودا مستقلا لا یرتبط بغيره
طبیعی كالنار فكذلك قد یظهر فی جسم
طبیعی فیحصل له حكم المثال وفضل علیه
الحكون للمثالی فصار عیانا ناسوتیا مثالیا
وصاربت شعبتا هاجبتی الشیمان وكذا الیلد
كانت فیها لمعة فصارت بعینها كنار و كان
الصخر فی زمانه النصف فی مشاعر الناس حتی
یقینوا اوصافا واعراضا فی الاجسام الطبیعیة
مما لیس فیها فظنوا الحق فی مثل تلك الصبیقة
وكان الصخر باطلا لا نرخیل مالدیس له اصل
وهذا الحق كان له اهلا واین الحق سمحانه
لدریومین جمیع ما جرى له من الغنا بكتعین
ادعی الی اومه وحقن الفی علیه من رهم
جر الی هذه الحالة وعلیه اصول علم التعبد
و علم الخاصمة مع فرعون وصال هو می علیه
السلام اشیاء كالحلال العقد من لسانه
وحبل اخیه و ذیراله فاعلموا جمیع ما سال

ہیے باتوں کرنی چاہئیں کیونکہ وہ طبیعت کے مضبوط اور شجاع
تھے تو ان کے قصور میں آگ کی اُس آوازی میں ایسا تصور کیا
طرفہ ایک دلش ہوئی پہاڑا فضا کے اندر لعل کی ایک لگ کی ہوتی
کہ وہ عناصر و صبر سے نہ تھی اور طبایع سے بلکہ فقط عالم مثال سے
اُسے کلام کیا سائے اُس لگ کا اعلیٰ کی باتوں کو حضرت موسیٰ
علیہ السلام دیکھے پھر دیکھ کر دیکھ کر اُس کی آواز لعل نے اور فرمایا
کہ فرعون کی پاس جاؤ اور اُس کو گواہ کیا اُسے اور اس کو سمجھا کہ
معجزہ اور یہ بیضا کا دکھایا اور ان کو دیکھ کر تحقیق یہ ہو کہ عالم مثال
جو طبعی ظاہر ہوتا ہی جیسا موجود مستقل ہی اور جو طبیعت سے
کچھ بد نہیں کہتا مانند آگ کے کوا و سیلو کی بجائے ہرگز نہیں جسم
طبیعی میں کوا و سیلو کی مثال ہو جاتا ہی اور اُس کی کون مثال
غالب ہو جاتا ہی تو عصا ناسوتی مثال ہو گیا اور اُس کی دو شاخیں
آتش ہوئی دائرہ سیان ہو گئیں اور اسے پھوڑا تہ میں چمک تھی؟
بعینہ نور ہو گیا اور اُس نے اندر میں جادو جو جس جس میں
نصف کرتا تھا لوگوں کے کہ ان کو کوئی اوصاف اور طرہ
ایسا دکھائے دے جو جسم میں نہیں ہے تو ظاہر ہو
حق اسی صورت میں اور جادو تھا باطل کہ وہ ایک ایسا
خیل ہے جس کی کچھ اصل نہیں اور یہ حق کہ اوس کی
اصل ہے اور روشن کین حق سبحانہ نے حضرت موسیٰ
کے واسطے اُس رخ جو کچھ گذرا بہت غایتیں جیسے
آگنی والدہ کو دھکی کی اور جو ان پر محبت ہوئی وغیرہ اس وقت
سب کے اور دکھائی اور کچھ قاصدے عبادت کے اور
علم کے فرعون سے دیلیں کر نیکی اور حضرت موسیٰ علیہ
السلام نے اندر تعالیٰ سے سوال کے بہت چیزیں جیسے
دیکھیں صاف ہو نیکی اور بہائی کے ذریعہ تعالیٰ نے نیکی

اطلاع اس کتاب کے مولف اور ترجمہ کے مولف کی اس طرح سے رجوع کرانی جو کوئی صاحب بیہ ادب و عزت نہ اسکا دھڑا ترجمہ یا اسکو
منہج یا پیش کیے بغیر ترجمہ و تفسیر قانون سرکاری ملاحظہ ہوگا۔

مذہب کیا ہے اور ان میں سے سوال کیا

۱۷
تائید

فلما طلق موسى عليه السلام بنحاهم فرعون
كانت لله عنايات في حقه لئلا يرحموا
مريضاً وأيات من قبل ابن الله فرعون وقوله
فمنها ان فرعون ساء له عن ربه فاجاب الا
بأظهر آياته لان معرفة الذات لا يمكن الا
لقوم وقليل ما هم والناس امية شاملة
للمناس وطلب آية فانقلب الصخر ثبانا واخرج
يداً بيضاء من غير سوء فاجاب الصخرة وظهر
امر الحق ومنها ان فرعون عزم على قتل موسى
عليه السلام ففقد الله من آل فرعون نكاح
ويزك كرم خلتهم عن غريبتهم وشككهم
في امرهم ثم لقي في قلوبهم رجاء امر موسى
عليه السلام وطلب معارضة من الصخرة فظن
ان في ذلك علو كلمتهم والحق ان تقرب الى علو
كلمة موسى عليه السلام وظهور مجزئه وثبت
ان الله هدى الصخرة الى الحق ليكون اصرح
بجده حيث اطاع لمن قصدى لمعادضة
ومنها ان الله ابتلاههم بتبعية آيات مفصلات
كلما دعى موسى عليه السلام ان يرضها الله
رضها وكما دعى ان يزلها انزلها ومنها انه
امر موسى عليه السلام ان يخرج الليم فاجتهد
فرعون بجنوده فلما وصلوا الى اليم سلط الله
عليه دجاً قوية شقت بعضه وايدست بعضه
ونصرفت في بعضه كصرفها في اجزاء الاوص
حين تغير اعضاءها فبقي بنو اسرائيل اهلك

جب حضرت موسی علیہ السلام نے فرعون سے مخالفت کیا تو اللہ
کی پائے ہوئی حمایتیں آپ کے لیے کہ یہ جو بے رحم و بے رحم
پڑے ہی سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے قدم پر پڑنے کی ان
ضابطہ میں سے ایک یہ کہ فرعون نے سوال کیا کہ تمہارا رب
کون ہے تو ان کو ظاہر نشانہ میں جواب دیا اس کے کہ ذات کی
معرفت بخود ممکن ہو وہ تمہارے لوگ ہیں اور حکام الہی عالم
ہیں جس کے واسطے اللہ تعالیٰ کو طلب کیا تو تمہارا خدا بنا گیا اور تمہارا
تو یہ نہیں تھا تو جاؤ اگر عاجز ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کا امر ظاہر ہوا
اور ایک زمین سے یہ کہ فرعون نے قتل کا ارادہ کیا تو رو کا زمین
آل فرعون نے اور ان کو نصیحت کی مگر یہاں یہ کہہ اپنے ارادے
باز رہے اور ان کو شک میں ڈال دیا یہاں ان کے حل میں
ڈالا کہ جاؤ اگر روں سے مقابلہ کریں اور جیسے تمہے کہا تو
آگ میں گئے اور حقیقت میں وہ تقریب ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کا بول بالا ہو اور ان کا مجسمہ ظاہر ہو اور ایک اون میں
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جاؤ اگر روں کو ہلاکت دی کہ
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اطاعت کو یہ مقابلہ میں کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حجت صریح ہو جائے اور ایک
ان میں یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مبتلا کیا تو نشانہ میں سے
جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اللہ تعالیٰ دو بار
دور کر دیتا تھا اور جب کہتے تھے نازل کر نازل کرتا تھا اور
ایک نین سے یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہو کہ
کی طرف جاؤ فرعون نے اسے شک کی چھ کیا جب دیکھا کہ
اللہ تعالیٰ نے ایک قوی ہوا کو سلطہ کرنے دیا تو ان کو
اور جس میں سے شک کیا اور اسے ایسا نصیب کیا جسے
خبر میں جو وقت وہ غمناک بنی اسرائیل کو نجات دی اور

اطلاع اس کتاب کے اصل اور ترجمہ کے معنی کی بعض سے دریافت کی کہ کوئی صاحب فیض حضرت علامہ اسکا دوسرا ترجمہ کیا
اور ان کو حکم ہوا کہ اسے اپنے حلقہ میں سے ایک صاحب علم سے لکھ کر اس کا ترجمہ کیا جائے۔

فرعون و جنودہ فلما اتى جوا تلقاهم بيت المقدس
 مروا على قوم يعكفون على صنمهم فقال يسفهاثم
 ممن لمتد خل بشاشة الايمان في قلبه
 اجعل لنا انما كمالهم الهة وذلك لان جليلهم
 كانت فائدة الالتفات الى الجبين وقت ظنا
 فرعهم موسى عليه السلام بقواعد المواظ
 طالبوا لشعب العبروت يلتفتون اليها في صفته
 فخرهم موسى عليه السلام الحق وقضه مقالتهم
 فار تدعوا بالقدس وسكنتا على مثل في ابرهم
 فحفظن السامري منهم ذلك ففعل بهم ما
 فعل ثم ان الله وعلم موسى عليه السلام ان
 بناجيه في البقرة المباركة يعطيه الالواح
 والاحكام امخصوص البقرة فالاجتماع وروحانيا
 للملائكة هنالك واندرست الاخبار للمبينة
 لوجه الاجتماع واما ما يرجع الى موسى عليه
 السلام فانه اعتكف هنالك وهجرت لذكر
 الله وتشبه بالملكوت ولما رأى للوضع
 الذي يحتل الله فيه القاد ثلث الحالة واهتم
 فأعطى الله موسى عليه السلام الالواح في
 نصف تمأ هدى ورحمة يعنى المواظ و
 ايا ما لله وصفاته و باهر افعاله وكان
 جى هرا الالواح من زمرد العجزة اى من جى
 شجيرة الزمرد اوجد الله بقول كن من
 غير سبب عنصري واهل السامري بنى اسرائيل
 بعد موسى عليه السلام بان الحق قبضة

اور فرعون و جنودہ کے لشکر کو بلاک کیا پر جب بیت المقدس کو
 چلے تو ایک ایسی قوم پر گزری کہ وہ بت پرستی کرتی تھی تو نبی
 اسوئل کے بعض عقوبت کے دل میں بشارت یہاں کن نہ
 نہ داخل ہوئی تھی کہا کہ ہمارا سب سے ایک خدا بنا دیکھتے ہو
 کے خدا میں اور میرے تھے تھاکر انکی عبادت کو جبروت کی طرف التفات
 نہ تھا پر جب حضرت موسیٰ نے ان کو نصیر تو کہ عصاوں سے
 مارا تو انہوں نے ایک ایسا قالب جبروت کا طلب کیا جس کے
 ضمن میں جبروت کی طرف التفات کریں پر معلوم کرایا انکو
 حضرت موسیٰ نے حق اور انکی انگشور کی نفیستکی قزوہ باز رہا
 زبردستی سے اور خاموش پنحوکالت شک میں اور سامری بن گیا
 اور میں پر سامری جو کیا سو کیا پہلے تھے حضرت موسیٰ سے وہ
 کیا کہ وہ شاہات کریں اس جاتو ہمارک میں ہر انگور بت اور
 احکام میں خصوصیت ہمارک کی اسو سطر ہوئی اور ان پرمانیا
 ملا کہ میں ہر اس کے تھانے انما بیت نہ پدید ہوگی جو لیکن جبر
 موسیٰ علیہ السلام سے جو کہ میں تو انہوں نے واپس انکاف کیا اور
 تنہا کہو کہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور ملکوت سے مشابہت پہلے کی اور
 اوکے کو دیکھا ہوا ان صد تعلق نے بجلی کی اور حالت کے مطلع ہوئے
 اور خورشید کو اور تعالیٰ نے انکو اور میں جی جن میں ہایت
 اور رحمت حق یعنی نصیرت میں اور ستین اور اس کی صنعتیں
 اور اوس کے افعال ظاہر اور اوس کو بجا جو جنت کے زمر و کا تھا
 یعنی ایسے جو حور سے تھا کہ نزد سے مشابہ ہو کہ انکی
 نے اوس کو کن کہہ کر ایجاد کیا تھا کسی غصہ کے سبب
 سے نہ کیا تھا اور یہاں سامری نے بنی اسرائیل کو گمراہ
 کر دیا بعد جانے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس
 سحر و طور سے کہ ایک مٹی بنی ناکمال

اطلع اس کے اصل امر یہ کہ زعفران کی اسف سے برتری کرتی ہے کہ کو صاحب جلالہ انت مذہ اسلام و سرتہ رجا اسکوت ترجمہ بھی کی گئی ہے
 زمر و اخذہ ہوگا

من انزل الروح القی من خاصیتہا ان لا تمزع علی
شیء الا عادت الیہ حیوة مناسبتہ لہ فی
صکوة العجل وذلک فی العقیقہ رحۃ بصلی نبی
اسرائیل وتوفیر علی معہ انہم ما استعدادہ
وذلک لان قومہم کانوا دجالین بالطبع
التقاد والتعبد غیر اللہ وکان ظہر علیہم
فلتات کفرہم وقتاً فوقتاً فاراد اللہ ان یتقوا
نبی اسرائیل منہم ولا نفہم کانوا حیث ان اقبل
فی الدنیا لم یصلوا الی حقیقۃ الاہمان قط
لنہم ظہر علیہم الارضیۃ عن ذلک فکان فیر
ہم ان یقتلوا علی حالۃ الالقیاد لتترقی
فوقہم فی البرزخ فذی موسی علیہ السلام
السامری وکشف الاشکال ودعی علیہ ومن
عنایۃ اللہ تعالیٰ جوسی علیہ السلام ان تو
طعنوا بالاذرۃ لانه کان یستتر عند الفضل
استقیاء فظنہ من باب ستر العیب فبار
اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیب الایجاب
ان یطعن فیہ وذلک انہ مر علی ماء فاراد
ان یقتل فوضع ثوبہ علی حجر فتدھکہ
الحجر فی الارض حق رآہ قوم من بنی اسرائیل
عربا نا وشہدوا ببراءتہ عن الادرۃ و
لما رای موسی علیہ السلام ان العنایۃ توجہ
الیہ اثم توجہ وانہ قد حصل الرقبۃ فہو بالار
الاحلی سال اللہ ان یریدہ جہدہ ای یری ونبأ
خذ النفس الکلیۃ وطایفہم الفصل الخامس تمیز

روح کی جس کی خاصیت یہ تھی کہ جس شے پر گزرتے ہو سکو اس
کی مناسبت کی بات چلے جیسے کی موت میں ہی حقیقت
میں ہی کہ اسرائیل کے نیکہ خون کے حق میں رحمت تھی اور
ان کے احمقوں کے واسطے تو حق تھی جس کے مستعد تھیں
واسطے کہ انہیں اپنے ہی لوگ تھے جن کی طبیعتیں جلال کی
تھیں نہ طبع چوے غیر اللہ کی عبادت کے اور انہم کفر کے
وہم گزرتے و متافوتاً و استعداد نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو
پاک کر دے اوستے کیونکہ وہ ایسے تھے کہ اگر دنیا میں رہتے
ہی تو ایمان کی حقیقت کو کبھی نہ سمجھتے کہ انکی طبیعتیں ضعیف
انہم روئین اوکے حق میں ہی ہوتے تھے کہ حالت احمات
میں قتل ہوتے کہ عالم برزخ میں ان کی تھی ہو تو حضرت سوا
علیہ السلام نے سامری کو پکڑا یا اور اس سے دریافت
کیا اور اس کو بد دعا دی اور اللہ تعالیٰ کی حضرت سوا
علیہ السلام پر عنایت تھی سے ایک ہی جو کہ ان کو ایک
قوم اورہ کی بیماری کا عندہ دیتی تھی اس لئے کہ وہ
اپنا بدن پہناتے غسل کے وقت حمل کے سبب دھو لوگ
جاتے تھے کہ بیماری کے سبب چہلنے میں تواضع تھا
نے اور ان کو اس سے ہی بری کیا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک بڑی آبرو والے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں چاہا تھا کہ
انہوں نے وہی اور یہ اسطورہ کہ وہ ان کی ہمت کے اللہ کا فضل کرتے
کھڑے آنا کر تہرہ پر کی تھیں کہ کھڑے ہو کر اللہ کا انعام نہ کر کے
دیکھ لیا اللہ انکی اس پر تھی بڑی گواہی دی اور جب حضرت سوا
نے اپنی حال پر کیا عنایت مزید کی اور بھی کہ تو ایسا لڑا لڑکے
تشیق حال ہو گیا اللہ سوال کیا کہ وہ ظاہر دکھائی دیئے انہیں
اسکے کہ دیکھنے نفس کے غصہ فاس میں کہ پھر لڑو قصور کرے انہیں کہ

۷۱
آوردہ چاندیہ
فوقہم فی البرزخ

اطلاع اس کے پہلے اور بعد کے کہ عرفی کے ان سے سے بڑی ہی کہ کوئی صاحب بلا اجازت قبہ اسلام اور مرکز مسجد یا اسکول منشی یا مدرسہ کے لیے نہیں
جہدہ اور غصہ چاہا

جسمہ را بنیایا کی مبلغ معرفتہ موسیٰ علیہ السلام
 السلام بدیدہ فیکون مرحلہ تعریف الحق نفسہ
 لی موسیٰ علیہ السلام وجسمہ من عالم اللہ
 الاعلیٰ ویکون الاختلاط باہن الروح والجسم
 ان یصدق نسبۃ حالۃ کل واحد منهما الی
 الآخر کالجسم الاخریٰ ہذا یعنی قولہ ارے
 انظر الیک وما مہذ ہذا من موسیٰ علیہ السلام
 الا معرفتہ بتصرفات النفس الادلیٰ اذا اعتنت
 مجدایۃ احد من المحبوبین کما کان لہ عند شوق
 من النار وکن کان موسیٰ علیہ السلام فی بدۃ
 الامر اعطی التوجہ الی الحق ولم یعط التصرف فی
 الخلق بالحق فقبل لہ الحق یومئذ بنار متحد مزاج
 ولم یفرق و یوحی الیہم یخلع بنار وحرۃ لایسا
 شیء الا تلف لاند صیۃ موسیٰ علیہ السلام فی
 حرۃ الحق ففرہ موسیٰ علیہ السلام ان اللہ لا
 یخلع شیء الا بصیۃ ترفی حرۃ الحق فیکون ہو
 محسب استعداۃ من جبال صیۃ فی الحق و
 حاشا منصب الرسالۃ ان یجعل مثل ہذا لا یفر
 ولم یعرف انہ الیہم بجلالہ یخلع اللہ بصیۃ ترف
 تلف جسلاً وان بقاءۃ افراد رحلۃ بالناس
 فرجہ اللہ و یخلع لہ علی جبل فاندق الجبل اخر
 موسیٰ صفا فلما افاق انکشف علیہ اللدیمۃ
 وثاب الی اللہ ان یسأل بلسانہ ما لا یدلیم
 استعداۃ و طلب قوم موسیٰ علیہ السلام
 ما طلب موسیٰ سلام اللہ علیہ لانکما مہاکلہ

جسمہ را بنیایا کی مبلغ معرفتہ موسیٰ علیہ السلام
 کی معرفت کا جوابی رب کے رکھتے ہیں کہ ہو کر روح اس کی معرفت
 حق نفس کا طرف موسیٰ علیہ السلام کی اور جسم کا مدار اسے
 کے عالم سے اور روح جسم میں اختلاط ہوگا کہ صادق اسے
 نور و لون کی حالت کے سر پہچانے جہم آخرت کی تو یہ
 میں اور فی انظر الیک اور یہ بات حضرت موسیٰ علیہ
 السلام سے اس واسطے صادر ہوئی کہ انھوں نے معرفت حق
 نفس اولیٰ کے تصرفات کی وجہ ارادہ کر کے برائیت کا
 کسی کے مجبور میں سے جیسا کہ انھوں نے اس کے حق
 کے وقت تھا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ابتداء سے
 حق کی توجہ دی گئی تھی اور نہ عطا ہوا تھا خلقت میں تصرف
 بالحق تو جب علی کی اس طرف حق نے الگ سے اس کی خارج کی
 تیزی کے سبب اور انھوں نے جلایا اس کے اور اگر کچھ تجلی
 کرتا تھا آگ جلانیوالی کے تو آتے جہنم جہنم کف ہوتا
 اس واسطے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صورت حق کے آئینہ میں
 تو پہچان لیا اور پہچانے کہ اللہ نہیں تجلی کرتا کسی کو اس طرح
 اس طرح کی صورت میں حق کا آئینہ میں تو وہی تصویر جو جب اپنی
 استعداد کو حق کے آئینہ میں اور حاشا کہ منصب رسالت کو اس
 معرفت سے پہلے ہوا مدہ جائزہ کہ آج ایسی حالت میں کہ اگر
 انھیں کسی اور کی صورت میں مختلف جہان کا جسم کا اور انھیں
 باقی زندہ کہ جس سے مراد ہو گو بہر صورت کرنی تو ائمہ نے ہم کیا
 اور علی کی اس طرح ہوا پر تو ہمارے کچھ سمجھا اور حضرت موسیٰ
 یہ بوش کچھ کہیں جو بوش کیا اور قیصر معلوم ہوا اللہ سے
 کی کہ وہ ہی اللہ تعالیٰ کو سوال کریں جس کی تہذیب اور کتب و کتب
 میں تو قیصر نے بھی علی کی طلب کیا جو انھوں نے کیا اس سے کیا کہ

اطلاع اس کتاب کے لئے ہمارے ہر جگہ کے اس شخص سے پیش کرنا کی ضرورت ہے کہ صاحب بلا اجازت بندہ اسکا دور رس ترجمہ یا اسکا ترجمہ یا اسکا
 نسخہ کر کے طبع کرے۔ نہ صرف ناظرین کے لئے بلکہ ہر کار میں واحد، صرفاً

فنهله فجعل عبدا من عباده جارية من
 جوارح الحق في إقام الفعل المراد والموافق لما
 على الاحتكام التكاليف ومظان الحكم والتقريرات
 امرها على الصالح الجبرية والفضاء فكل وقت
 بما يناسبه وهي من ذوق العلوم ولا يعلمها الا من
 يصبر من اجل الحق فعلم من تلك الواقعة
 بعينه ما كان نصيبه عليه السلام ذهل عن هذا
 العلم مراد من طلب الحقيقة وحيز استغفر
 من قتل القبط وحيز عجم ادم عليه السلام
 وان كان من اعلم الناس بالنواحيير فكان من
 حكمة الله ان يريه مثل ما وقع له فان ترجعنا
 من السفينة هذا من ان يقصبه الملك الجبار
 وحفظ الله السفينة من الفرق بان جعل الموانع
 من السفينة اشتد سيرا فلم يفرق سطح الماء
 وقتل نفسا بغير نفس كما طبعت كافر ولو عاشت
 نظرت عليها احكام الجبله لاهوا في طغيانها
 كغير ما يريها الله خيرا واقام الجبار رخصا المال
 الا اودعه الجبار الصالح المحب من الواجب
 في ايام من عليه السلام ان الله اراد رحمة
 بالفلان الجبار باء لان اياه اودعه من الله فكل
 الله اودعه حقا فانجى الله ادا ان يترك
 نعمته واداد جزاء الله قتل قربه بان يهزمه
 الميراث ويضيقه ويقتله بالقتصاص واراد رحمة
 بنى اسرائيل ليعلموا ان الله ووعده بالبهت
 حق وان من عليه السلام وان امرعا يكون

ملوک کے فوجی کمانڈر جو دین سے ایک سبکدوش ہو کر ان کے ساتھ رہا
 تھا واسطے پورکار کیے اس حکام محل کے چکر اوارہ کیا تھا
 اور کوششیں کرتا تھا کہ ملکہ پر اور موقعوں پر حکم کی ہوتی جا
 اور تقریبات معشوقین پر یہ ہوتی ہی اور قضاہ وقت جو
 ان کے مناسب ہو اور یہ باتیں سب ملحوظ تھے دقیق ہیں اور
 ان کو وہ بھی جانتا جو اللہ کے اعضا جو کچھ تو اس اللہ کا
 اسرار معینہ تھا اور حضرت موسیٰ اس کے خالق جو کوئی بار
 حقیقت کہ وہیت قلب کی اور جب قلب کی عقل سے تو یہ
 اور جب حضرت آدم علیہ السلام جنت کی اگرچہ حکام حضرت
 سے بہت خوب انصاف اللہ کی حکمت نے چاہا کہ ان کو یہ
 بھی دکھائی دے واسطے واقع ہوا تو حضرت نے کشتی کا تختہ
 ٹوڑ ڈالا کہ عالم باد و چین نے اور اللہ نے کشتی کی بچہ جاتے
 کی تقدیر میں اس طور کہ جب کشتی چلتی رہتی تھی اس کی حالت
 بگڑتی تو وہانی کے سطح پر چھتی رہتی اور ہر ایک کے کوسل ڈھانچا
 بے قصاص اس کے اس کی حیثیت میں کفر تھا ورنہ زندہ رہتا
 تو اس حکام جنت کے خلیفہ جو غفری کریمان واپس کی۔
 اپنی سرکشی اور کفر کے سبب اللہ نے ان کو اجابہ بلا لایا اور وہاں
 اوصالی مدعی خلافت اس کی جگہ کو اپنے ہیکل میں جو جنت
 رکھتا اور جو موقوفین جو حضرت موسیٰ کرمان میں جو یہ کہ
 اللہ نے ایک ایک پر جو ان کی بہت فرمانداری کرنا تھا کہ
 کہنی چاہی اس لئے کہ اس کے پہلے کہ سوئے رہتا اس کو اللہ
 نے اس کی روکھن میں خلافت کی جگہ تاکہ بالغ ہوا اور وہ کیا کہ
 اپنی قیمت پوری کری اور اللہ کیا کہ اس کو خدا اور اپنے مقدر میں
 کیا کھانا لایا کہ اور کوشش نہ پڑھا اور اس کی سزا دہرہ قصاص
 میں رہا تھا کہ اور بنی اسرائیل رحمت یہ کہ کہ وہ جان میں کلام کا

امداد و سکادہ کہ مارکر پھڑپھڑایا اور حضرت موسیٰ نے جو اس کو کہتے ضرور جانا کا پتہ لگایا۔

اطلاقاً، چنانکه احد از بزرگان و افراد حق کیاست و فطرت و کرامت و کرمی که صاحب امانت نبوده اسکا در مراجع و بهایا کو مشرق
و اقصایا که در کلیه مشرق و مغرب و جنوب و شمال سکونت دارند و اسکا را مراجع و دیوانه -

أوليه ما عصى الحكم التوقيه فقبض عليهم جالوت
 فقتلهم وسبى وسلب التابوت التي فيه بركات
 الامم وموهارون فخذلوا وقابلوا ورجعوا اليهم
 شموس عليه السلام وطلبوا ملكا لانهم علموا
 ان ملكا لا يعادهم جميع شيئا لا يمكن الا بالملك
 الراي فقبل رجل اقامة مصالحة للملك فبعث
 حكمة الله ان يدفع الكافرين عما شئوا ولكن دفعوا
 اليهم المؤمنين ان يجاهدوا ويثبتهم ويجمعهم
 بسلمهم على من عاداهم اقرب تقريبا ووقته
 بالمصالح الطبيعية فكان في تلك الواقعة غنايتا
 من الله منها انما قام طالوت ملكا خلصا فيه
 يا نبي ليس له سابقة في الملك ولا في السعة فقتل
 النفس مشر على عليه السلام شيعتهم بانه يحب الاجل
 الا ان الله فيما يرد في خلقه فلم يفعهم فاعلموا الله
 اية يطمنون بها وهي ان ياتهم التابوت فيه
 بركات الومى ال هارون محله للملائكة و
 ذلك انهم ابتلوا بالماء ثاب من القصد والشايرة
 فيما ياب منهم فاهتمت للملائكة انما ابتلوا لاجل التابوت
 فلم يزلوا يخونهم عنهم قوية بعد قوية حتى وصلوا
 الى مايل ديار بنو اسرائيل فجلوا على عجلة ووجهوا
 الى بنو اسرائيل فلهذا رجم وكان في الحقيقة قريبا
 لهم فلما اتاهم التابوت من غيرهم منهم كانت
 ايتهم فاستأنفوا بتبركات موسى وهارون عليهما
 السلام وافيض فيهم هذا الاستيناس في كيدنة
 وطمعانة والتقليد فيكون الملك شوقا من الغيب

غلبہ ہوا کہ ان کو قتل کیا اور مردہ بنایا اور جس مندرق
تبرکات آل موسیٰ و ہارون علیہم السلام تھے وہ ان سے
چھین لیا تو یہ نگین ہوئے اور فوجی اور ہرج و مرج ہوئے
انہی ہی شمول علیہ السلام سے اب بادشاہ طلب کیا کیونکہ چاہتے
تھے کہ لٹے دشمنوں سے بہت لڑائی اٹھنے بعد ان فوج رسا
کے محکم نہیں اور ملک کی مصلحت کو ایک بادشاہ ضرور ہے
اور اسد تعالیٰ کی حکمت میں ضرور ہے کہ کافروں کو جس سے چاہے
دفع کر دے یہی فی فی کیا سادہ اس طرح کہ کہ مسلمانوں کے دل
میں اللہ کیا کچھ اور ثابت رہیں اور جماعت دکھائیں
اور پھر غالب یں بہت نزدیک تقرب اور بہت موافق مصالح
طبیعت کے تو اس مقدم میں اسد تعالیٰ کی بہت خدایت نہیں
ایک لفظ میں سے یہ کہ جیٹ لوت بادشاہ ہوا تو اس کو طعن فرما
کر یہ بادشاہت میں کچھ سادہ نہیں کھتا اس کو کہ تو لگائی
آستوگی ہو حضرت شمول نے ان کا یہ خیال ملایا کہ اس کے اہام
کی تاجدار کو اس کی تعمیر ہو اس کی مخلوق میں ان کی تعمیر
نہایت قہر کے ایک نئی ظاہر کی جس سے ان کو ملتان ہو گیا
کہ ان کے پاس مندرق جبین تبرکات آل موسیٰ و آل ہارون تھے
اور ان کو دیکھتے تھے ان کا اس قدر وہ دشمن جبین میں مبتلا
ہو گیا اور ان کے قتل اور ان کے پکڑا آپس میں ملائکہ کے ان کو دل
میں یہ بات ڈال دی کہ اس مندرق کے سبب یہ مصیبتیں ہیں
تو انہوں نے اس مندرق کو اپنی زبان سے دوسرے قریہ میں نکالا
و اس نے ان قریہ والوں اور جن سیلوں سے جو تھے ان کے
ملک کے قریب پہنچا دیا انہوں نے جلدیے اور ان کے ان کے
پہنچا کر ان پر مصیبتیں آئیں اور حقیقت میں یہ تقریب کے
مطلوبہ مندرق اگر ان کے ان کو کوشش کے فائدہ لانی ہوئی

اس منہنوں کو انہی جمعیت سے اور ضرورت سے ہی باطن کے بے برکات و کراہتوں سے پاک کرنا اور مجھے کہ با خدا کا کون سا عرصہ اور ہے ؟

اطلاع ہدایت کے اصل اور یہ کہ حرفِ کاف کی اسفروں سے جو شری کرائی ہو گئی، صاحبِ بغیر اجانت، جہدہ اسکا دور را تجرہ، اسکو مشرچ
چشمہ کرکے کعبہ فیہ ابون حنہ حسب تالین کر شنت مواضع ہوگا۔

مہارکا و متہا از احکام المعرفۃ حال جذبہ
و متا نظم فی شجاعتہم و وقع قلبہم یقین علی کل
احد بیکش فیہ و لم یکن لہ سبیل لتکالط لوفہ
لا یر علی جناح التجیل وھی اما یکن بعدا حاصۃ
و طول یقین فافہر اللہ فضلہ و ابتلاہم بہ و
نماہم عن شرب مائۃ الاخرۃ و احدثہم بیک
و کان ہذا منہ خفا و الظاہ عن التوثق و وقع
القلب و اقیاد الطیغۃ لما اربہ الحکمۃ و
الافتحام فی الحاکم و لم یکن منہ فی حکم العقل
الشجاعۃ و الا یتباد للہک و لکن اللہ یفزع
ہذا الحدیث برکۃ علمہ و ینتج داعیۃ
ہذا الا یتباد الا للکامل الشجاعۃ و اقیاد اخر
طالوت اهل الشجاعۃ و الا یتباد منہم فلما برزوا
الجالوت و هو جم غفیر و شوکۃ عظیمۃ لم
یتثنوا الا قلبہم فظفر فیہ ذلک و متہا ان اللہ
الادبلا و بان یکن لہ لسان صداد فی جنۃ
اسرائیل و یتو للک فانطق اللہ للجماعۃ او کشف
من امہا ما شئ علیہا ما کریمج منہا انھا اللہ
قل جالوت و القی الا ضطراب فی قلب طالوت حتی
شرط قاتل جالوت نصف للک و ترجیح ابتہ
ثم شجع قلب داود علیہ السلام و جعل یدہ
مما ذیۃ لما شخ و امر الریح ان یمل للجماعۃ الجا
فاکھک جالوت بھل التلاذیر و قنع ما اراد من
نصر فی اسرائیل و دفع الکافین و دفع شانہ فی
علیہ السلام و جعلہ ملکا و کان اوہ علیہ السلام

اصداو شاہ مبارک علیہ السلام کہ جن سے یہ کہ طالوت کو حاجت
ہوئی اپنے لشکر کا حال معلوم کرے گا پھر سرکار سے گزارش
قوت میں جو قی ہو اور انکو جلدی بھی تو اسد تعالیٰ نے ایک نہ ظاہر
کی وہاں انکی آرایش ہوئی لاکھوں کے پانی پینے کو ایک باب میں
لیکھ پینے کا حکم ہوا اور یہاں میں ایک سبب ہے کہ اور موت
حل اور طبیعت کی فرمانبرداری کا اور ہلاکت کی کچھ کا حکم ہے
روسے اور عقل کے نہ نہ تھا کہ اس شجاعت اور بادشاہ کی
تاہمداری معلوم ہو لیکن اسنے اس حادثہ میں برکت دی کہ
یہ ظاہر ہے کہ جو قی ہوئی شجاعت میں کل تھا اور غرور و غرور
پورا تو طالوت نے جان لیا کہ انکی شجاعت اور تاہمداری کو
توجہ قابل ہو اجالوت سے کہ وہ ٹیو لشکر اور شانہ شکست
ساتھ تھا انہیں کو جو تہا ہو گیا اور ایک جن سے یہ ہے کہ جب
المدخل سے چاہا کہ حضرت داود علیہ السلام نبی اسرائیل
میں بھیجے ہوں اور والی ملک ہوں ایک پتھر کو گویا کرڈیا
کہ اسکا حال گلیا جب پتے اوپر گویا اس سے
سُن لیا کہ جالوت اسی سے قتل ہوگا اور طالوت
کے دل میں قیہ راری ڈال دی کہ اس نے شرط
کی کہ جو جالوت کو قتل کرے گا اسکو آفا ملک
شے گا اور اپنے بیٹے سے سلج کر دے گا تو اسنے
حضرت داود علیہ السلام کو دیکر دیا اور اسنے گئے جالوت
کے تہنید کے مقابل کئے اور حکم کیا ہو کہ پتھر کو
اوپر بھیجے اور جالوت ہلاک ہو گیا اس تدبیر سے او
ہو گیا جو جالوت نے چاہا تھا کہ بنے اسرائیل کی -
مد کو کہ اور کافر کو خود کو کہ اور حضرت داود
کی شان شکست پڑ گئی اور بادشاہ بن گیا اور حضرت داود

میں ایک شجاعت اور تاہمداری کا حال معلوم کرے گا

اصل اس حدیث میں اس لئے جو کہ حرف کی مسخر سے و طری کرانی کی کہ کوئی صاحب غیر بیعت نہ اسکا دوسرا ترجمہ بالکو شرم
و بعضی کے طبع لغو وین و نہ سب قانون سرکاری سرحدہ ہج

حبلها عما عرفها له ملكة راسخة في سياسة
 المدنية فجعله خليفة في الأرض واعطاه الامانة
 ووضيع نوح اسرائيل في دينه وجعل رفقاء عليهم في
 والاملاء اكله اعظم ان عصم عن عصا الله وان
 طاعوه اطاعوا الله فتمتعهم عليهم السلام فيهم
 تصرفا حسنا في اقام العدل وجاهد الكفار
 وفصل القضايا المشككة واطهر شعائر الله
 بين اسباط بني اسرائيل وكان له طريقة حسنة
 في التعبد الذي لى الله في لمحمة النبي وهي
 مائة وخمسة من مودة كل مودة وعاء وتضمر
 وطلب الخير في الدنيا والاخرى واستعاذة من الله
 وكان صنائع اليد فاعلمهم مهنة التي روى رحمة
 من الله بديكتي اوسع لروقه وبالناس تقيم
 من باهم وسمل الله عليه القرن فكان يقر في
 زمان لا يعرفه غيره وذلك انه يارك طرستا
 وعلى مقولته فكان يتجمل كل لفظ بوجه واضح
 سوية ويتلفظ بحسب تلفظ اسرها وجعل له في
 حسنا يورث في الناس الدواب يحمله لجمال فكان
 اذا سيج سجا وتبه بالفسح والاشراق وفك الخفا
 قطن طنين الثبة اذا صبح فيها تدبرك في هذا
 الطنين فكان يخرجه منه للفظ واصل ان الفجر
 العالية ذات الهممة القوية اذا امتلأ بكيفية
 سرت فيما يلي من الاقش الطبايع وانا سمعت
 من حجر وشجر معرفة يتصهم بالوقت تشرق في
 في الناس فيسمعون ما سمعت فكان للادو على السلا

[illegible]

وہ یہی سب لکھتے ہیں تو حضرت دائرہ علیہ السلام

اطلاع دیا کہ اہل ادرت کے خلاف جو کسی شخص سے رجسٹری کر لی ہو کوئی صاحب غیر اجماعت بندہ اسکو دوسرے مجرم یا اسکو شہر یا محض ایک شخص کے لیے نفاذ میں دینے کے قانون سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔

صوت حسن وطبیعة تألیفیه فبذلك فیہا وفي
کل نفس طبیعة اللہاعیة فوق فی الفاسد
محصل ترجیح لذین وہی مرامید داؤد علیہ السلام
وكان لداؤد علیہ السلام وقایع عجیبة منها ان
وقع بصره على امرأة جمیلة فاجلسا شادیلما و
كان مر جلا عظیمة البیاء عبا للسماء لفق فوجس
فی ساء الاذیة ابتغا نكاحها ولم یفعل الا ان
الکماله فبیمه الله على ذلك بان مثل
الملائكة فی صیق الخصى قال قائل منهم هذا
بخی له سبع وتسعون فجأة ولی فجأة واحد
فقال اصفیئها وغزنی فی الخطاب فتمثلت
حالم للثالخذ وما اکتسبت نفسه وقم علیها
بأرضها ففطن داؤد علیہ السلام ان هذا منام
تعبیرها التنبیه على ما اقترف فاستطرد به
واناب الیه وبسک بالکفارات حتى عطف عنه
وتمها ان كان ذات لیللة یدكر دبه اذا انكشف
علیه الملائكة تنزل على بیت المقدس وكان
اضلیم فی من جالوت ولهم بق دسعه وكان
فی البیت سر عظیم کس بیت الله الحرم فوالله
له مکان البیت کما بق ابراهیم علیہ السلام
ولکنه کان جاهدا فی الله حتى جهاده وکنه
مصفیفته انهم لم یتدیر من بنیان الرب فلم
یستطیع ان یتیم بیت الله على سبیل الملائكة
الاجل سبیل الانتقام والغضب فرغب الله
ان لا یمه الا حسنة من حسنة دکان فی

بیت خوش گداز خود طبعیت تألیفی رکعتی اربعین رکعتی
گئی اور پلین دین طبعیت اربعین رکعتی اربعین رکعتی
ترجمہ لید حاصل ہو گئی اربعین رکعتی حضرت داؤد علیہ السلام
اور ان کے عجیب عجیب القصین ان میں سے ایک یہ کہ انکی نظر ایک
خواجه کت عورت پر پڑی تو اسکی بہت ہی بہت ہو گئی اور یہ
بہت قوت باہ والہ تھے اور عورت کو دوست رکھتے تھے اور بہت
پونجی کے اس سے نکاح کیسے کہ ابلی کی اور واقف نہ ہو چور
میں ان کے واسطے عورت پر غرضی تو اس نے عاکی کو چکر کرتے ہوئے
بجایا ایک انجین کھا یہ بیڑی عالی چلے پاس ایک کم سہرین
دین اور یہی پاس ایک پٹر کو کتا جو یہ بھی چلے گیا اور چور
کر سب تو مثل کیا اس کے عالم مثال میں اس کو سجادہ کے
نفس کی کیا تھا اور اس پر اسد تعالیٰ نالایف ہوا جان کیا تھا
داؤد علیہ السلام نے کہ یہ کیا ہے اس کی تعبیر کا کہ زاب
اس پر جو کسے نفس نے چا لیا تھا اسد طے سے متفقہ کیا
اور اس سے جی کو اور اس کے کچھ کلام تعالیٰ نے جان کیا
اور ایک شخص کے کچھ کلامات اس کی یاد کر رہے کہ ان کے
جو کہ ملائکت المقدس پر نازل ہو رہے ہیں اور وہ جانوت کے
نہ نہ میں گر پڑا تھا اور کچھ بانی نہ تھا اور اس میں سر غریب
جیسے کعبہ شریف میں سر غریب تھا اس نے ان کے بہت ہی کلمہ کی
اس کا بہت کچھ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس کی کیا تھا
وہ کہ وہ تھے اس کی راہ میں بہت کوشش کر پوائے جی کو غرض
پانچوں کے صیغہ دین اس کا تھا کہ ان کی گزشت بہت ہی پونجی کے
ان کو قدرت نہ جلی کہ پوراکرین اللہ کلمہ کو اسی سبیل انوت نہ جلی
انتقام وغضب اس کے پاس چا لے گا کہ اس کو پوراکرین کلمہ کی
ان کے نیکیوں میں سے اور حضرت داؤد علیہ السلام

اطلاع اس کا کہ اس کی راز پر کسی سے راز پر کسی کو کی صاحب بلا اجازت نہ اس کا دوسرا ترجمہ یا اس کو مشی یا ترجمہ کر کے طبع نہیں
نہ نہ قافو اس کا غرض ہوگا۔

نہیں داؤد علیہ السلام یقیناً فی السبب و
 کان فی النوامیس المنزلة علی موسیٰ علیہ السلام
 الحافظ علی السبب فاصطادوا السمک فاصطادوا
 الله المخرجة وذلک بان جعل السمک فاسد المزاج
 متعفن الطبیعة فلما اکلوهما سرے سوا المزاج فہم
 وتغیرت ابدانہم وتغیرت قلوبہم لئلا یفسد فیہا
 هذا التغیر ونبئت الشعر علیہم الصفار و
 الہوان وصاروا قرۃ فکان هذا العذاب یقرب
 الیہم فعلہا وکان لکالما یبین یکذاک القرۃ
 وما خلفہا وتماما لہ ذہب لایلہ فی والد یخلفہ
 من بعدہ فاستجاب دعاءہ فوجہہ سلیمان علیہ
 السلام رکتا دتیا حکیمتا ذاسمت صلیح فصار لک
 لداؤد علیہ السلام فی فضل التقنیۃ للمشکلة
 فکان یتفطن بالخیر النبی فی الواضحات یخصر
 ففتشت علم قوم ذہب قوم غیاث الی داؤد علیہ
 السلام ورضوا قضیتہم فقبضہا ہوا الناموس فی
 باب الاستملاک وکان فیہ خصوصہ ضرور
 کالعلم ففہم الله سلیمان علیہ السلام
 ماہو الخیر النبی وذلک الواضحة یخصرہما و
 علی هذا الاستلزام اکثر قضیا یا سلیمان علیہ
 السلام وافی سلیمان علیہ السلام علوم الارثقا
 الثانی والثالث فاستخلفہ داؤد علیہ السلام
 علی قومہ وافی مطلق الطیر ویمقیذ ذلک لاطریق
 والہائم طاعولہم عادۃ تالہما عند ما تن
 الحماجات ورجع ارا دالله امر اہلہا من غیر المبیحۃ

کے زمانہ میں ہفتہ کے دن لوگ نافرمان کرتے تھے
 کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شہادت میں ہفتہ کی بہت محافظت
 تھی اور وہ چھ ماہ تک پڑھتے تھے اس کے لئے انکو زندہ رہنا
 اس لئے کہ چھ ماہ تک کو قاسد المزاج کر دیا اور متعفن طبیعت
 جب ان لوگوں نے دیکھا ان کو اسے مزاج بگڑ گئے اور اس
 بد مزاج سے بچنے اور بدل گئی جو ان میں روح پیدا ہوتے
 تھے تو اس سے تیز ہو گئے اور بالکل کھل گئے اور وہ اندر لیتے
 اور بند ہو گئے تو یہ غذا بن گئے واسطے بہت قریب آئے
 سوچی ہوا تھا عذاب جو اس سے میں تھے اور جو ان کے
 چھپے تھے انکو دیکھنے سے ایک چپکے اور ہوشیار انداز میں
 ہاں کافر زندہ ہو کر آئے تھے کہ اس کے لئے انکی دعا قبول
 انکو زندہ ویا حضرت سلیمان کی بہت دیندار حکیم سافطیت
 ساتھ بہتری نیچے کے خصوصاً واقعات میں ایک قوم کی
 بحرین رات کو ایک قوم کا کبیت پر گزینہ لوگ حضرت داؤد
 علیہ السلام کے پاس فریاد آئے اور بیان کیا اپنا
 قضیہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی شریعت کے موافق
 انکا فیصلہ کیا اور وہ میں بحرین کا لاکھ نقصان تھا اللہ
 نے سب سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو خیر النبی سے
 اس اصرار میں خصوصاً اور اسطور پر تفسیر میں اور دیکھ
 حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ارتقا فات
 ثلثے اور ثالث تو حضرت داؤد علیہ السلام نے انکو
 خلیفہ کیا اپنے قوم پر اور ان کو پرندوں کی بولے
 کی سمجھ دے اور اسکے تحت حقیق یوں ہے کہ نہ یوں
 جانور کے علوم نادر میں بلکہ انکو جو انکو واجب انکو
 حاجت پیش آتی ہے اور اس واقعات سے لے کر چھ ماہ تک

میں کیا کیا تھا

عن التوفیق الی الله والاستعاذت به والعارف
 لا یتسکت بالاسباب حتی یتسکین بالله قبل
 ذلک وقر صریح التذییر فیما فیه منه الله بان
 لم تله شأ نه شیئا یجعل منیه رقیقا بواسطة
 كثرة المشیق فلم یحصل منه التهوین الا شقا
 ساقطا فالتی ذلک للجد الغیر للسوی علی
 سریرة ضلم السر تا لیک الله واستعان منه فی
 الملک وقال رب اغفر له وهب له ملکالا یتبغ
 لاحد من بعدک ومنها انه مر علی وادی النمل و
 هو علی من الریم فقال تعالی یا ایها النمل اذکوا
 مساکنکم لا یطمعکم سليمان وجنوا احتا
 جمدا وصلها فمها سليمان علیه السلام
 وفعده مقائما وشرکو علی اوقی من منطق
 المحیون اذات ومنها ان تعقد الطیر فلم یجد
 الحد هد فادعوا وحید اشدیدا علیه الله
 علما صیها رحمة جدها لیتخلص عن الوعد
 وبسليمان علیه السلام یصغوله ملک
 بلقیس وببلقیس قومہ لیؤمنوا فكانت الحکمة
 یومئذ ان یعلم سليمان علیه السلام جليلة
 حال بلقیس علی لسان هد هد و اشار الحد هد
 الی انها کافرة وانما اوتیت من المان الجوال اوا
 عطیما بذته علی تلك الضایات المطویة فی هذا
 المقضية ومنها ان الله تعالی خلق عرش بلقیس
 عن الاحکام الناسوتیة واهبط له حکم المثلث
 المیسر الناسوت فی هذا المکان لدع حق عبد صالح

اسد تعالی کی توفیق کرنا بہول گئے کہ اس سے مدد مانگیں اور
 عارف کو چاہئے کہ سب سے نہ مدد مانگے اسد کا ہے پورا مدد چاہی
 اور تدریک کی سلسلہ میں کہ اسد کا گناہ کیا اگر کسی نے
 سے ایک بھی فرزند نہ تولد ہوا کہ اسکا لفظہ قبیح ہو گیا کثرت
 صحبت ترأس سے کوئی صورت نہ بنی پورا پورا دوسم
 غیر ستوی کے تحت پر فالدیہ یا یہ بھی کہ اور اسد کا ہے تو
 کی امدد چاہا و شہادت میں اور یوں کہا و قال و بغیر فی
 حبسے مکال بلقیس الحد من بعدک اور ان سے ایک
 یہ جو کا کھا وادی النمل پہنچا ہوا اور یہاں پر سو انحر ایک چو
 نے اور چو ٹیوں کا انچو گر و زمین جس کا حضرت سلیمان
 اور اسکا لشکر روز ثلث اس چوٹی نے اپنی علم کے موافق
 احتیاج کی حضرت سلیمان نے سن لیا اور اسکا کہنا سہجہ
 اور اسد کا کھا کیا کہ حیوانات کی بولی کی جگہ ڈاؤن
 اورین سے یہ کہ اس چوٹی پر زندہ کئی حیوان کی تو ہر ہو کر نیا
 اس کے نزدیک کو سخت و عید کیا اسد کا نے انکو ملو عیب
 دیا اس کے کہ ہر پر چمکے وہ سرگرا ہوا اور انکو ملک
 کا دیا اور بلقیس راوی قوم حیرت کی کہ وہ ایمان لگا تو
 حکمت اسد کے یہ کہ حضرت سلیمان کو بلقیس کا حال بدیکہ
 زبانی معلوم کر آؤ اور اشارہ کیا بدیکہ کہ وہ کافر ہو اور انکو
 مال اجمال بہت ملا جو اس قصہ میں یہ غنائتین چھپیدہ
 تھیں اپنے گاہ کیا اور ایک انہیں سے یہ کہ اسد نے حق
 بلقیس سے احکام ناسوتیہ اوتا کر حکم شال عطا کیا
 پہر اسکو اس مکان میں احکام ناسوتیہ دیئے بسبب
 ایک نیک بخت بندہ کے جو
 لو لو لو لو لو لو لو لو لو

اطلاع اس کے کہ اس تدریک کی بعض سے عہدی کرانی ہو کہ کوئی صاحب بلا اجازت بندہ اسکا رد نہ کرے اور اسکو ترجمہ یا محشی کر کے طبع نہ کرے
 ورنہ قصور ناسر مقرر ہوگا۔

من اصحاب سلیمان علیہ السلام ثم كان سليمان
عليه السلام كما اخرج به عقل بلقيس جالفا
لان كان في يدي التورج جالسا فالتفت العرش فصرقته
بلقيس على ساقها فراه احسن امرأة وذلزل
الخلافة في آل داود عليه السلام ورجع قلب
عليهم ملك من ملوك الآفاق فاحي الله الى انبياء
الوعد بالنصير ثم اخرج تنقير بلقيس انصير قسم
فتارة هبت الريح الشديدة في وجوههم فلم تصب
سما معهم بنو اسرائيل فذات لما باشرها الحرب
سلط عليهم الحرارة والعطش فهلكوا وجنوا
وقارعة اخرج فيهم عداوة فاقترلوا بايمانهم
ومضت على ذلك قرون ثم اخرج فيهم نوا طعن
وبعض الحكا كانت حكمة الله ان يامر اشعيا عليه السلام
بقي ذلك الزمان ان يقوم بالادارة ولو بواسطة
سرجيل من شيعته فحدث يونس عليه السلام وانا
خضعة لان وجع كل من جرح الله وعناية له
ولد بعد ان كبر والدك بطريق حرق العادة
فالتوى فيه العناية وتكمل الله امره في صباه
بالطعام النعم والوحش ان يرضع في شجر الخلال او
تروجه بان ارضه في مناه ان يخطب اشته
ذاك واري ذلك ان يزوج ابنته من هذا
بالجملة فكانت العذارة الاثمية ملتوية في
انتمه فلذلك اختار اشعيا عليه السلام
للسئلة فحين من مقاومة الجبابرة وكوة او
البحر كراهية طبيعة لا كراهية عقل فاكتملت

اصحاب سليمان من سے پر حضرت سلیمان علیہ السلام
نے بلقیس کے عقل جال جال کر کے اس کی ایک کشتی
سے کلاں کا ارادہ کیا اسے تخت پر بچان میں پہلا دار
اس کے بچان لیا اور اس کی ہڈیاں کچھ نہیں معلوم کیا
بہت اچھی حرکت ہی پر آل داود علیہ السلام میں ہمیشہ
بادشاہت رہی جب انہر کوئی بادشاہ دنیا کے بادشاہوں
سے علی کرنا اسی کا وہ انہر کوئی کرتا دے دے
کی اور ایک تقریب عجیب مٹلی مدد کے واسطے ظاہر کرتا تو
کبھی اوجھت ہوا چوٹی اور کھسائی تیری فی اسٹیل
کو نہ پہنچے اور کبھی جیو لڑکیوں کے تو گرم اور پاس
سلط کر تاد و ملاک جاتے اور ان فرشتے اور کبھی
انہر اکسین عدالت جو دہ اکسین نے پھر یہ امر بہت
قرون تک پھر ایک قسم نے نیتو امین جو یونس کا قریب تھا
سرکشی کی اور باغی بن گیا اللہ کی محنت فراموش کیا اشعیا علیہ
السلام کو جو نبی اس وقت کو دہ انکھڑے کو کٹر و یونس
الرحمہ پڑا ایک نے کہ ہوا کو گروہ پر حضرت یونس کو بھیجا
انکھڑے واسطے کیا کردہ اللہ کی محنت سے نوا اور اس کی
غایت تھے اس کے والد جب بڑے ہوئے تب پیدا
ہوئے بطریق خرقہ ہمارے انہر عیدہ علی اللہ کی محنت
اور انکھڑے اللہ کی محنت میں کچھ اور خرقہ کو حکم کیا
کہ انکھڑے پکارے کہ اللہ کی محنت ہوا کہ ایک شہر
میں کچھ الہی میں کو اس سے بیاد دیا اور دوسرے کے درجہ الہی
کو اس سے بیاد دیا عرض غایت الہی انہر زمین الہی کو سختی
اس حضرت اشعیا اس وقت کے نبی نے انکھڑے پکارے کہ زمین
جیو تھو تھو کہ کو اور کردہ ہا نامہ نکی کو اسیت بیاد زمین

عند
نہر سلیمان

اور اس کے قریب تھا

اطلاع انکھڑے ہوا کہ زمین کی طرف سے جہڑی کر لیا کی کو صاحب ہوا اپنا تھوہ اسکا دوسرا تجربہ اسکو تھوہ ہوا کہ زمین کی طرف
نہر سلیمان کا قریب تھا

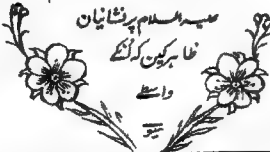
ففسر من ذلك مذهباً غليظاً فها قدوة الله فضلت له
عن طريق ذهاب الوجه كله ونقره هو اللاب بولاء
الأخر فقال له وقاب إلى الله وترك الرفاهية واستقام
على مشاق الدعة فلما اتهم وصلهم إلى التوحيد فكلوا
وحسبوا وأدّوه فدرى الله تعالى أن يكلمكم محمد حسنة
ولما بان وقت هلاكهم فإن الله لا يرضى عبادك قوم
حتى ينفذ اللعن فيهم كل منفذ فكلمت نفس هرة
شبيهة بالكل فخرج فطر الله إليه وهو تلك الحية
فالكل عليه الهلاك فكان له وقائع منها أن الهرة لما
عابوا العذاب بولاء الله وتضرعوا إليه بأجمعهم
فقال الله عليهم وكشف عنهم العذاب سؤل للشيطن
ليونس عليه السلام أن تقوم كن بك وعزوا على الزمان
فخافهم وقومهم من غير ترضع إلى الله وأما الهرة
بالكل أن يغفرها السوء إلى الله فلا الحسنة بتدبير
منه سر في الأسباب ابتوها فلما بقى التست
هيئة أخرى فركب سفينة فهاجت الأمواج فسامها
من اللد حضيرين فائق نفسه في البحر فاستغاثهم
فهم وكفر عن دينه فأناب الله عليه فمادت الوجهة
إليه فقال له لغت بالعدو وهو سقيم وتبت عليه
ظهرة من يطين لتلايق عليه الذباب وقوي فقلو
الوحش أن يرضع على ولدها وهكذا تكمل
الجنة في هذا رها كما يحبه على ولدها وهكذا تكمل
جميع الصلح قن كحرف فيست البيظينة وذعبت
الظينة فخرن عليه أفاوى الله يا بنى تبنى على ظينة
لن سقها وعلى ظينة لم ترقها ولا يتك على تارة

اس شخص کے لئے غلط معاملہ کیا اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کیا کہ اس نے
میں بی بی بی بی اور ایک بیٹے کو مروج بیگنے اور دوسرے
بہن پر نا عین کیا اور تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اور آرام کو
چھڑی اور ہایت کر کے جو کہ جو اور جو نہ قسم پر بیٹے
ملا اللہ تعالیٰ کی توحید کی بنا پر انہوں نے شہادیاں دے کر
انکو اور تکلیف دی انہوں نے اپنی کوشش سے عوام کی آنکھیں
ہلاک ہو کر اور ہلاکت کا وقت ابھی نہیں آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ
کسی قوم کے ہلاک کر کے راضی نہیں جب تک سب پر فی
اور پھر لعنت ہو ان کے نفس کو ایک ایسی حدیث حاصل
قتل ملحق اللہ نے انکی طرف نظر کی تو وہ اس حال میں تھے
وہ ہلاک ہو کر ان کے بہت واقعتین ایک سے کہ جب ہم
نے خدا پر کیا اللہ سے توبہ کی اور عاجزی سے روکے
سب اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کی اور خدا سے توبہ کیا اور شہادت
انکو دوسو سو سن لاکھ قوم نے انکو شہادیاں اور ارادہ اور
ایدا کیا ایک بار وہ دیکھ اور وہ ان سے بہانہ گئے اللہ تعالیٰ
تغیر کر کے اور کلا کو جو کہ انہیں سب کا عالم کو سوچ دیا اور
جب کوئی انکی تہذیب معلوم کرے کہ عالم سب سے توبہ
تابع ہو تو جب یہ بہانہ گئے ان کے نفس دوسری ہیئت حاصل
کی کسی میں ہو مروج جو کہ جو کہ جو کہ ان کے نام نکلا
میں گئے چھیلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انکی بے گناہی
اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور رحمت الہیہ ان پر نازل ہو چھیلنے
انکو چھیل میں نہیں دیا یا اللہ تعالیٰ میں انکی تہذیب
دھشت کو روکا پھر لہذا ان کے تہذیب میں انکی تہذیب
اور دھشت کے دل میں الہیہ کو روکا وہ پلا میں انکی تہذیب
انکو دل پر ہم نے جو کہ انکی تہذیب کو روکا اور انکی تہذیب

کے لیے ایک ایسا راستہ تلاش کیا کہ وہ بھی لوگوں کو سہارا دے اور ان کی توجہ اپنے لیے نہ کرے بلکہ ان کی توجہ اللہ کی طرف لے کر آئے۔ ان کے لیے ایک ایسا راستہ تلاش کیا کہ وہ بھی لوگوں کو سہارا دے اور ان کی توجہ اپنے لیے نہ کرے بلکہ ان کی توجہ اللہ کی طرف لے کر آئے۔

فرا ت حامة ترق فرجها فاشتهت الى الولد فبكت و
 تعصمت لله فبكرت الله تلك الشاهدات و تلك الحجة
 ما كل عظماء و اعايد ما شاموا ما ذكر الابطاء و من
 حجة مصانف الحجة فان قد تنبه النفس لا كلمة الحق
 النسبية فيصير العنيد صحيحا فكلت ما رأت حنة
 الحامة ترق الضحى تذكرت المراد و حنت اليه
 الشاهدات فاستقام منها ما كان فاسدات انما الله
 في قلبها و رغبة في الولد الذكر فاثرت متخيلتها و انك
 عزيتها و محبة رجاها تاثيرا في الحزين فبكرت حريم
 مباركة فيها مزاج من افرجة الحق و ثبات قولهم
 اما ملة المزاج حيصة القطرة و النظافة كالمية التكون
 الا كابر الرجال و لذات قال النبي صلى الله عليه و سلم
 محل من الرجال كذبوا الحديث و كانت اثني مائة كذبت
 الثمن من الرجال ذلت لما استوفى و جها من العلم
 الى الله و الرجاء منه واجتمعت الحجة على ذوات حجة
 نفذات في الحق المصونة فلما وضعت انما فبكت الله
 اذ لم يكن العز لا الغمان ولكن تقبل الله و جبهته
 الا ما مباركة من كوة خالفة في قلبك يا عليه السلام
 و سائر السادة القبل و ان خالف الرسم و من عناية
 بمرورانه لم يجعل كنيها الا ذكر يا عليه السلام
 كان نبيا احب الاشيقا ما و امرأة خالته فخالفة في
 قلوب السادة و الاحبار ان يتكلم بالاعمال و الامور
 في النهر بطن كواحد انه يصير اليه الامر و كان في
 ذلت تقرب الى ظهور الحق في جانب كريا عليه
 السلام و منها انظر الايات علمه خلقه خلقه

او خود كيا كبريتي يا نوح كودان بهر لای تو او سبب خیال فرزند
 بود او رسال از نذی جو شوقا سد مجتبی و مستقیم مجتبی پر و کول
 پس آید که کایا پدید آید که تمیز بین احوال و عیال او و او
 قوی کی تاثیر مجتبی جو تو بگویند حضرت یرم مبارک کر نزل مروکا
 رکب یقین امر بری برین قوی جو کامل فرج صح فطرت و لطافت
 بیست شاکا پر و جو پس او رسو کافرا یا جی صل الله علیه و سلم
 که در دین بیت موی کامل آنحضرت شریفی که بر یقین ایزد
 مروا وید ایزد سے کائنات منی حق ایزد کبر و کبر و ایزد
 اور پر بیت مجتبی بہا شک و قدرت معبود میں نافذ ہوگی جیسا
 ہدایت لای تو بیت اپنی عصیت ظاہر کی اللہ تعالی کی کفایت
 کیونکہ آواز ایزد کے ہی ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالی نے حضرت
 یرم علیہ السلام کو قبول کر لیا اور ان کی حریت کے سبب
 اگرچہ خلاف دستور تھا اور اللہ تعالی کی عنایت برین
 سے ایک یہ سبب کہ ان کے کفیل حضرت زکریا علیہ
 السلام کو کیا کہ وہ نبی تھے عالم تھے شہیق تھے ان
 پر اور ان کی بیوی حضرت یرم علیہ السلام کی خالہ
 تہین پس خا و من اور اجار کے دل میں اسد تھا
 نے ڈال دیا کہ قرعہ والین اور ہر ایک باتا تہا کثیر
 نام ہون گی اور اس میں تقریب ظہور حق کی تھی
 حضرت زکریا علیہ السلام کی اور ایک اور نبی
 یہ سبب کہ اللہ تعالی نے حضرت یرم



اطلاع اس کتاب کے مندرجہ ذیل کے مؤلف جبریل علیہ السلام کے ہونے کی کوئی وجہ نہ مل سکا وہ سراسر جابر کا خوشی یا مہم کر کے کتب مجتبی و

بقول کن من غیر سبب عنصر کا انہی مخلوق اللہ
لاہل الجنة فی الجنة وكان ذکرنا علیہ السلام عاقر
ہا للہ عالمنا بسنتہ فی خلقہ عرف ان قلوبہ و اعینہ
ظاہر و باطنی فی تلك الايام وان التكوين یومئذ
لا یتوقف علی سبب عنصر کا الا یا م اللہ کانت عند
خلق آدم علیہ السلام فرغب الی اللہ فی دلائل خلقہ
من بعد ان ینظر فی تعجبیۃ و یدعی الناس للطاعة
اللہ فانہ کان یخاف اولادہ عامہ ان یاخذوا
عرضہ ذل الا ان فیضلوا و یصلوا اخر فرغب غیۃ
عظیمة فاجاب اللہ تعالیٰ دعائہ وجعلہ شایا و
انما عظم امرہ بقول اللہ علیہ السلام حکیم
متوجہ الی اللہ ولم یکن یصل الی النساء لان کل
شیء لم ینعقد علیہ الا سبب الا ذنبیۃ یکن فیہ
ضرب من سبب الاخلاق الخبیثہ و یكون
مخرجہا من مرفق الدنیا و لدن کان مبادی کا فی یوم
الی الاخرات کما ان الہیۃ فکان فیہ علیہ علیہ علیہ
السلام و جماع الخلق و اعراضہما عن الریاسات
و الملکات من هذا القبیل فان الکلمات الانسانیہ
لا تظہر فی نفس الا قد رما غطیت لها اللہ سبب
بجانب آخرہ۔ ^{انما} ینکون ترکما فکون کما الذلک و
اللسوخ فی العلم و رب انسان ینکون لہ و ذلک اللہ
و الیاسیۃ فیتم جبر الہ فی نفس الخلق و
و طلب ترکوا علیہ السلام آیۃ اللہ علی علیہ
بالولاء المشیوق و حی الیہ ان لا تکلم الناس لئلا
ایام و ذلک لان عنایۃ الحق و ہم الملاد الا علی

فرمان کن سے پیدا کئے بدون سبب عناصر کے جیسا انجیل
کیا ہے جنت میں ہوگا اور حضرت نذری علیہ السلام عارف
یاسد و عالم تھے اس کے شک کے کو اس کی مخلوق میں جاری ہے
معلوم ہوا کہ ان دونوں خواہی و رغبت کا کوئی عیب نہ ہو گا اور
تو جن سبب عنصری پر توقف نہیں جیسے حضرت آدم علیہ السلام
کی پرورش کی وقت تھا اس کے واسطے دعا کی فرزند کی کہ وہ اس کے
غیر ہر چیز کو تیار کرے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت
کی طرف بلا کرے کہ ان کو اپنے چاروں کی طرف سے ڈر نہ لگے کہ ان کی
آبرو اختیار کریں تو آپ بھی کر رہے ہیں اور دشمن کو بھی کر لیں
تو کامل جنت سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے قبول کی اور ان کو جنت میں
اور بیوی کا باج ہونا دیکھا حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے کہ ان
اللہ کے سے برحق کریم اور جو تو نے دے تھے تو نے لے لئے
پر اسباب غیریہ متعدد نہیں تھے اور یحییٰ نصف ہوتا جو سوائے اخلاق
حیوانیہ کے اور نہ کئے کا سونے محروم ہوتا جو اگرچہ مبارک
تقریباً گویا میں تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کا رعد
گامی اور ریاسات سے منہ پڑتا تھا اور پناہ ہونا بھی اس سے
ہو کر۔ ان کلمات انسانیہ نفس میں اوسے قدر ظاہر ہوتے
ہیں بقدر روح و سبب جملت چلے بہت سے آدمی ان کی
ہوتے ہیں ان کلمات حکمت ہے اور علم میں سوخ اور
بعضوں میں کہ عدالت کی ریاست ہوئے وہ اللہ
سے متوجہ ہوتے ہیں تو اللہ ان کو باو شہد دیتا
ہے اور قلب کیا نصرت کرے یا علیہ السلام نے نشان
اپنے بی بی کے جس رہنے کا اس فرزند کی جس کی
بشارت ہوئی تو اپنے اللہ کے دی کی کہ نہ رنج آویں
ہات بکھرے اور یہ اس واسطے کہ حق کی عنایت اور طاعت کی

۵۷
ترجمہ اردو

۵۷
ترجمہ اردو

اظہار کن اس کے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف سے ہر چیز کو تیار کر دیا اور اس کو ترجیح بخشی کہ اس کے لئے جنت میں ہو جائے۔

سواء فی ذلک اوقات اشتغاله بالکمال و اوقات اعتکافه فی مسجد و من جملة هذه الخلعة کان اکثر معجزاته حصول البرکة فی ما یبرک علیه من طویم و شراب غیرها و منشاء ذلک ان النفس الی هی بمنزلة التمثال لتأیدهم کما نوحی بجهت الی شیء یجبتهم انفسهم لکماله فی واسع من همهم وان همهم لیس فی عالم الموالید بالکمال و الاحالة و التفریب فان کان فی همهم حدث نادر مثلاً و لا سبب لها فی الموالید و هنالك سبب ضعیف لا یستتب لاحداثها و اجبت همهم حدثاً و قدس علی ذلک الالهامات و من جملة هذه الخلعة شق صدره و صلی الله علیه و سلم و ملائکة حکمة و ایماناً امری بخلی بیت المقدس شالی السموات شالی ما شاء الله و رای ادراج الانبیاء علیهم السلام و رای الملائکة متشبهین بصوتهم و اشکالهم و خلعت صوته لخلق فی قلب الانسان الاعظم فتشبه بآمنهم ما هذا لک و معنی ان استوجب علیهم السلام بالخلعة لک خلق الله علیه ان یتلقی من الملاء الاعلی علم قدس الی النفس ذلک لکن نرد النفس علیه و نسمة سائفة و خراج مصطفی و ذلک ان و لا اخلاق الاربع لک تدور علیها اقسام البز و علیها ضلالتهم و الاشراف نفسهم و تادیبها یضاد کما یجد ان آدم المجر و انشاء فیرغب فی الطعام الشراب یتادی من قدها تشبه و من

جہاد میں شغل میں ہوں خواہ مسجد میں اعتکاف میں ہوں اور جو اس وقت آپ کے اکثر معجزے برکت کے تحت طعم اور پانی کی برکت ہوتی تھی اور فشا اسکا یہ ہے کہ وہ نفس جو گویا ملا علی کی تائید کی مثال تھا جب اپنی کوشش محبت سے جس شے کی طرف متوجہ ہوتا تھا وہ بالضرورت اس کی تھی اور اخراج الکی بہت تھی اور بیک لکی بہت تھی جو میں عالم موالید الحام و احالت تفریب کے ساتھ توالی بہتوں میں نگر پیدا ہوتا ہو مثلاً اور اسکا موالید میں کوئی سبب ہوتا ہو تو ضعیف ہے کہ اسکا پیدا ہونے کو پورا ہوتا ہے اور جس میں اسکا پیدا ہونے کو واجب کر دیتی ہیں اور علی ہا اقیاس الحام اور اسی نوع کے سبب آپ کے صدر شریف شق ہوا اور سین بکرت و ایمان پر لگیا اور آپ کو بیت المقدس لیکھنے پر کسانوں پر جہانک خدا تعالیٰ نے ہانا اور انبیاء علیہم السلام کی ارواحیں بچھین اور انکے کوا کی شکل میں دیکھا اور خالص ہو گئے صورت حق کی طرف جو انسان اعظم کے قلب میں ہے اور جسم جو ان مثالوں کے جو وہاں بہتیں اور ایک اور نہیں سے یہ کہ مستحق جوئے صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس استعداد کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے ان میں پیدا کیا کہ ملا علی سے تہذیب نفس کی اور اسکا کہ صاحب نفس عالیہ اور روح کاملہ و رفیعہ و عظمیٰ و خیر و یرین کمالہ نفس میں پایا کہ مارتام بیکہ کا خلق الی پر ہی اور سب سے کم کے ماکہ فی جنتوں پر لڑن خداوند متعال ہوئے اسطوریہ آدمی کو ہو کہ پاس لگتی ہو تو کمانی بنے کی طرف رغبت ہوتے ہے اور نہ تو انداز تکلیف پہر آپ سے خود بخود ان ہنلاق کے

نفس

الطعام الشراب یتادی من قدها تشبه و من جہاد میں شغل میں ہوں خواہ مسجد میں اعتکاف میں ہوں اور جو اس وقت آپ کے اکثر معجزے برکت کے تحت طعم اور پانی کی برکت ہوتی تھی اور فشا اسکا یہ ہے کہ وہ نفس جو گویا ملا علی کی تائید کی مثال تھا جب اپنی کوشش محبت سے جس شے کی طرف متوجہ ہوتا تھا وہ بالضرورت اس کی تھی اور اخراج الکی بہت تھی اور بیک لکی بہت تھی جو میں عالم موالید الحام و احالت تفریب کے ساتھ توالی بہتوں میں نگر پیدا ہوتا ہو مثلاً اور اسکا موالید میں کوئی سبب ہوتا ہو تو ضعیف ہے کہ اسکا پیدا ہونے کو پورا ہوتا ہے اور جس میں اسکا پیدا ہونے کو واجب کر دیتی ہیں اور علی ہا اقیاس الحام اور اسی نوع کے سبب آپ کے صدر شریف شق ہوا اور سین بکرت و ایمان پر لگیا اور آپ کو بیت المقدس لیکھنے پر کسانوں پر جہانک خدا تعالیٰ نے ہانا اور انبیاء علیہم السلام کی ارواحیں بچھین اور انکے کوا کی شکل میں دیکھا اور خالص ہو گئے صورت حق کی طرف جو انسان اعظم کے قلب میں ہے اور جسم جو ان مثالوں کے جو وہاں بہتیں اور ایک اور نہیں سے یہ کہ مستحق جوئے صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس استعداد کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے ان میں پیدا کیا کہ ملا علی سے تہذیب نفس کی اور اسکا کہ صاحب نفس عالیہ اور روح کاملہ و رفیعہ و عظمیٰ و خیر و یرین کمالہ نفس میں پایا کہ مارتام بیکہ کا خلق الی پر ہی اور سب سے کم کے ماکہ فی جنتوں پر لڑن خداوند متعال ہوئے اسطوریہ آدمی کو ہو کہ پاس لگتی ہو تو کمانی بنے کی طرف رغبت ہوتے ہے اور نہ تو انداز تکلیف پہر آپ سے خود بخود ان ہنلاق کے

وھصل کلہنوم و شخص صلیو مقتضیہ لا تارک
بعضہم صلیو و لم یکن صلیو ہا عن انکار خیر او لا ظہور
الحیث انما تنافی النظام الخیر خیرا و جب ان
یہیچہ فی الارض دواقی و یقول حتی یلا ت تقریب
الامنی الی النظام الخیر و ذلک من تمام الخلق و
تخلیہ و مثل الخیر الانانی فی ہذہ السکنۃ مثل
سبل میثی علی وجہ الارض حتی اذا راحہ سبل
تخلی الماء فی ثلاث ہذات فہم من ثلثہ مثلثا
ومن ثلثہ احرى ربعا ومن ثلثہ ثانیہ من و داہ
ناسم سبل آخر اشد من السبل الاول و اوکل ففقد
الندی والرجل یر فی مسام الارض والیہ صلی
من ہذا السبل اثر من آثار الماء واللہ اعلم
وبالجملة فتشلت ارادة ثلاث فی الملاء الاعلی و
تختص شخص ما لیا نسیمہ بنی الانبیاء و حذر
الشعائر الکھبہ و ترشحت من ہذا لک قطرات
الرحمة فی الارض و نبعت عین اللطف من مسام
الموالمید فی کل زمان و دودۃ بحسب المظہرات
الواقعة فی ثلاث الازمنة و الادوار کما ترشھا
فی بعض الازمنة علی قلوب بنی آدم و اولئک اول
والانبیاء ثم لکن لیتم الامر فی یوم فی نظام
الارض مادۃ قسطن لانطباع ثلاث الصبی مثل
المراۃ تنظیر فیما صبی الرجل فالرجل المنظم هنا
صبی دخی الارادة المتشابة فی الملاء الاعلی و المراء
رجل من بنی آدم یفعل من باب الاختصاص القتال
بدل الملاء تالیف الرجال یا یفعلہ ملوک الناس

لہ صلیو
لہ صلیو

اھم ہر دم اھم ہر شخص کو او کی سکوت علی جو اسکے آثار کی
مقتضی تھی اور انکار کو کہ خیر نہ تھا اور نہ خیر نہ روکنا ان
حوادث کے ظہور کا جو نظام خیر کے مخالف تھی تو ضرور ہوا کہ جو
زمین میں اس کے واسطہ بہترین اور پرین ان تجربات کی طرف
جو قرینہ اور ہون جو نظام خیر کی طرف ہوں اور بھی تاک
خلق سے اور تکمیل خلق کے اور مثال جو در ذلکی کی ان زمینین
مثال تو دنی کی جو جو کر زمین پر رہتی ہو کہ جب اس کو دیا
فرحت کر جو تو باقی ان زمینین گیس طے جو دان ہوں
تو کسی خندہ و شلت ہو اور کسی پرچ اور کسی گول ان
اور سکولک اور دیوار کو جو پہلی سے زیادہ مضبوط ہو اور کلم
تو او کی سبل رطوبت و یک مسامات میں جا کر اور ہر زمین
اور اس راہ سے پانی اثر زمین پر پہنچے و اندر اعلیٰ بالانصاف
حال کلام یہ کہ اسکا وہ ارادہ مثل ہوا اعلیٰ میں اور یک
شخص مثالی گیا اسکا و سکائی الانبیاء اور ہر شعائر الکھبہ
اور دان سے ترشمت ہو کہ رحمت کے قطرے زمین پر او کھلے
لطف کے چشمے و الیک مسامات ہر زمانہ میں منافی مخصات
واقعات اس زمانہ اور دوزخ کو انکار ترش بعضے زمانہ میں
بنی آدم کے قلوب پر تھا اور وہ رسول الدینی میں پہرہ ہر
کلم ہو تا تھا جب تک نظام زمین میں ادہ نہایا جا
ایک کلم صورت کا انطباع پذیر ہو جیسے آئینہ میں دخی
کی صورت منطبع ہو تے تو وہ عکس آدمی کا وہ ہی انکی
صورت ہے تو وہ ارادہ تمثالہ لکے میں صورت
ہے اور آئینہ آدمی بنی آدم میں سے کرتا ہے
جہگڑ اور جنگ اور مال حسیج اور تالیف جمال
جو کیا کرتے ہیں بادشاہ لوگوں کے کلم

الحکم اسکا کہ اس اور سب کا اس شخص سے ہر شئی کرانی ہو کہ کئی صاحب جہن ہر ازمنہ اسکا دوسرا ترجمہ و اسکو ترجمہ یا مضمی کر کے ملے ہو
وہ نہ ہر زمانہ سرانہ ہر جا +

والا خطباء عن یثف فی افعالہ تاک روح قد سی
 هی تاک الارادة المتشابهة فكانت المادۃ فی هذه
 الدرة ذاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعت من جنک
 وعین النامین اعقب بنو عاصم البہات و
 تعین للمقادیر لیلایکاف الناس الا بالمرضہ
 لا یطرقہ التعریف ولا یخللہ التسلل ویکون
 کما لا یرحس من بدائلہ القوم ویکسب فی
 تعریفہ للہ فانزل اللہ القرآن العظیم وشرع لہ
 الطہارۃ بالبت العقیق وامرہم بنامیس ولم
 یتعین القرآن الا فی اللغة العربیۃ ولا للبت الا بما
 کانوا یطوفون بہ قرآن بعد قرن ولا الناحی الا
 بما شاعت بین الامم الامما علیہ ولا الصافیۃ
 وهو قولہ تبارک وتعالیٰ وما جعل علیکم فی الدین
 من حرج ملة ابعکم ابراہیم ثم انزل الامانة
 فی جذرقم من خیار اصحابہ فانسطر داعیۃ
 النجادی فی صمدیہم کما تبسط الطہارۃ فی النرق عند
 النظم مضاروا المۃ اخذت للناس جماعت الوجہ
 لختل دوہر متقہم حجتہ خدامہ ودخل
 الاسلام کل بیت من وبراہم بذل ذلیل او
 عن عین وبنیان نفسه القدسیۃ استعدت
 ان یتکشف علیہا حوادث العالم للماضیۃ والایۃ
 وذلك لان الوقایع الکلیۃ تتشعب فی الملاء الاعلی
 بصورہا کما انہا تشعب عظیماً والوقایع الجزئیۃ لہ
 حیرانیۃ من اسباب خفیۃ والا تفرق فی الملاء
 الاعلیٰ رضا ولا مضا لا تشعب کبیر تشعب الا قویاً

اور انطباع یہ کہ پو کے ایکے کا سر نہیں ہر روح قہری و
 ارادۃ تشعب ہی تو تھا اور سن مانہ بین مادہ ذات مبارک
 خطۃ اللہ علیہ وسلم کے تو جاری ہو وان سے شے احکام
 آگاہی کے اور پھر کیا ان کے نوع کا بہات نے اہم قر
 ہونے مقدار سے کہ لوگ مختلف ہوں امرضہ تاکہ تعریف
 اکل اور سے نہ کمال دی ہو تسلسل عدل امین محو سے
 اور ایسا ہو جیسے ایک امر محسوس ہو کہ جنوں نے تہمین
 لوگ و اس سے لین تقرب الی امین میں نزل کیا و ان
 عظیم و تعریف طواف میں انکا اور کیا حکم کا اور و ان
 عظیم لغت عرب میں عین ہوا انکا شریک طواف کر کے
 تھے قرون سے ارادہ حکم شائع ہو اسامیہ تہمین میں
 اسما تہمین و یہی قول ہے جو جانتا تھا کہ ماہر علیکم
 فی المذین من حرج ملة ابعکم ابراہیم ہر نزل کی امانت میں
 قوم میں بہترین ان کے اصحاب کی قود اہم ہوا و ان کے
 سینوں پہ پہلے جیسے ہوا پہلے ہی مشک میں ہو کو سے تو
 ہو کو وہ امت اخوت الناس اور رحمت آئی کلام کی
 خلعت کرے اور ان کے سو اکباہ یہاں تک کہ پورا ہوا امر
 کا اور سلام اہل ہو گیا کہ ہر میں صحتی اور خبری سے
 ہر میں خواہ اور دولت سے خواہ عزت سے سلام میں
 ہو گیا اور ان میں یہ کہ ان کے لفظ سے سہ ہند اور کما
 تھا کہ انہیں مشکف ہو جائیں حوادث گذر ہو نہ ان کا
 آئینہ زمانہ کے اور یہ امر اس کے تھا کہ شیخ عظیم تابع کلیہ
 اپنی شیخ شالی و طارطہ میں صحت ہوا قریب اور وہ تابع جزیر
 کہ سبب خفیہ سے پیدا ہوا اول موثر ہو تہمین طارطہ میں
 صحت ہوا میں نہیں پاتی مگر اس وقت کہ ان کے جود کا وقت ہوا

اطلاع اس کا کہ اول مرتبہ ہی ان سے خبری کہی کہ کوئی صاحب اجازت نہ اسکا دوسرا ترجمہ اسکو شریعہ معنی کہ ہر میں ہر
 قانون نامہ اللہ ہوگا۔

ایام نبی العباس ثم فتن التزلزل السلاسل و
 المجدین بتر و غیرہم وعلیہ التشیعات طبقات
 بود درجات فاذا قیس الی التشیع تشیعا شديدا
 ما هو من ذلك كان كانه ليس بشيء فيوتى
 بلفظ المحصر مثلا فيظن من امره رضى تبين
 الامر على ما هو مثلا فامنا قننه وذلك كقول
 صلى الله عليه وسلم ان ملكه بالنام ان بلفظ المحصر
 فتجبر المتجر من قبل ان للملك في غير الشام كان
 اوسع واوضح واخفى انه صلى الله عليه وسلم نظر
 الى التشيع الذي كان في الطبقة الثانية فاحذر
 عنه كانه ليس في الطبقة الثالثة تشيع شئ
 وكذا قال صلى الله عليه وسلم لا يزال الدين
 ظاهرا حتى يكون الشاعشر خليفة فيشتك
 الشاك ويقول ان كان اراد خلافة النبوة
 فقد انقضت ثلاثين سنة واربعة خلفا
 وان كان اراد العدل والادب لانه فقد كان في
 هذا كالمخلف الاثني عشر من بعد احمد بن
 منه وان اراد اثنا عشر بالتقريب فقد كان
 العادلون اكثر من ذلك والحق ان للملأ
 الخطا وبقيل درجة درجة فالذي كان
 ايام الخلفاء الاربعة لم يوجد في غيرهما والادب
 كان في ايام ملك الشام لم يوجد بعد خلفا
 النبوة صلى الله عليه وسلم ثلاث الطبقتين ولم
 يكثر لما بعد هما كثيرا كثرات فتمت الطبقتان
 في اثني عشر نيفة كلهم من قریش الاربعة

جد بنی عباس کے پچھتے بڑے بھتیجوں کے اور بھتیجے غازیوں کے
 اولین مورثوں کے بہت بڑے اور درجہ بن بن پس جیوت
 قیاس کیا جاوے ایک حادثہ سخت کا ساتھ اس حادثہ کے
 جو اس سے کم ہے تو وہ ایسا ہوگا کہ کچھ ہی نہیں تو
 اُس پر لا جائیگا جس کے ساتھ کہ پس ہی حادثہ ہی جس کو
 یہ امر روشن نہیں وہ اس وقت گمان کرے گا خلاف اور
 شاقصہ جیسا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 ہمارا ملک ملک شام ہی ہو کر لیا تو فرمایا تو اس میں تحیر کو حیرت
 ہوگی کہ ملک شام کے سوا اور ہی تو ملک وسیع اور زیادہ ہی
 اوسق یہ بات ہی کو صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی طرف
 لڑکی جو طبیعت شام میں نہ تھی اس کی خبر دی گویا جو طبیعت
 شام میں صورت ہی وہ اس کے آگے بھی نہ نہیں ہی اور
 طرز و احوال اللہ علیہ وسلم نے عین دین قوی ہوگا جس کے
 باران غلیظ ہوں تو شک کر لیا تو شک کر لیا اور کچھ لڑکے
 ملاو خلافت نبوت ہی تو وہ عیس بر سر بن اور خاندان
 ہوگی اور اگر ارادہ صل دیانت ہی تو بعد بن باران غلیظ کے
 اوسے لپچے ہوگا اگر باران مراد شرق بن تو عادل ہی
 ہو باران سے بہت زیادہ ہے بن اوس ہی کی طقت کے
 واسطے اضطراب اور تحیر بن درجہ بدرجہ غلیظ راہ
 کے زمانہ میں تھا وہ ادوں کے عہد میں نہیں آئے ملک
 کے عہد میں تھا وہ بعد میں نہ تھا تو شام صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دونوں مسبقوں کو داخل خیال کیا ان دونوں کے حوا
 کا بہت پس دونوں مجھے پورے ہو گئے باران
 عطا میں سب کے سب قریش سے چار تو

۶۹

اطلاعیہ اس کتاب کے اصل و ترجمہ کی ہر کئی صاحب ہذا اجازت ہند اسکا دوسرا ترجمہ یا اسکو معنی یا مترجم کے طبع عین
 ورنہ قافہ اسما قافہ ہوگا۔

۴۰
تفصیل

المہدیؑ ومعافوۃ وعبد اللہ بن الزبیر و
عبد الملک واریفہ من اولادہ وعمر بن عبد
الغزیز ثم وقع ما وقع وکان لک قرب القیامۃ
وتأخرا نہ یث بین یدی القیامۃ کأنہ لا یجد
قبلہا من الوقوع والذاتین وسمہا ان النور
الذی سمیہا من قبل نبیہ الانبیاء محمد یرید
یصیر ہما رحۃ من جلال الحق فی نزول رحمۃ
خاصہ عنہ تبارک وتعالیٰ تفتیح الی ان یحیط
بنفس العصاۃ من بنی آدم فاشیۃ عظیمۃ
منہا تبدل سیاقہم حسنات وتکفر عنہم ما
تلقیت بہ نفوسہم من الھیات الخسیسۃ
الدنیویۃ وصریح رحمۃ جاحی الحق
یومئذ منشأ ہا هو اللطف الذی صار فی
یومئذ ہذا سنبأ للزول الشرائع وبعث الرسل
وقیل شعائر اللہ فی الارض لکن خلک تیقف
علیہ حذرۃ من رجل کامل حق الکمال
لنکون نعمتہ کالقلب لسیکۃ اللہ ہا و
کالزکریا وکالمصطفیٰ المادۃ المہمۃ و
مثل خلک مثل النفس الکلیۃ لا تستذل الی الاکثر
ولا تظہر فی المولید ولا تستعین فی القیامۃ
الخاصۃ الا باستعدادات ارضیۃ وسمیہا
ہیکلیۃ ولذالک کانت نطفۃ المولد رحم
المولود شرط فیضان النفس الناطقۃ وحلول
الغیاہ والماد فی الارض ووقوع البذہ ذلک
شرط فیضان النفس البنائیۃ وحوال فیضان

مہدی اور حضرت معافوۃ اور عبد اللہ بن زبیر و عبد الملک
اور عمر بن عبد الغزیز ہر واقع
جو کچھ ہوا اسو ہوا اور اسطرح قرب قیامت سے فرمایا
کہ میں پہچانوں ان کے قیامت کے گویا جو واقعہ اس سے
پہچے ہوئی ہے میں انکو کچھ کچھ افسوس میں کہتا ہوں کہ
اور انہیں یہ کہ وہ نور محمد پہچانے بنی الانبیاء نام رکھا
ہو لائق تھا اس امر کے کہ اسد تبارکی کے ہاتھوں میں ہاتھ
ہوں تبارک تعالیٰ کی رحمت نازل کرے میں میں رحمت کہ
لنگھاروں کہ نفس کو گھیر بہت پہچانے کہ انکی برائیوں کو
پہچانوں کہ بدلتے اور میں میں میں خسیسہ فیوض
نفس آلودہ ہو گئے ہیں انکو وہ انک اور اصلی اسد
علیہ وسلم کا اسوقت ہاتھ ہونا اسد کے ہاتھوں میں
سے اسکا نشانہ ہو ہی لطف ہو کہ آج کے دن سبب ہوا۔
نزول شریعت اور رسولوں کے پہنچنے کا اور شعائر اسد کا
ذہن میں مقرر کرنا اور یہ موقوف تھا ایسے مروجہ اس
بہت برائیوں کرنے والے پر جو کمال کے حق کو پہچان
ہو اسکو اسکی بہت قالب ہو گئی ہوئی سوسے کی
یا مانند پر ندین کے کہو شے کی یا مانند صورت کے
واسطے مادہ بہت ہے اور اسکی مثال ہی نفس کیلئے مثال
کہ نفس کلہ زمین پر نازل نہیں ہوتا اور نہ مولید میں
ہوتا ہو اور نہ نفس خاص قابض میں میں ہوتا ہو مگر زمین
کے استعدادات کے ساتھ اور استعداد سیکہ کے اور
استعداد نطفہ والہ اور رحمہ والہ کی شرط ہو واسطے فیضان نفس
ناطقہ کے وحوال ہوا یا نکاح زمین میں اور رحمہ زری
شرط ہو واسطے فیضان نفس بنائیہ کے اور علی بنہ الانبیاء

اطلع اس کتاب کے اصل اور حقیقی متن سے جو کچھ کہانی ہے کہ کوئی صاحب یا اجازتہ ہذا اسکا دوسرا حوالہ اسکو حوالہ ہذا کر کے کہے کہ جو کچھ
وہ مولا محمد ہے

من طریق بنی الانبیاء و حقیقۃ ما قلنا
وتمثل بمثل كثيرة منها حلول شفاعۃ الانبياء
والوصل والاولياء والعرفان والاحوال وخصامة
الانبياء والشفعاء من اصحابهم للكتاب والمردین
وخصمهم منهم وثما تهم صما اصحابهم ومنها
ظلم الموحض وان یسے منه الموحض المخلص
وزاد عنهم من سواهم كما يزداد اهل الغربة
والانفاس علم تشبه الرفاهية بالاساءة بالاشياء مناسية
جوهريه او عرضيه واعلم ان النفس الانسانية
مادة امت في الدنيا فانها توفق وتوفد بوجه
كثيرة فيتوارد عليها النعم بنوع كالمطعم
الحسن والمشرب المرئي والمنعم الشمسي اللباس
الطيب والمسكن الهني ووجه كثيرة يختص بها
فرد ومنه قوله صلى الله عليه وسلم ان الله
خالق جارية ادماء لخصاء جحش من اجل انه
علم شهوة جحش للادم اللعس قوله عليه السلام
في الابل والظفر من غي ذلك فما من حالة فاحشة
تتمثل بها في منا انفس الانس والاطين
الا ويعطى المؤمن في الجنة وما من حالة
بأسية تتمثل بها النفرة والوحشة وضيق
الخطا والايضا الكافر والمنافق في النار
فهذا الكلمة جملة شريها للخصم صلى الله عليه
وسلم كل الشرح ورايها في الله تعالى عليهم
جنه الكتاب وهذا عطية لم يعطها
يعمل بل تلقوا تلقيا وهديا جليلا خادجا

طریق بنی الانبیاء است اور اوکی حقیقت وہ ہی جو بیان کر چکا ہے
وہ بہت عموماً ہوتے ہیں مثلاً گناہ اور نیکی شفاعت نبیوں کی اور
رسولوں کی اور اولیاء اور عرفان شرفیہ اور اعمال کی اور نعم
انبیاء و شہداء کی ان کے اصحاب پر اور خصم ان کے دشمنوں کی اور
او کا ان سے ہنس کرنا اور ان کی نصیحت پر غور نہ کرنا اور ان سے
بہر غرض کفار پر ہونا اور مومنوں مخلصوں کا اس پانی پینا اور
ہذا کی وجہ سے جو ان کے سوا ہرگز نہیں دے سکتے یعنی ان کے سوا
تجربہ رفاہیت سختی و عذاب ان کے مومنوں میں جو ان کے
جو یہ بے غرضیہ اور خالصانہ کی نفسانہ یہ حیرت انگیز
آرام دہنا ہی بہت عموماً ہوتے ہیں کہ ان کے اور اپنے پانی پینے
یعنی اور کل اور عمدہ لباس اور عمدہ مکان اور بہت سی
دیہیں میں جو خاص خاص میں فرد فرد کے ساتھ اور کسی سے
فرما ہے علیہ السلام کہ حضرت جعفر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کیلئے اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ایک لوتی کی طرح
تنگ منہ لب اس کے اپنے جان لیا کہ انکو سالن
سرخ بہت خوب ہو اور قل علیہ السلام کہ وہ
اور گھوڑے میں اس کی مانند ہو تو کوئی ایسی حالت نہیں
فرحت کی کہ تمہاری ہوئی ہواری خواب میں ان کے فاش
اور اطمینان کے گردہ اللہ تعالیٰ عطا کرے کاموں کو
میں اور علی ایسی حالت بری نہیں جس سے نفرت اور نفرت
ہو ہی گہری مگر وہ اللہ تعالیٰ دیکھا کافر و منافق کو دوزخ میں
تو یہ کلمہ میں تھا کہ شرح کی اس کی علیہ السلام کہ اپنے
اور جو تھا علم نبی اللہ تعالیٰ نے کی اپنے جنت میں ایک ٹیلا
اور یہ وہ عطا ہو کر اس کے نہیں ملے بلکہ اس کے شیش
سے جیسے کسب سے ناپے ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳

اطلاع اس کی کہ اس کی طرف سے شریعت کی کوئی گناہ یا عبادت نہ دے سکا و سراسر ترجمہ یا اسکو ترجمہ و تفسیر کے ہیں جو کہ اردو
میں تفسیر کے ہیں اس کی طرف سے

من الكسب بسبب الخزيهم من انقراض الأنبياء وأخلفوا
 عليهم من أحسن تقويمهم الأعمال ترجيح المانع وترفع
 وأعلم ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يولد انثى في أبيه
 المتكفي للذات بل لها تأخر بقوله لا تكفوا في الخلق
 وقوله لا تكفوا في الرب تعالى في النبي مما بحث الصفات على
 بيان حقايق صفاته تعالى كقبيصة انصافه ما ان السمع
 البصر ما غير العلم والوعين العلم والمكلام والوقفي أو شئ آخر
 على هذا القياس اللهم الا أشياء وجد النبي صلى الله عليه وسلم
 سلم نفوس العرب إليهم تدركها وتعرف الرب بها من عظيم
 تقديس تزيه وتشبيه فقد ته على الخلق وسياسة
 الملائكة ونحو ذلك حيث رآهم لا يكلمهم كما لم لا يسمعهم
 ووجدهم لا ينطقون عن حرف الرب بما في قرن من القرن
 فينبئ الله أكبر يا أيها ولا يثيها واستعملها في كلامه
 كما يستعملون في شغل شبره حقايقه وأكسبها كنهها ولم
 يتكلم عن استعمال التشبيه كما كالمه الرجل والنحوك
 وموضوع ذلك القرنين الشبه لها بالغير ثم نشأ ناس
 يسمون انفسهم اهل السنة والسنة عنهم بمرحل مكلفا
 ما لا يريدون وما لم يأت به نبيهم فالها من صديقت
 فاعمت والله المستعان فاما الايات الظاهرة على
 نبينا صلى الله عليه وسلم فاصوها التي ترجع اليها بل اصول
 الخوارق التي يظهر على أيدي الكاطين قاطبتهم اموتها
 البهتة وحقيقته ان في نفوس الانسان قطرة جند تلك
 سائر القوس تقهرها وتأتي عليها بمزلة هذا المقطير
 لاخره الى العر يد فأكانت قوية السعادة وجبت في
 يفاض في نفسه وفي نفوس من حواريه من الناس بالهائم

بسیب کے کہہ چکا گیا اور نہیں انزل انسانیت اور میں پر ہلا کر
 گئے اسن تعظیم میں وہ اجماع علیہین جو مولیٰ کو دور کر دین اور
 عاجلین کو تہا وین اور جانتا چاہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین
 رکھا جہاں سے ذات آہیں بن کر نہا بلکہ اس صحن کیا ہی اور
 فرمایا ہی لا تفکروا فی الخالق اور فرمایا ہی لا فکرة فی الرب
 تو داخل رہتی تھی میں بحث صفات کی اینوی بیان حقیقتوں
 کا اور اس کی کیفیت یہ کہ سننا اور دیکھنا وہ دون غیر علمین
 یا عین علم اور کلام نفسی ہی کی گئی دوسری شراوٹ میں باعتبار
 با آہی کرست شومین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ عرب کو پایا
 کہ ان کے کیا فکرت تھے میں اور نے اس دعا کی کہ توصیف
 کہتے ہیں تعظیم تقدیر کے ساتھ اور تفسیر یہ اور تفسیر ہے اسکی
 قدرت کی خلقت پر سیات بادشاہی کیسات اور اسکی مانند
 جیسا کہ وہ کمال الحکمال الکی چہرست ہے ہوگا اور انکو پایا کہ اپنی
 رکا وصف چھوڑ گئے کئی نامین پس بنایا نہ کی کہ اس دعا
 کی فستولہ و شانتہ اور کلام مبارک میں تعالٰیٰ کہ یہ تعالٰیٰ
 کیا کرتے ہیں وہ مشغول ہو گئی حقیقتوں کی شمر میں اور کتبہ
 کو نے اسے رکھا استعمال الشیبا سے ہے یہی وہ دلیل
 حلقے سے اور گذر اسچہ پڑھ قرون جو نیزہ القرون میں ہم
 ایسے لوگ پیدا ہوئے جو میں اپنا نام اہل سنت رکھا اور سنت
 اونسے منکر ہوئے اور میں تکلف کے مفادہ اور نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے نہیں کہا تھا اور اصعبت انذا کہ روایا اور استعا
 اور جواتی خلا میر تہا کر میں کے ماتھون جو میں ان ایسے صلا
 علی طرف وہ آیتا میں سورہ ہوں بلکہ ہوکا علیسن کہ استین ہوتی
 میں انکی ہی اصل کے سچے کئی امر میں یک جہت ہو او
 اسکی تحقیق میں کہ نفس انسان ایک نقطہ ہی کہ وہ کی طرف

مندر گھنچے پر ہمارے دروغ غائب ہوا اور در آق میں ان کی یہ جیسے متناظر لیں کہ ان کو ان کی تپتہ یہ فوج بہت گزرتی ہے صلا ت چو ہا ی وادی سکنا بنا کر انا منکر کو رکھتے ہیں یہ اس کے ساتھ اس کی ہی جیسے لکھن کے ہمارے

اطلاع اس لیے کہ اصل اور ترجمہ کی اس طرف سے تشریحی کرائی ہو کہ کوئی صاحبِ بجا اجازت بندہ اسکا دوسرے ترجمہ یا اسکو محض یہ ترجمہ کرتے ہی کہ بہترین و درست قرار دے اور اخذ فرماتا۔

اور ملائکہ میں سے بھی بعضی جو اس کی ناپسند اور نفرت کے باعث
 دلائل اور گریہ کرتے ہیں شقاوت میں قوی تو واجب کرتے ہیں کہ
 افاضہ میں ان کے نفس میں اور جو اس کے پاس نہیں آئے
 فتنہ میں آوی ہو جن بہائم جن ملکہ جو جن میں ایسے خطرے
 ہو جو کہ نہایت میں اصل میں گرفتار کر لائیں اور بہت دیکھنا کہ
 خدا کی کسی شخص کے ہلکے کو نہ صرف ہو تو پہلے بہاب کی
 طرف جیسے پانی چلا گیا اس کی زمین پر آتا ہے کہ تو پہلے سر
 سے تو رعایت ہوئی ہو تو ان دن کی درمیان مریضہ وراثت
 پس جو گہانہ یا کوٹیا پانی کے پہلے کو رکھا ہی یا پر دلو کو
 کے نفوذ کو تو سیلان پانی کا اور نور آقا کے بقدر امکان
 ہو تو اس سطح قصار میں ہوئی ہے اس جا جو قریب مکان کے
 تو اگر سچو فان جواری پستی اور اس کا واقعہ ہونا وہاں ظلم
 بیدار ہو تو پستی جو تضار ف کے واسطے دلیں خیال یا کہ
 قریب اس شخص کے اور پانی پہل گیا اس کے پاس اس کی سہولت
 موت بھی اور اگر وہ ان کوئی دشمن ہے اور اس کی دشمنی ہو
 تو پل قضا اور سیر دشمن کے دلیں آیا اسے لڑی یا اسے
 آیا دشمن کو گالیان میں تو انجام اس کا ہلکے ہو اور اگر ہو
 کوئی چار یا پیر پل قضا اور طرف کے اونے لات مار کا
 کیا یا تو او میں اس کی موت ہوئی اور اگر ہو اللہ عالم ملائکہ کا
 بہت قریب ہے اس میں قضا ان کی طرف تاکہ او ہو تاکہ
 جو پہلے ہی ہو چکا ہی اور ان اسباب واسطے ہی ہر ایک کے
 ایک سبب کے وہ واجب کر دیتے ضرور اور بہت اسباب
 اکثر یہ میں ہی اور نہ کسی یا و شاہد کیا ہی کہ بعضے اور
 نفس میں ایک نقطہ ہی چکنا ہو ابتر کہ کوئی ہی کے کہ
 سے خطوط شعاعی نکلتے ہیں اور پہنچتے ہیں لوگوں کے نفس میں

والملائکہ ایضاً خواص بہت الیہ فہی تہ وترفعہ و احکات
 قویۃ التفتاح اوجبت ان یفکس فی نفسہ وغرض من تلک
 من الناس للملائکہ والہما فیضا طرہا وکذا یوشہ ویلا
 وقد رأیت کثیرا من الفقہاء ورافعہ جلالہ رجل فضل
 هذا الفقہاء الی الاسباب سیلان الماء فی ارض مشیمہ
 او سیلان نور الشمس من سترہ فخر فیہ لہا نکات
 الوند بین الحرب المانع فاکان العشب الضلک
 سیلان الماء والستر مین نفوذ فی الشمس حصل سیلا
 یا امکن فکذلک سیل الفقہاء با قویۃ یکن ہناک
 فان کان ہناک وحدۃ وکان وقوعہ فیہا غیر یجید
 من النظام سأل الفقہاء الیہ فحدث فی قلبہ فاعطی
 ان یشی قریباً منہا وحدۃ فی رجلہ زوعندہا
 فیکون فیہا حقہ وان کان ہناک لہ خضم وکان
 خضمہ غیر یجیدۃ سأل الفقہاء الیہ فحدث فی
 قلب الخضم ان یجاءہ او حدث الہ خضم فستم
 قال لا مر لی ہلاکہ وان کانت ہناک دابة حال
 الفقہاء الیہا ان تنقلہ بوجہا او قصہ بجماع فیہا
 فیکون فی ذلک حقہ وان کان اللہام للملائکہ اقرب
 الاشیاء من ہناک سأل الفقہاء الیہ لیمضوا امر کان
 مضو لا وکل شئ من هذا الاسباب اسباب
 تو جبر حقا والبغی سبب من الاسباب الا اکثریہ
 واما ہذا غیر محرک ان بعض الناس فی نفسہ
 نقطہ و حاجۃ بمنزلہ الکوکب اللدینتشر منہا
 خطوط شعاعیہ تنفذ فی حقہ من الناس للملائکہ
 والہما اثر فکما صارت لها تاثیرا ومن المنفق فیہ

اور ملائکہ میں سے بھی بعضی جو اس کی ناپسند اور نفرت کے باعث دلائل اور گریہ کرتے ہیں شقاوت میں قوی تو واجب کرتے ہیں کہ افاضہ میں ان کے نفس میں اور جو اس کے پاس نہیں آئے فتنہ میں آوی ہو جن بہائم جن ملکہ جو جن میں ایسے خطرے ہو جو کہ نہایت میں اصل میں گرفتار کر لائیں اور بہت دیکھنا کہ خدا کی کسی شخص کے ہلکے کو نہ صرف ہو تو پہلے بہاب کی طرف جیسے پانی چلا گیا اس کی زمین پر آتا ہے کہ تو پہلے سر سے تو رعایت ہوئی ہو تو ان دن کی درمیان مریضہ وراثت پس جو گہانہ یا کوٹیا پانی کے پہلے کو رکھا ہی یا پر دلو کو کے نفوذ کو تو سیلان پانی کا اور نور آقا کے بقدر امکان ہو تو اس سطح قصار میں ہوئی ہے اس جا جو قریب مکان کے تو اگر سچو فان جواری پستی اور اس کا واقعہ ہونا وہاں ظلم بیدار ہو تو پستی جو تضار ف کے واسطے دلیں خیال یا کہ قریب اس شخص کے اور پانی پہل گیا اس کے پاس اس کی سہولت موت بھی اور اگر وہ ان کوئی دشمن ہے اور اس کی دشمنی ہو تو پل قضا اور سیر دشمن کے دلیں آیا اسے لڑی یا اسے آیا دشمن کو گالیان میں تو انجام اس کا ہلکے ہو اور اگر ہو کوئی چار یا پیر پل قضا اور طرف کے اونے لات مار کا کیا یا تو او میں اس کی موت ہوئی اور اگر ہو اللہ عالم ملائکہ کا بہت قریب ہے اس میں قضا ان کی طرف تاکہ او ہو تاکہ جو پہلے ہی ہو چکا ہی اور ان اسباب واسطے ہی ہر ایک کے ایک سبب کے وہ واجب کر دیتے ضرور اور بہت اسباب اکثر یہ میں ہی اور نہ کسی یا و شاہد کیا ہی کہ بعضے اور نفس میں ایک نقطہ ہی چکنا ہو ابتر کہ کوئی ہی کے کہ سے خطوط شعاعی نکلتے ہیں اور پہنچتے ہیں لوگوں کے نفس میں

اطلاع اس کے سبب سے بعضی بعضی کر لے کر کوئی صاحب الامارات ہند اس کا دوسرا ترجمہ اس کو خوشی مانتے ہیں کہ اس میں جو کچھ ہے
 تا تو اس واقعہ ہو گا۔

تائید لاوجب هناك اذ ذکا الاحسان اليه واعتلاد
 قلعه حربة منه وديا كان انسان في نفسه نقطة
 لكنها ليست بمثل اللؤلؤة من السعشة واللمعة
 فاعلموا من باب التوسل الى بعض الانبياء الكبار
 وخير ذلك فعمت نقطة لمعاناً شديداً ومن هذا
 الجمرة انزل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى
 امير المؤمنين ولداً وحسين كان رضيعاً عند علي بن ابي طالب
 بالرحمة له والوفى والطف بشيكا كان ولداً ينصر
 اجداه و بهذا علاناً و يدفع عنه ما يسوء
 و ياتر ايد ذلك حتى يبلغ المبلغ الذي بلغه ومنها
 انه صلى الله عليه وسلم خلق في احسن تقويم
 و اصل من ارج في وقت اجمع فيه قوى الكواكب
 اجمعين يستلحق بنا هبة عظيمة و غلبة مؤنة امنا
 للعرب و الحزم بقاد النواحي اليه و يبق ملة للنسوة
 اليه الى يوم القيمة و قد ادعى الله تعالى كل شئ
 من الانواع و الاشخاص من الادبائع اثر و خاصية و
 ليس في النظم الخليل ساد شئ عن اثره و خاصية جزاء
 هذا المزية ان يكون اجمل الناس اكلهم خلقاً
 و افضلهم اجودهم و احلمهم و احسنهم و افضلهم
 من قوم هم اشرف العرب و خير الناس لم
 انزل من له نعم خالص الى معرفة القضاء للثقة
 في خطبة القدس كلكان و الجن و المصعبين او
 خيرا و شك لسان لوني بما عندهم على كونه قد قد
 في حق هذه الاحول فضلاً عن الانبياء عليهم
 السلام و بايعهم من ارجان و متخلف العرب و

لحقه بين تو و طان اراده ہوتا ہی کہ اس شخص سے اسماں کی
 ادا کی محبت و مبین ہر وقتی ہوا کثرت اوقات کی بنا کی
 نقطہ پر ہی لکھی یا نہیں ہوتا ہر وہ کہ ایسے کام کرنا ہے
 چھٹا حال ایسے کہ طرف متوجہ ہوتا ہی ادا کی مانند تو وہ نقطہ
 بہت ہی چمک جاتا ہوا اس محبت سے اول کسی سے پیدا ہوا
 اور جینے دے دیتے تھے و ایک پاس ظاہر ہوتی رحمت اور شفقت
 اور لطف ہوا ہی تھے اور ہمیشہ ایک دوست منصور ہوا
 اور دشمن مقہور اور دفع ہوتے ہوئے بڑائی کی پہلی
 اور دنیا و ہوتی ہوا کہ کہ ہر نبی و ان ہر ان نبیوں اور
 ان میں سے کچھ پیدا ہوتے علی اسد علیہ السلام حسن تقویم اور
 بہت متحمل فرما دینے وقت میں کہ قوی کو ایک متحمل ہوا
 بہت اچھے اجتماع سے کہ مستحق ترین ناپسند ظلم کے اور ظلم
 کا اور زیادہ کچھ کے امام ہونے کے سبب کچھ میں آپ کی طرف
 ادا کی کثرت تھی تاکہ باقی رہی اور شیک مات رکھا
 ہی اسد تعالیٰ نے ہر قسم میں نوع اور اشخاص میں اور افضل
 اثر اور خاصیت اور نظام میں کسی شے کے اثر اور خاصیت
 کے رکھنے میں جو تو واجب کیا ان نسبت ہے کہ سب کچھ میں
 اور خلق میں سب کا مل ہون اور سب کے شمول ہون اور
 جو روح و علم اور عدل اور فصاحت میں سب کے بڑے ہون
 اور ظہور کیا اور قوم سے جو اشرف عرب ہے اور نیک
 لوگ میں ہمیشہ کچھ ایک طرح کا غور تھا معرفت قضاء
 منصفہ خیر و قدس میں جیسے کا بن اور جن اور نبی و خیر
 وہ اپنے اپنے علم سے جانتے تھے کہ انکے حق میں یہ سب کچھ
 ہیں فاضل انبیا علیہم السلام اور ان کے اتباع
 و پیروی اور عرب کے عابدین گوشہ نشین اور

وہا نانی انحصارناں قد شاکہ حیلہ اللہ علیہ وسلم
 فیہما بقولہ استعجالہم اعصاب سعادتہ الخبت و
 سلامۃ الاخلاق من الملوک العادلین قلما کان
 رجل یجد ذلک دلة الا وقد اشرعہ الخ خافہ
 من جنسہ اذ کونا وقلما کان رجل تام فی اخلاقہ
 قد اجمع فی وقت وجودہ قری سجدۃ فی الکوکب
 الا وقد اشرعہ عز من ذلک وفتہا اندکان منہما
 سلف من الغیب لم یصلہ لوم ذہنہ من الاکوار
 الخ تعجب الدین وفتح من الظلمۃ وافتحہ
 فی خطیۃ القدس ماشاء اللہ من اخبار الوقع
 لما حیدہ والایتہ وقد کونا من ذلک فرما قتلہ
 فی رویا ما یظلم بہ علی حقیقۃ الامر بواسطۃ
 التصویر او غیر واسطہ واما قتلہ فی خطیۃ
 ما ید وقلیلا ثم ما قہب یحیی من قہیل ما لہ
 لون و شکل و غیر ذلک واما قتلہ لہ ملک
 غنا طبعہ بما یم منہ علما و فی مثل هذا الصرح
 لا بد لمن اتاہ اللہ علمقا ویل الاحادیث من
 التامل فی امرین احدهما ان ہذا الحدیث لا بد
 من تخیلہا بالنسبۃ لیسائر الاحداث حتی انکشف
 دون غیرہا لیکون ذلک من وجہ کثیرۃ من
 وجہ اشتیاق النفس لما شوقا ظاہرا کالرجل
 المشراب لما یتقہم و شوقا کامن کالغیر شیا
 للفساد لما یفقد الی الفناء من الکاسب والعیل
 وان کان لا یحیط فی ذہنہ احادیث ذلک فی حد
 المعادۃ ومن وجہ قوۃ اعتقادنا حدیثہ و اللہ اعلم

یہ دو شخصیں ہیں جن کو شریک کیا اصل اللہ علیہ وسلم نے انہیں
 اصحاب سعادت بخت و سعادت اخلاق کو بادشاہانِ اہل
 سے ایسا شخص کہہ کر کہ جسکو سعادت بخت ہو اور میں امور
 غارتہ ہوں اس قسم کے کہہ رہے ہوں کہ ان کو کم ہلکیا کئی جو
 اخلاق میں پور ہو کہ جس میں بخت پہلایش کے ان کے تو اس
 سجدہ فی الکوکب اور اس میں اشرع ہوں کہ ان کو اور ان کے
 ہے کہ کچھ سمجھنے والے ان کے جو فرشتے تھا بہا بہا بہا
 معانی لوحِ ذہن کے ان لوگوں کو جو موجب پر وہ ہوں
 انصورت کے کس شے کے کہ جو خطیۃ و من میں نقد
 ہوئی جس قدر ہے اللہ تعالیٰ و تبارک و تعالیٰ کے شے کہ اور
 ملے سے اور ہم فکر کہ کہ میں کا سر کہ کہ آپ خا میں
 دیکھتے تھے کہ اس حقیقت کہ کہ جان بے تھے کہ وہی
 یہ تبیہ کے کہ کہ آپ بیدار ہیں کہ کو تامل و کج تھے کہ
 جو ظاہر ہوا کہ ہم پر غریب ہو جائے گا اس قسم سے جس کا کہ
 و شکل و غیر وہو کہ کہ آپ کے واسطے فرشتے متش ہوتا تھا
 وہ باتیں کرتا تھا جس سے فائز ہو انسان عالم کے کہ اور
 بے صورت و غیر ضرور ہے اس سے ہے اللہ تعالیٰ علم لایلی
 اس وقت کہ وہ امر و غیر تامل کر لایک تو یہ کہ مر رہے
 اس کی تکرار کہ اور حوادث کی نسبت تاکہ انکشف ہو جائے
 ان کے سوا اور بہت وہم ہوتا ہے نفس کے شوق
 سے ایسا شوق ظاہر ہو جسے مر بہت پیٹنے والے کا شوق
 یا شوق چہا ہوا ہو جسے نفیر کہ تو اگر ہی کا شتا ہی
 یا کب جلد کا ہو تو اگر ہی کو چہا نہیں اگر چہ ان کے خیال
 میں یہ باتیں نہیں اور وقت اور بہت سے قوت
 مستعد ہونے حادثہ کے لہ اس کے میں فر

۷۷
 تاویل احادیث

اللہ اعلم ان اس حدیث کا ترجمہ صرف یہ ہے کہ اس میں ہے کہ جس کو شریک کیا اصل اللہ علیہ وسلم نے انہیں اصحاب سعادت بخت و سعادت اخلاق کو بادشاہانِ اہل سے ایسا شخص کہہ کر کہ جسکو سعادت بخت ہو اور میں امور غارتہ ہوں اس قسم کے کہہ رہے ہوں کہ ان کو کم ہلکیا کئی جو اخلاق میں پور ہو کہ جس میں بخت پہلایش کے ان کے تو اس سجدہ فی الکوکب اور اس میں اشرع ہوں کہ ان کو اور ان کے ہے کہ کچھ سمجھنے والے ان کے جو فرشتے تھا بہا بہا بہا معانی لوحِ ذہن کے ان لوگوں کو جو موجب پر وہ ہوں انصورت کے کس شے کے کہ جو خطیۃ و من میں نقد ہوئی جس قدر ہے اللہ تعالیٰ و تبارک و تعالیٰ کے شے کہ اور ملے سے اور ہم فکر کہ کہ میں کا سر کہ کہ آپ خا میں دیکھتے تھے کہ اس حقیقت کہ کہ جان بے تھے کہ وہی یہ تبیہ کے کہ کہ آپ بیدار ہیں کہ کو تامل و کج تھے کہ جو ظاہر ہوا کہ ہم پر غریب ہو جائے گا اس قسم سے جس کا کہ و شکل و غیر وہو کہ کہ آپ کے واسطے فرشتے متش ہوتا تھا وہ باتیں کرتا تھا جس سے فائز ہو انسان عالم کے کہ اور بے صورت و غیر ضرور ہے اس سے ہے اللہ تعالیٰ علم لایلی اس وقت کہ وہ امر و غیر تامل کر لایک تو یہ کہ مر رہے اس کی تکرار کہ اور حوادث کی نسبت تاکہ انکشف ہو جائے ان کے سوا اور بہت وہم ہوتا ہے نفس کے شوق سے ایسا شوق ظاہر ہو جسے مر بہت پیٹنے والے کا شوق یا شوق چہا ہوا ہو جسے نفیر کہ تو اگر ہی کا شتا ہی یا کب جلد کا ہو تو اگر ہی کو چہا نہیں اگر چہ ان کے خیال میں یہ باتیں نہیں اور وقت اور بہت سے قوت مستعد ہونے حادثہ کے لہ اس کے میں فر

فلینا حل من له خلوص الى ما هنالك بوجه
من الوجوه الاول ينطبق في هذه شي من ذلك و
ذلك في الوقائع العظيمة من حدث دولة وكتب
دولة وقطود ياء مستطيرين وغوها ولا يكون
هذه الصيغة الا بتواطؤ روي القوم ومكاشفا
ينما ومن جهة تدبير الحق تبارك وتعالى فيكون النظام
الخبر لا يتم الا باخراج علم في قلب من استدل له ولذلك
خص فرعون برؤية القط ليدرك من الامر على بصيرة
لا يكون الا باخراج علم في قلب احد البركين احدهما
استعداد النفس ثانيا جود الله وفيه نكح صفة و
يكون اجتماع البركين بوجه فيقته فنهما ما يغلب فيه
البحر على الاستعداد وذلك في العلم المنطوق بها
صلح المحمدي اصله في قوم او فخص فنهما كائين
الاستعداد فيه اكثر من المنطق وذلك في العلوم ملته
لا يتعلق بمصالح الناس والاول منشاء علوم الانبياء
عليهم السلام ولا يكون الا صا دة مطلقا ليعلم ان
يكلف به الناس وانث في منشاء علوم الاولياء ويكون
صداقة باعتبار حال دون حال وفي نفس دون
نفس اللهم الا الذين هم ورثة الانبياء ومن جهة
مناسبة الواقعة هذه النفس ضرب رجب فياسب
اصل فطرته للحادث المعنوية ورب وجل نيا سب
اصل فطرته للامق العظيمة وثانينما ان انفلات
النفس من عواقبها للمعنوية يكون مسببا لاسباب
خفيه فرب شغل يقضه الى دعة جذر النفس لب
دعة يقضه الى شغل جذر النفس ولب مناقشة

مفسر
نہج ارشاد

تو نہیں ہی کوئی کہ اس کو دوان خلوص ہو کسی برسے کر اس کے
دین میں کس پڑنا ہی اس کا اور یہ برسے واقفون میں
اوس کی دولت بخوش سے یا دولت جلتے سے اور خدا اور دیا
برابر ہوئی اور اس کی ماتم اور یہ صورت نہیں ہوئی بلکہ
جو نہیں خواب قوم کے اور اس کے کاشف اور میں سے
تدبیر حق کی نہیں ہو تا ہی نظام خبر کہ نہیں پورا ہو تا کر میں
علم پر اس کے اولین جو مستعد اور بتا جود اس کے ہو تا علم خواب
قطر کا خاص فرعون نے دیکھا کہ وہ جو شیار ہو گیا اور میں
ہو تا علم کسی میں نہ گود کر مگوئی ایک تو استعداد نفس کی اور
دوسرا جود اور عقل کا اور اس کی حجت کا فیضان اور دونوں
مکانوں کا جمع ہونا کسی جہوں پر ہی تو ان میں سے ایک یہ ہے
کہ جود خواب ہو استعداد پر اور یہ ان علمون میں منبر صلح
جمہور ہو یا ایک قوم کی صلح ہو یا کسی شخص کی ہو تو ان میں
سے یہ ہے کہ اوس میں استعداد جود سے زیادہ ہو یہ امر اور میں
جہوں کو گون کی صلح کا تعلق جو اور اول جہی وہ منشا ہی
علم نہیں علیہم السلام کا اور وہ خلق صادق ہی ہوتا ہے جو ہی
یہ کہ اوس سے لوگوں کو کلف کرے اور وہ سرا منشا ہی علوم
اولیا کا اور وہ صادق ہوتا ہی باعتبار کمال کے اور کسی حال
کے نہیں اور کسی نفس میں صادق ہوتا ہی اور کسی میں نہیں ہوتا
مگر جو لوگ ارشاد نہیں ہوا جہت سے مناسب واقعہ کے اس نفس
سے کہ اگر آدمی ایسے ہیں جنکی اصل فطر ت مناسب جودت پر ہے
اور اکثر ایسے ہیں جنکی اصل فطر ت مناسب اور عظیمہ کے اور وہ علم
ان فطرت کی یہ خط سے نفس کو نہ کے مران میں سبب مابین
اسباغ فیض کے اور اکثر مثل میں کہ اصل نفس کو چھوڑ دیتے ہیں
اور بہت ہی لا دین میں کہ ہذا نفس کے شغل کہ پہلے میں مایہ رہتے ہیں

اطلاع اس میں کہ اصل اور جہی کی ہر شے جو بشری کوئی ہے کہ کوئی صاحب یا اہانت نہ اس کا دوسرا جہی یا اس کو محض یا ترجمہ کرنے کی نہ
وہ نقاد و مواضع ہونا۔

فی ذلک الى امان وحب طاعة يقضه الى الخلق منها
انرا الى بركة عظيمة في نفسه وفي جميع ما يتعلق بها
وحقيقة البركة ان توجه الطالب بسبب من
صلوات اللہ الاعلیٰ ودعواتهم ورضاهم فيمن تنبه
بنفسه فيفض الى بسط الامساك الطبيعية في حالة
نفسانية في العادة تودي الى ان لا يفسد بالجموع ولا
يقتل اجزاء بدن بالكمالات الغريبة كالاشتغال
بدفع مرض او الانصياع بحالة وخوف وحمة و
هذه ذلک وذلک الحاکم الاستعداد ومن النفس البدن
فاذا انزلت البركة فضا دفت ذلک الاستعداد
واجب ان يسلک عن القوت مدّة مدّة لتزید
ما يقضيه العقل في ذلک البدن وكثيرا ما يفسد
الرجل المبدأ حين ما يری هذا الاثر من اقسام
والقدوس خذ ذلک لیس جبر نفسه تلقا عمل
الحالة النفسانية او يفيض البركة في ذلک الموضع
وبحالة نفسانية في العادة تودي الى بطش
وسهر المعلومين كانبساط القلب وعرض حمية
ومنافسة وخوف وعنف ذلک وذلک الحاکم
استعداد فاذا انزلت البركة وصادت ذلک
الاستعداد واجب ان يتضا عطف بطشه و
سهر اعضا فكثيرا ما يری الرجل من جملة
افعال وجهات فيقتطن منها الى امر كاصانة لا
يحتسب اليها غير ولا هو في الحالة الاخرى لذلک
الحالة استعداد ذهني واصدافت البركة ذلک
الاستعداد واجب في استرخاء جبر عن العادة

کو غور کو پہلے ہیں اور بہت سے غرضتین ہیں کہ شرمندہ کرتے ہیں
اور ان میں سے ہر ایک کے نفس میں بركت عظیم دی گئی اور میں انہیں
اس مسئلہ کی ادبر بركت کی حقیقت یہ ہے کہ ہندہ کی طرف متوجہ
سبب خاص ملایا علی کی صلوات دعا اور خوشی اور اس کے نفس سے
متوجہ ہو جا تو وہ ہر سبب طبیعیہ کو بسط و فرخ کر دیا کہ حالت
نفسانیہ میں عادت میں کہ آدمی کو ہر کون معلوم ہوا اور اپنے بدن
تخلیل نہیں حرارت غریبہ سے جیسے فرض مرض میں مشغول ہو
یا شرمندگی و خوف و حمیت وغیر میں رہا جائی اور اس حالت
کی واسطے استعداد نفس و بدن توجہ بركت نازل ہوئی تو
اس استعداد سے غلبہ ہو واجب کرتی ہے کہ قوت کو روکنے زیادہ
اُس سے جو عقل کا افعلا ہو اس بدن اور کثرت ہر ایک آدمی
اس کے اثر کا ارادہ کرتے ہیں ذکر اسم محمد و قدوس اور
نامتد سے تاکہ متوجہ ہو نفس طرف اس حالت نفسانیہ کے
یا شخص تجویز بركت پہنچ اُس صورت کے اور اکثر مانتین
نفسانیہ میں عادت میں کہ پہنچتے ہیں طرف عمل کرنے
اور بیداری معلومین کے جیسے دل کا غرضش مہنہ اور
حمیت کا آجانا اور منافات اور خوف کرنا اور اس کی
مانند اور اس حالت کے استعداد ہوتی ہے توجہ بركت
نازل ہوتی ہے اور اس استعداد سے امتزاج کرتی ہے
تو واجب کرتی ہے کہ عمل کرنا اور بیداری بڑھ جائے چند
درجہ پہنچا اور کثرت ہے کہ ایک آدمی دیکھتا ہے اپنے
پار کی نسل اور پستین اتنے اس سے پہنچے جتنے جان جاتا ہے کہ اس کے
سود و سرانہ جانے اور نہ وہ جانے اور و ستر حالت میں ان
اس حالت کے استعداد توجہ بركت ملتی ہے اس استعداد سے
توجہ بركت ملتی ہے اس فرست کو جو عادت سے

صبر و روح الماء في لحظة واحدة رخا ما فلا يلهي شئ
اليه فاذا صار رجا آخر حيث كان لا يتوقف الا ذلك
ولا يتقلع منهم مستعظم و دما كان شئ خرفاني
جنس من جنسك لمراسة العميقة و على الارض التقلع
بأشكال مختلفة و التناثر في نفس الاخر فاما لو فقه في
الجنس ولا يستبعد منهم كثيرا استبعاد فاذا كان
من ذلك لفر من الانسان استعظم و بالجملة
فصل ثلث هذه الحوادث فيجعلها الله تعالى مجزة
لنفسه من الاقياء بوجع من الحجة مثل ان يغيب
جهد و تعاقل ان حدث او تكون موافقة لما
انزل الله عليه من سنة المحاراة و غوخذ لك كما
اهلكت الله عاذا و ثودعا صميم للمستوحبة
ولا هلاكت جعلها الله تعالى مجزة و وصلح
صليها السلام و من هذا القليل انشاق القمر
فانه حادثة قليلة الوقوع جعلها الله تعالى آية
لقرب القيامة كما جعل الخسف والزلازل و الدلائل
آيات له و جعلها مجزة لنبيه صلى الله عليه وسلم
من حيث اهم سالوا آية فاجاب ان الله تعالى سير لهم
آية فلما انشاق القمر و ادهم ذلك و ليس يجب
ان يكون انشقاق البتة انشقاق العين القمر
بل يمكن ان يكون ذلك بمنزلة الدخان و انشقاق
الكواكب و الكسوف و الخسوف كما يظهر في الجوزة غير
الناس فيستعمل بازاء هافي اللغة العربية الفاظ
وضعت لما يقع على النفس هذه الاشياء و اما انزل
القرآن على اللغة العرب و نظير ذلك ما ذكره عبد الله

باني كالحصير بين سنگ مرمر و جانا تو اسكل طرف النغات
نہیں کرتے اور جب ہوجا اور گئی جسم ہی کی انگو تویع ہوا اور
نقل ہوا اور جن تو اس کو بیت چڑھا ہی میں اور کبھی خرق ہوا
ہی ایک جس پر و دوسری جس پر میں نہیں ہوتا جسے گری کر
اور زمین کو گری اور سطح کی شکل میں بدل ہی اور دوسرے کے
نفس میں تاثیر کرتی کہ یہ سب مالوف ہیں جن میں اور کچھ ہے
کی باتیں نہیں ہیں یہ جب کسی انسان میں بیگنے میں تو بہت
بڑا ہے جس میں اس کو کمال کلام پیدا ہوتا ہے یہ حواشا اور
اسد کا مجز و کرتا ہی کسی ہی کیا سلسلے میں سے کسی
مثلا اس کے جو ہے پہلے اس مادہ کے یا روانہ ہو سکے
اسد تعالیٰ نے نازل کیا ہی طریقہ مجازات کا اور اس کی مانند
ہیے اسد تعالیٰ نے ہلاک کیا عا و شہ کو گئے گناہ کی مشا
سے کوہ مستوجب ہلاک کرنے کے تو اس کو مجز و کو دیا
یہ و وصلح صلیہ اور اس قسم ہے ہی شق ہوتا قر کا کہ وہ
ماثر قلیل الوقوع ہو کہ اس کو اسد تعالیٰ نے قریب قیامت
نشانی کیا ہی جسے شفا اور زلزلا و طام و نشانیان کی
میں قریب قیامت کے ادوا و سکوت کا ہی صلی اللہ علیہ وسلم
کا مجز و کیا ہی اس حدیث سے کہ اہل بیت آپ سے سوال کیا تھا
تو اسد تم نے خبر دی کہ قریب ہے کہ ہم دکھا میں انگو جب
چاند و محشر ہو یا یہ دکھا یا انگو اور عاجب نہیں کہ شق
سودا ضروری ہو کہ ذات فکر و بلکہ محسن ہی یہ کہ ہر چیز
ہو جائے یا اس سے گرنے کے یا کسو و خسوف کے ہو لوگوں کے
نظر و بین جو میں ظاہر ہو میں تو اس کو متعال کہتے ہیں لغت
میں حرکت کہ ان نظروں سے جو ان چیزوں کے نفس میں واقع ہوا
تحقیق قرآن شریف لغت عرب میں نازل ہوا اور نظیر اس کی دیا

فی بعض کلامنا فراجع ولتنبہک ہذا علی حوالہ
 من اصول العجایب المعادۃ فی الزمان اعلم ان
 العالم کما عندنا منظم احد لرحمہ واحد
 نفس احد متعلقہ بنور نظم واحد لتدبیر
 نفسه لجسد واحد والحوادث اللہ تحدث فی الزمان
 الاربعۃ المعدن والنبات والحیوان والانس
 مثلاً کمثل الصیوۃ المنطبعة فی المرأة فانما یطبع
 فی العناصر من قوا اقوال قوی الذکاب لا غیر
 وکما ان الصیوۃ المنطبعة فی المرأة فانما یطبع
 فی العناصر من قوا اقوال قوی الذکاب لا غیر
 وکما ان الصیوۃ المنطبعة فی المرأة یتبع فیہا
 حکم فی الصیوۃ وحکم المرأة جمیعاً فکلک فی
 الحوادث یتبع حکم القوال الذکاب حکم النساء
 جمیعاً والجماع فی ذلک ان الانسان اذا نظرت
 ای حوالہ کانت فانما یطبع منہ صیوۃ الانسان
 لا الفرس منطبع منہ صیوۃ الفرس واللیث منطبع
 والعنبرین والا فذین دالاف وھلم جہا لصیوۃ
 الذنوب والخطیوم والعرف والفرقن دالاف
 وان المرأة اذا حادھا شئ فانما یطبع فیہا حکم
 علی حسبہا فان کانت عرضہا اکثر من طولہا او
 طولہا اکثر من عرضہا او مثلثۃ او حرام او خضر
 اضطربت فیہا علی خودک فکلک من الواقی طلاق
 حکم کل ویصدا فان علی شئ بعض صہ فکلک
 یتبع ان یتضح حال الحوادث ولا یتبین احد
 حقیقتہا علی حیط بعلم الطبائع الارضیۃ وحال

اپنی بعضی اشیاء میں اور کو دیکھیں اور چاہیے کہ ہم شکر الہی
 کریں بل اصل عجایب حادثوں کے جو زمانہ میں ہوتے ہیں
 ہاتھ پائیوں کے تمام عالم پر نزدیک ایک شخص پر اور اس کا
 جسم ہے اور ایک ہی نفس پر جو اس سے متعلق ہے اور نظم ایک
 جس سے اس کا نفس کے جسم کی تدبیر کرتا ہے اور جو حکم پر
 ہوتا ہے ولایدرجہ میں یعنی معدن و نباتات اور حیوان
 انسان میں کسی مثال آئینہ میں کسی کی مثال ہے تو بیشک
 خاصہ میں کسی پرتا ہے فصلاحت خلی کو کب کب کا اور کب کب
 اور یہی اس کی آئینہ میں مجھے ہوتا ہے جو حکم فی صورت کا
 اور حکم آئینہ کا دونوں کا تو اسے طبع حوادث میں ہر
 ہوتا ہے حکم اقوال الذکاب کا اور حکم عناصر کا دونوں
 کا اور جلد اس میں یہ ہے کہ انسان جب نظر کرتا ہے
 کسی آئینہ میں تو اس سے عکس پرتا ہے انسان کی
 صورت کا وہ گہرے کی صورت کا اور عکس پرتا
 ہے اس سے صورت سر کی اور دونوں آئینوں کی
 اور باقی کی اور دونوں آئینوں کی اور دونوں کا لون کی
 اور تاک کی اور علی بن القیاس صورت دم اور سونڈ اور
 اہل کی اور سینگ کی اور گردنی اور آئینہ کے جب عادی ہو
 کوئی شے تو اس میں اس کا عکس پرتا ہے تو اگر اس کا عرض
 اگر طول سے زیادہ ہو طول اس کا عرض سے اکثر ہو یا
 مثلث ہو یا مربع یا سبز ہو اس میں وہ اس کی عکس پرتا ہے
 تو دیکھنے والے اور آئینہ کے لیے ایک حکم کی ہے اور دونوں
 کے ہیں ایک شے خاص پر تو اسے طبع چاہیے کہ قصور
 کیا جائے حال حادثوں کا اور زمین بمان کی کسی نے
 اس کی حقیقت تکامل حاصل کر ساتے عالم اربعہ اور اس کے

ملاحظہ ہو

شم پر صدہا فی المواقف فیہل ہذا کما قبضاً
وہیلا لا تسامعہا الاسباب السافۃ فیظہر
الی اثبات الاسباب الفلکیۃ وحقی یحیط بقوی
الکواکب حکمہا السانی الذی ینبغی ان یتحقق
لوک الموانع فیہل ہذا کما قبضاً وہیلا یحکم
الی اثبات خواص الموالید واذ الیقوت ہذا کما
حان ان ندکوسبباً اخر اعلیٰ ان ودائی ہذا
السببین سبباً اخریٰ فی من نظم تدبیر النفس
الکلیۃ لمسد الکلی ومثلہ کمثل الانسان للکلی
منجسۃ من المنوع یصل فی جمیع الافراد
فیکل فرد لا بد ان یکون مستوی القاطع بادی
البشرۃ عن غیر الاطلاقا کما کا فاطفا لا بد ان
یکون چینیا ثم ولید ثم طفلا ثم غلاما ثم
شبابا ثم کلا ثم شیخا ثم ہرما فاذا کان طفلا
کان مزاجہ رطبا وعقلہ ہما ثم اذا شب بیدر
مزاجہ واشتد عقلہ ثم اذا شیع ظہر الفتن
فی کثیر من قواہ واستولت علیہ الرطوبۃ الباطنۃ
واللذکر اغیر من الانثی واشبع واعقل وھل
جرا فہذا الاحکام کلہا مبیہۃ من الصوۃ
النوریۃ فان الصوۃ النوریۃ ہی الی اقتضت
حکما کلیا فی کل ما یظہر فیہ وکل ما ذکرنا واشترنا
الیہ تفصیل ہذا الحکم ولذلک کان لکل نوع
حکم خاص ولم یختلف فرد النوع عن حکمہ الاھم
الاماری فیہ عصیان لما دہ بادی الارای کذلک
الصوۃ الاولی اعلم النفس الکلیۃ ہا حکم

پہر اوسکا گنجان ہر حادثہ میں تو وہ ان پانچ قبضہ اور
بسط ایسے جیسا سبب یا قضاہ سادہ ترین تو یہاں ہر طرف
اثبات کرنے سبب بالکل کے اور یہاں تک کہ احاطہ کرے
تو اسے کو الیکٹا اور اسے پورے حکم کا کردہ متحقق ہو
اگر موانع ہوں تو قریب سے یا یکساں ان قبضہ و بسط کہ وہ اس
موجب توالین کے خواص مولیہ کے اثبات کے اور جب
یقین کیا اسکا جو بننے فکر کیا ہر وقت ہر اکہم اور سبب
کرین ہا نا چاہیے کہ سوا ان دو سببوں کے سبب اور کر پیدا
ہو یا ہر قبضہ کلیہ کے نظم تدبیر سے واسطہ ملے گا اور اس
شل کے جیسے مثل انسان کا اسے واسطہ نوع سے احکام
میں کا ذکر کا وجہ تمام افراد میں ہی تو ہر فرد کو ضرور ہر
کے کہ سیدنا قد ہو اور پرست کہلا ہوا ناسن کل ہر ہر ہر ہر
والا ہوا الحق ہو اور یہ کہ اول زمین ہو پر پر پر پر پر
پہر غلام ہو جوان ہو پر کل ہو پر بڑا ہو پر ہر ہو ہو
طفل ہو نوع طب ہو اور عقل لاف ہو پر ہو نوع
یا جس ہو اور عقل قوی ہو پر جب شیخ ہو تو ہر ہر ہر ہر ہر
اور مطلوبت بادید غائب ہو اور ہر عورت سے زیادہ
غیر تہ نہ ہو اور عقل میں زیادہ اور شجاعت میں بزرگ
ہو اور عقل ہذا القیاس تو یہ سبب حکم صورت نوعیت سے نکلتے
تو صورت نوعیت ہی حکم کی کی متحقق ہی ان سببوں جو
ظاہر ہو جیتے ذکر کیا اور اشار کیا اسی حکم کی تفصیل ہو
اور اس واسطے ہر نوع کے واسطے دوسرا حکم ہے اور کوئی
فرد اپنے نوع کے حکم کے خلاف نہیں یا بالقی مگر جب میں
ناظر فانی مادہ کی ہو اور اول فکر میں اسطورہ صورت
اوسے جیسے نفس کلیہ کے واسطے حکم ہے

جسدہا و اعضاؤها و قواہا لا یختلف اصلها
من ذلک الحکم انہ کلما وجد فیہ الانسان وقیل
صلی تہا لکادۃ للفتلۃ فی مغانمہا وجہل یختلف
احکام الافراد فہنا ما کا دینہ من طبقۃ الانسائہ
الی المملکۃ والجمہد للبحث والنسب عن الانسائہ
الدرن الطبیعہ ومنہا ما کا دینہ منہا الی البیئہ
والثروت المہت والنسب عن النطافۃ للامکنہ
وتحب ان یطہم الولن القلیتین فی خلیۃ اللقد
حبہ یفدہ تدعیر النفس الکلمۃ الی جسدہا
ووجب ان یحب ان یطہم انہا صیر ورة
القیض المصداہ متلو نابلون جمالت الحکم
الصراح للمعتدل مخالفة ما وکلد ایدو
الانس مہودا وھو بطا حق یحب فی حکمۃ اللہ
ان یزلی القضاہا بقراض النہج بل اقراض جمہ
المسویات والذبات ثم ینظر القضاہ
لا نقہال فکے ووضع ارضی یقتضیان ذلک
فاذا وجد وجب وجہ القیۃ فہذا حکم القضا
الکلی والترتیب لکذا یقتضیہ فکذا لکذا کثرا
افوا لکذا دجہ التفیظۃ بالہیۃ ولم یجہ
سما بر وجب ان یزلی القضا فی خطیۃ القضا
بیعت رسولی وانزال کتاب ثم ینظر القضا
لو وجد دجل ترکی مفہم یجہ فی نفسہ فکی
الکواکب اجما عا یوکی الی ظلم و عدل ماة
وہدایۃ وتالیف خلوب والحق اس حلوم
فالی کان ذلک فاک القضا من صدرا و

اور جسے جسد اور اعضا اور قوی میں کہ نہیں خلاف
ہوتے ہرگز اس حکم سے یہ کہ جس وقت پانی کا نزوح
انسان اور قبول کرے اس کی صورت مادہ مختلفہ فی
تو واجب ہو کہ نفس ہون حکم افراد کے تو بیجہ لو نہیں سے
ایسے ہون کہ نہ تکلیف طبیعت انسانہ سے طرف ملک کے اور
تجربہ بحث کے اور طبیعتی کہ لو میں کون ذوب رہیں اور بیجہ
ایسے کہ نہ تکلیف انسانیہ سے طرف طبیعت اور اولو
بست کے اور پاکیزگی ملک کے طرف اور واجب ہو کہ
منطبع ہون کہ دو لوگ خطیر و قدس میں اس حیثیت سے
اک اور نہ تہ پر نفس ملک کے اس کے جسم کی طرف اور
ہو کہ مقتضی ہو اسکا اور میں منطبع ہونا چو کہ فیض قضا
کے رنگین گون مختلف حکم صحیح مستعمل سے مخالفت کینہ
اور اس طرح ویر ہی ہر مہود وین ہی اور بیہود میں بھی
جینک اللہ تعالیٰ کی حکمت میں ہو کہ قضا نازل ہو و اسکا
مقتضی ہو تو ہم کے بلکہ تمام حیوانات و نباتات کے پر قضا
مقتضی ہو اتصال فکلی اور وضع ارضی کی کہ دونوں مقتضی
ہو اسکے جب پایا گیا قیامت ہو گا تو یہ حکم نفس کی لای
اور وہ ترتیب ہی جو اسکا اقتضا کرتی ہو اور اگر شر کا کوئی
ماہر جہ نہیں کرتا واجب ہو کہ قضا نازل ہو خطیر و قدس
کسی سول کے پیچھے کہ اور کتاب نازل کر نیکیہ مقتضی
قضا واسطے چو کہ ذکی بھائیو لیکے وہ ایسا مرد ہو کہ
اس کے نفس میں جمیع ہون تو اسکا کبہ اس طرح سے کہ
ظہور کر دینا اس کا اور عقیدت و ہدایت کا اور تہ
قلوب کے اور جاری ہونے علموں کا پس جس وقت
یہ ہو تو جو شش مارے قضا اس کے سینہ سے

اور اس طرح ویر ہی ہر مہود وین ہی اور بیہود میں بھی
جینک اللہ تعالیٰ کی حکمت میں ہو کہ قضا نازل ہو و اسکا
مقتضی ہو تو ہم کے بلکہ تمام حیوانات و نباتات کے پر قضا
مقتضی ہو اتصال فکلی اور وضع ارضی کی کہ دونوں مقتضی
ہو اسکے جب پایا گیا قیامت ہو گا تو یہ حکم نفس کی لای
اور وہ ترتیب ہی جو اسکا اقتضا کرتی ہو اور اگر شر کا کوئی
ماہر جہ نہیں کرتا واجب ہو کہ قضا نازل ہو خطیر و قدس
کسی سول کے پیچھے کہ اور کتاب نازل کر نیکیہ مقتضی
قضا واسطے چو کہ ذکی بھائیو لیکے وہ ایسا مرد ہو کہ
اس کے نفس میں جمیع ہون تو اسکا کبہ اس طرح سے کہ
ظہور کر دینا اس کا اور عقیدت و ہدایت کا اور تہ
قلوب کے اور جاری ہونے علموں کا پس جس وقت
یہ ہو تو جو شش مارے قضا اس کے سینہ سے

تمثل الشرح والهداية في موطن متوسط بين
الغيب والشهادة وذات الله وان كانت مادة
الشريعة مثلا اقوال النبي صلى الله عليه وسلم
واحكامه ولكنها ليست هي وما اقرب
شبهها بالصورة العلية فالتكليفات
الانسان حصل في لوح ذنك حتى الانسان
وليست صورة الانسان هي الانسان لكنها
منظورة ونصية فان النظرة الى الصورة من
حيث انها شئ قائم بالذهن كانت ابعث شئ
من حقيقة الانسان وان نظرت اليها نظرا
ينقل منها الى ما ورائها من حقيقة الانسان
لم ينته القائل الى تلك الحقيقة وكانت
الصورة كالزجاجة لا تلتفت اليها اصلا و
كانت كانت الشريعة داخلية في اقوال النبي
صلى الله عليه وسلم وعلومه من وجوهها
عنما متعلقة بها من وجوه اخرى لا يحكم عليها
انها من باب التدلي وانها تزل الحقيقة للثبات
بنبي الانبياء الامن الوجه الاخر فعليا بالتدبر
وبالحكمة هذا النظم مراعاة في جسد النفس
الكلمية كما يراعى التدبير المنجس من النور
في الفرد فلا يتحقق شئ من الحوادث الا
بوجوب ذات الله اعلم واما احوال الجسد
عليه وسلم المتعلقة بها فادق وشاكلة
استبصارها في راجعة الى كونها في احسن تقويم
منها في من يد من حظيرة القدس لذات

اور تمثل شرح اور ايتسايك جائے متوسط بين بيان بين
غيب شهادت کے اور یہ اگرچہ ہوا وہ شریعت کا مشابہ
قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے احکام لیکن نہیں ہے
دوہی کا دعویٰ اور کیا بہت پاس ہوا اسکی مثلاً صورت علیہ
سے کہ جب تم تصور کرو انسان کا تو تمہارے ذہن کی طرح
مثال ہوگی صورت انسان کی حالانکہ وہ صورت انسان
انسان نہیں ہے لیکن اسکی نظریہ اور نصیہ ہی اس کی نظم
کر صورت کی طرف اس جہ سے کہ وہ ایک شئ قائم ذہن
سے ہو تو انسان کی حقیقت سے بہت ہی دور ہے اور اگر
تم نظر کرو اسکی طرف اس طور کہ باقی نبی اس سے سب سے
ان کے حقیقت انسان سے تو تمہاری التفات نہیں
فہمی ہوگی مگر اسکی حقیقت کی طرف اور ہوگی صورت
مانند شیشہ کے کہ اسکی طرف تم اصلا التفات ہی نہیں
کرتے اور اسکی صورت و ذہن اقوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سلم میں اور انکی علوم میں من وجہ خارج اس سے اور حلق
اور اس کے دوسرے وجہ سے اور ہم اس پر حکم نہیں کرتے کہ وہ
باید سنی سے جو اور وہ تسریٰ حقیقت نبی الانبیاء کا
مگر وجہ دوسرے سے مبارک و نہ پر ہی ایمان غور کرنا اور
حال کلام یا نظم رعایت کیا گیا ہے جسے نفس کا ذہن
ہم طور رعایت کی گئی ہے تدبیر جاری ہوئی ہے سے فرد
بین تو کوئی مادہ نہیں ہوتا مگر اس کے موافق و انظم
اور لیکن احوال صلی اللہ علیہ وسلم کا جو متعلق ہے ہر کار
عادتوں و خصوصیات سے اور اسفار سے اس
کی رجوع ہے آپ کی احسن تقویم میں مبارک
ہر ایک طرف اور مزید ہونے کے غلیظ قریب سے استیلا

امثال ذی کثیر و منها من ابناء نوحه صلی اللہ علیہ وسلم و لیکن هذا آخر ما اردنا لیراد فی هذا الرسالة و الحمد لله رب العالمین حمید الله و نعم الوکیل و صلی الله علی سیدنا محمد و آله و اصحابه اجمعین	متذہب سے بہت چیزوں میں اپنی ابتا نفع سے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ آخر ہے اُسکا جو بتنے اس سالہ میں لکھنے کا ارادہ کیا تھا و الحمد لله رب العالمین حمید الله و نعم الوکیل و صلی الله علی سیدنا محمد و آله و اصحابہ اجمعین
---	--

ترجمہ

اطلاع ضروری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والصلوة والسلام علی رسول الله۔ بعد حمد صلوة کے بندہ سید ظہیر الدین عرف سید محمد اول گذارش کرتا ہی سچ خدمت شایقین تصانیف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رختہ اسد علیہ وغیرہ کی کراچی کل بعض لوگوں بعض تصانیف کو میں غلطان کی طرف منسوب کر دیا ہے اور حقیقت وہ تصانیف اس غلطان میں سے کسی نہیں اور بعض لوگوں نے جو انکی تصانیف میں اپنے عقیدہ کے خلاف بات پائی تو اس پر حاشیہ بجا اور اگر موقع پایا تو عبارت کو تغیر و تبدل کر دیا تو میرا اس کہنے سے غرض ہے کہ جواب نئی تصانیف انکی جیسی اچھی طرح اطمینان کر لیا جائے جب غریب فی چاہئے۔ اور دوسرے گذارش یہ ہے کہ سابق میں جو رسالہ مطبع احمدی میں چھپ کر بظاہر کاغذ خراب اور کیفیت غلط شائع ہوئی مگر اب انشاء اللہ تعالیٰ میں نے ارادہ مصمم کیا ہے کہ شاہ صاحب کی تصانیف کو خراب نہیں ہونے دوں چنانچہ اب جو رسالہ طبع ہونے میں اور جو زیر طبع ہیں ان میں اہتمام عدلی کاغذ اور خوش خطی اور تصحیح کا کیا گیا ہے جو ان رسالوں کی ملاحظہ سے معلوم ہوگا مستخرج سے مشک بہت کم خود پدید نہ کہ جھڑا گوید۔ اور تیسرے گذارش یہ ہے کہ آج کل اس زمانہ میں انکی تصانیف کا مہجوم ہونا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن بسبب فارسی اور عربی کے اچھی طرح سے ہمارے ملک کے بعض بعض لوگ فائدہ نہیں ادا کئے اس سبب سے کہ اکثر رسالوں کا ترجمہ ہی کر کے چھپوا کر شائع کیا ہے اور اس میں یہ انتظام کیا گیا ہے کہ شاہ صاحب کی عبارت کا بالکل نقلی ترجمہ کیا گیا ہے یہاں تک کہ ایک نقطہ کی ہی زیادتی انکی نہیں کی گئی ہے اور چوتھی گذارش یہ ہے کہ اکثر رسائل کترین کے پاس کم خوردہ اور پرانے اور نیکستہ میں جہاں تک ممکن ہے تصحیح کئے جاتے ہی مگر یہی غلط باقی رہ جاتی ہے جو صاحب غلطیاں نکالیں وہ بہر حال فزادہ کر دینے ممنون فرماوین تاکہ دوبارہ جو وہ کتاب طبع کی جائے تو اسکو صحیح کر لیا جائے جو صاحب سب

کرین گے ان کو جو عظیم ہو گا۔ اور پانچویں گنا اس سے کہ بعض صاحب کثرین کو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
 تہارے بیان کتاب بہت عرصہ میں طبع ہوتی ہے تو باعث دیری کا یہ ہے کہ جب سامان ہم جو جانا ہے
 جب تیار ہوتی ہے اور جب تک سامان ہم نہیں ہوتا تو چھپے چھپے روکی جاتی ہے۔ اور ان کے اندر
 وہ دہ رسلے چھاپے جائیں گے جو اسی تک چھپے نہیں اور بعض بعض ساونکی نام ہی سننے میں نہیں آتی ہو
 اسد تعالیٰ سے ہر وقت دست بدعا ہوں کہ یا الہی اون رساونکی چھپنے کا سامان مہیا کر دے اور ہر کی ذات سے
 ایک گنا وہ ہی سامان مہیا کر دیکھا اور کچھ زیادہ نہیں ہے باعتبار انہی ٹیس من فیض اللہ الا القوم الکاکر
 الایہ وهو اللہ عز وجل الفیض من بعد ما تنطوا ویشررحہ لبس ابی خیر خان اہل اسلام اور محققین غافلین
 سے غفلت ہوں کہ جو کہ مدرسہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کا عرصہ گزرا پڑا تھا اہل کچھ جانا گیا
 تو اسکی عانت کیو سبب ایک طبع اور تیفانہ جہین ہر علم کی کتابین واسطے خود کے موجود میں جاری کیا مگر
 مگر جس تم کی کتاب رکار ہو یا کوئی کتاب چھپو یا منظور ہو مدرسہ ہر موقوفہ میں بندہ محض و کتابت کرین اور مفصل
 ذیل رسائل شاہ ولی اللہ شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے موجود میں زیادہ و السلام مع الاکرام
 رسائل از تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اور انکی سوا ہر قسم کی کتابین طبع اس کے ذیل میں

ذائق شریف از تصنیف علامہ محمد رفیع خاں قاری حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی علیہ
 رسالہ الخوف من الامان فارسی ترجمہ مولانا علی محمد صاحب دہلوی علیہ
 قول جمیل مع ترجمہ اردو مولانا علی محمد صاحب دہلوی علیہ
 انصاف مع ترجمہ اردو انصاف اللہ صاحب دہلوی علیہ
 کتابت مع کفایت ابن عبداللہ محمد علی بن ابی حمزہ زبیریہ
 وصفت نامہ رسالہ شہدائی ترجمہ اردو فیض الحقین مترجم اسکی نوکرت شاکر ہے قصیدہ الطیران کے مع ترجمہ
 دلائل غنی عن شہادت البیہا لکیم مع ترجمہ اردو ترجمہ سائل حضرت شاہ ولی اللہ صاحب جہین مفصل ذیل رسائل میں
 تصنیفات حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
 احادیث نامہ از جلالہ فارسی بہین تہذیب الابرار نے الطیفہ الغریزہ
 مصنف علیہ الرحمۃ نے ایچہ ابوابہ عظیمہ العبد فی الانفس الحمد
 کا حال لکھا ہے یہ رسالہ قابل دید
 تاویل الا عادیث مع ترجمہ اردو و قابل دید (۲ ص)
 ترجمہ رسائل حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اردو ہر خطبات الانشاغی
 ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مع قصیدہ لایہ و قصیدہ تائید بدایت مع اکفایہ (۱ ص) بستان الوالیہ مترجم
 حاشیہ فیض دہلوی علیہ

